علوم حدیث میں

محدث العصر مجدد الشیخ

محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

کی ہمہ جہتی خدمات کا مختصر تعارف

ڈاکٹر حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

COPYRIGHT محفوظ
All Rights Reserved جمیع حقوق

علوم حدیث میں

محدث العصر مجدد الشیخ
محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

کی ہمہ جہتی خدمات کا مختصر تعارف

دکتور حافظ ارشد بشیر عمری مدنی وفقہ اللہ

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)
www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ

الْكِتَابَ وَمِثْلَهُ

أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ

الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ

مُسْنَدُ الْإِمَامِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ

خبردار، اچھی طرح سن لو! مجھے کتاب عطا کی گئی ہے اور
اس کے ساتھ اس کی مثل (یعنی سنت) بھی دی گئی ہے

خبردار، اچھی طرح سن لو! مجھے قرآن عطا کیا گیا ہے اور
اس کے ساتھ اس کی مثل (یعنی سنت) بھی دی گئی ہے

فہرست

1	شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف	1
2	علم حدیث میں علمی سفر کا آغاز کیسے ہوا؟	2
3	علم حدیث کوئی سہل الحصول علم نہیں	3
4	علم حدیث شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا جزء لاینفک	3
5	اہل الحدیث کی عظمت وشان پر اہل علم کے کچھ اقوال	4
6	علم حدیث کی شان عالی پر کچھ اشعار	6
7	شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کے اعتراف میں اکابر علماء کرام کے کلمات	6
8	شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہتی خدمات، 61 نکات کی شکل میں	8
9	عربی اقتباسات اور 100 رواۃ پر شیخ کی محنت کی ایک جھلک اور نمونہ	31
10	شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات اور تحقیقات کی فہرست (السلسلة الصحيحه اور السلسله الضعيفة اور سنن اربعہ کی تصحیح وتضعیف کے علاوہ)	103

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنّ الحَمْدَ للهِ، نَحْمَدُهُ، وَنَسْتَعِينُهُ، وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا، وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاّ اللهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنّ مُحَمّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صَلّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ، وَسَلّمَ تَسْلِيمَاً كَثِيرَاً، أَمّا بَعْدُ:

مُقَدِّمَة

الحمد للہ! شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمات اور تحقیقات نے حدیث کی دنیا میں انقلابی تبدیلیاں لائیں اور ان کی تحقیقاتی محنت نے اسلامی علوم کے شعبے میں گہرے اثرات مرتب کیے ہیں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات اور تحقیقی کام آج بھی علماء اور طلباء کے لیے ایک قیمتی وسیلہ ہیں، حدیث کی تحقیقی اصول میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سند اور متن دونوں کا اہتمام فرمایا، شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی تجدیدی مساعی جمیلہ نے تحقیق و تخریج حدیث کی دنیا میں ایک نیا موڑ فراہم کیا اور امت کا بڑا طبقہ اب حدیث کو صرف تبرک کے لئے نہیں پڑھتا بلکہ تخریج، فہم، عمل اور دعوت واصلاح کے لئے پڑھتا ہے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف اسلامی ملکوں میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں، جہاں انہوں نے اپنے علم اور تحقیق کو لوگوں تک پہنچایا ان کے لیکچرز اور محاضرات نے بہت سے طلباء کو حدیث کی صحیح فہم عطا کی، اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ان مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے آمین۔

﴿وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

سند و متنِ حدیث / وعلومِ حدیث واصحابِ حدیث سے میرا تعلق چند سطور کی شکل میں		
شمار	سند	شیوخ
1	سند: صحیح البخاری	منجانب: شیخ دکتور عبد اللہ جولم حفظہ اللہ
2	سند: سنن الترمذی	منجانب: شیخ حفیظ الرحمٰن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ
3	سند: کتب ستہ	منجانب: شیخ علامہ ظہیر الدین اثری رحمانی رحمۃ اللہ علیہ
4	سند: مسند بزار	منجانب: دکتور عبد اللہ المراد رحمۃ اللہ علیہ (مدرس جامعہ اسلامیہ المدینہ المنورہ)
5	شہادۃ تخصص فی الحدیث	(کلیۃ الحدیث الشریف [مدینہ یونیورسٹی])
6	مولانا عبد العزیز رحمانی کرنولی رحمۃ اللہ علیہ جو رشتہ میں میرے نانی کے ماموں تھے، مولانا سے میرے لئے میری والدہ محترمہ نے دعا کروائی اور والدہ نے کہا کہ شیخ نے بہت دیر تک دعا کی میرے لئے۔ الحمد للہ	
احادیث کی تخریج، ترجمہ، تشریح، تعلیق، حاشیہ، ملاحظات		
7	تخریج:- اذکار الصباح والمساء	
8	تخریج:- الاذکار بعد الصلاۃ	
9	تخریج وملاحظات:- حصن المسلم	
10	علوم حدیث (مرحلہ اولی)	
11	علوم حدیث (مرحلہ ثانیۃ)	
12	کتاب اسباقِ حدیث (1500 صفحات پر مشتمل ترتیب کے مرحلے میں ہے ان شاء اللہ بہت جلد منظر عام آئے گی)	
13	ترجمہ / تشریح / تخریج / تعلیق / حاشیہ: جامع العلوم والحکم وار بعین نوویۃ 50 احادیث میں سے تین احادیث (PDF) کی شکل میں شائع ہو چکی ہے، الحمد للہ:	

	1) حدیث انما الاعمال بنیات 2) حدیث جبریل علیہ السلام 3) حدیث الدین النصیحۃ اللہ سبحانہ وتعالی کے فضل وکرم سے بقیہ احادیث پر کام جاری ہے۔
14	علم اسماء الرجال([PDF]نصاب کی شکل میں شائع ہو چکی ہے الحمد للہ)
15	علم الراوۃ([PDF]نصاب کی شکل میں شائع ہو چکی ہے الحمد للہ)
16	کتبِ حدیث اور محدثین کا تذکرہ (یہ کتاب حدیث کی تدوین کرنے والے محدثین کی سوانح حیات اور محدثین کی کتب کا جامع تعارف پر مشتمل ہو گی ان شاء اللہ)
17	حدیث پر اعتراضات کے جوابات (اردو، انگریزی زبانوں میں ویڈیو کی شکل میں)
18	تدریس، تعلیم وتدریب، برائے طلبۂ علوم الحدیث بذریعہ دروسِ علمیہ ومحاضرات۔
19	اور اسی طرح جامعات ومعاہد کے لئے بذریعہ انٹرنیٹ آن لائن دروس۔ (ابھی تک 5000 سے زائد طلبہ استفادہ کر چکے ہیں الحمد للہ)
20	مختلف ممالک میں دورۂ تدریبیہ برائے علمِ حدیث (صحیح وضعیف کی پہچان) الحمد للہ ابھی تک جن ممالک کا دورہ کیا گیا ان میں امریکہ، کنیڈا، ہندوستان، خلیجی ممالک، ملیشیا، سنگاپور، برطانیہ، فرانس، جاپان وغیرہ شامل ہیں۔

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

والسّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دکتور ارشد بشیر مدنی وفقہ اللہ

تاریخ:26/اگست/2024ء

مطابق:20/صفر/1446ھ

GLOBAL ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

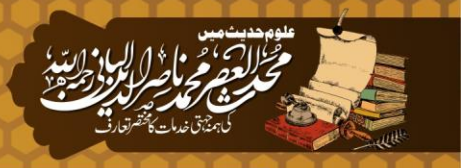

علوم حدیث میں

محدث العصر مجدد الشیخ

محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

کی ہمہ جہتی خدمات کا مختصر تعارف

1۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تعارف

محققِ شہیر، مجدد دین، محدثِ کبیر امام جرح وتعدیل الشیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ

- مکمل نام: محمد ناصر الدین بن الحاج نوح بن نجاتی بن آدم الاشقودری البانی الارنؤوطی دمشقی۔
- کنیت: ابو عبد الرحمن (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے بڑے بیٹے کا نام عبد الرحمن تھا)۔
- المشہور: شیخ البانی۔
- نسب: ارنؤوطی (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ارنؤوطی نسل سے ہیں)[1]

---

[1] ارنؤوطی کی وجہ تسمیہ: دراصل ارنؤوطی اس نسل کو کہا جاتا ہے جو سلطنت عثمانیہ کے دورِ حکومت میں ملکِ شام سے ہجرت کر کے البانیہ میں جا کر آباد ہو گئے جو بلادِ بلقان اور بحر ایڈریاٹک (Adriatic Sea) پر واقع ہے، سلطان محمد الفاتح نے اس خطے کو سلطنتِ عثمانیہ میں شامل کیا تھا اور 1911ء تک البانیہ سلطنت عثمانیہ کا حصہ رہا، سن 1912ء میں البانیہ کو آزاد ملک قرار دیدیا گیا اس کے بعد البانیہ میں انتشار پیدا ہو گیا اسی دوران (1/ستمبر/1928ء) میں شاہ احمد زوغ کی جانب سے البانیہ میں بادشاہت قائم کی گئی شاہ احمد زوق کی حکومت (10/جنوری/1946ء) تک چلی اس کے بعد پھر سے انتشار کا دور شروع ہو گیا (28/ڈسمبر/1976) کو تیسری مرتبہ البانیہ میں جمہوریت قائم کرنے کی کوشش شروع کی گئی بالآخر (29/اپریل/1991ء) کو البانیہ میں جمہوریت قائم کر لی گئی اس انتشار اور فتنوں کے دور کے عرصہ کے دوران البانیہ کے بعض باشندے عرب ممالک کی طرف ہجرت کر گئے ان میں اکثریت بلقان کے ارنؤوطی مسلمانوں کی بھی تھی ہجرت کرنے والوں میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد بھی شامل تھے جنہوں نے ملک شام کے مشہور شہر دمشق کی طرف ہجرت کی اور دمشق میں سکونت اختیار کی۔

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

- تاریخ پیدائش:1332ہجری/1914ء۔(شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے پاس معتمد بہ تاریخ پیدائش موجود نہیں ہے البتہ میرے پاس میرے شناختی کارڈ اور پاسپورت میں جو تاریخ پیدائش درج ہے اس اعتبار سے میری سن پیدائش 1914ء ہے)
- مقامِ پیدائش: اشقودر (جس سال شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش ہوئی تھی اس وقت شہر اشقودر البانیہ کا دارالحکومت کہلاتا تھا)
- آبائی وطن: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا آبائی وطن البانیہ تھا۔
- تاریخ وفات:1420ھ۔1999ء,(22/جمادالثانی/1420ھ)
- مقام وفات:عمان(اردن کا دارالحکومت)
- یومِ وفات:بروزِ ہفتہ
- وقتِ وفات:عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔

﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾

علماء ہی انبیاء کے ورثاء، اور مشاعل راہ ہیں جو اس راہ کے راہگیروں کی راہیں تابناک بناتے ہیں- باذن اللہ- ، ہمارے دور کے باعلم و باعمل ربانی علماء اور مجددین دین میں سے ایک عظیم مجدد شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو اپنے مادر وطن البانیا کی نسبت "امام البانی رحمۃ اللہ علیہ" سے شہرت رکھتے تھے۔وہ اللہ تعالی کی ایک عظیم نشانی، علم حدیث شریف اور اس کے علوم و فنون کے عالم ربانی ہی نہیں بلکہ اس علم کے مجدد تھے جنہوں نے صدیوں گزر ماند پڑ گئے اس علم میں زندگی کی روح پھونکی، امام البانی رحمۃ اللہ علیہ محض ایک عالم نہ تھے بلکہ وہ محدث، مربی اور ایسے فقیہ تھے جن کی فقہ کی بنیاد، کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں تھی اور جو کسی مذہبی تعصب کا شکار نہ تھے، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ علم کا ایک بحر زخار، حفظ اور فہم کا ایک بلند و بالا پہاڑ، وسیع معرفت، گہری آگہی رکھنے والے تھے۔

شیخ محمد ناصر الدین بن نوح بن آدم بن نجاتی البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت البانیہ کے پایہ تخت اشقودرہ میں 1914ء کو معاشی طور پر تنگدست لیکن دینی اعتبار سے متمول گھرانہ میں ہوئی جو دینداری میں

اپنی علمی چھاپ رکھتا تھا۔ ان کے والد الحاج نوح نجاتی البانی رحمۃ اللہ علیہ سلطنت عثمانیہ کے دار السلطنت استانہ موجودہ استنبول سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اپنے شہر واپس آکر لوگوں کو تعلیم دیتے ہوئے وہ مقام بنایا کہ اکتساب علم کا مرجع بن گئے لیکن جب ملک احمد زوغو نے البانیہ کی حکومتی باگ دوڑ سنبھالی تو سارے ملک کو لادینیت اور مغرب پرستی میں تبدیل کر دیا جس ماحول نے اسلامی چھاپ کو مٹانے کا کام کر دیا اور وہ خلافت عثمانیہ کو ڈھانے والے اتاترک کے نقش قدم پر چلنے لگا، شیخ کے والد بزرگوار کو بھی بخوبی اندازہ ہو گیا کہ حالات اس سے بدتر ہو سکتے ہیں تو فتنوں سے اپنی اولاد کو بچانے دین اسلام کی دولت کو لئے شام ہجرت کر گئے اور دمشق شہر کو منتخب کیا جو ان کے حج کو جانے اور واپسی کے راستہ پڑتا تھا، نیز احادیث شریفہ میں اس شہر کے فضائل اور اس کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء سے واقف تھے۔

البانیہ سے ہجرت کرنے والے اس جواں سال نے اپنی تعلیم کا آغاز ملک شام کے شہر دمشق واقع "مدرسه الاسعاف الخيرية الابتدائية "سے کیا، اس دوران شام کی فرانسیسیوں کے ساتھ سخت جھڑپیں چلنی شروع ہو گئی اور اس کے سبب اس مدرسہ کو آگ لگ گئی تو انہوں نے اس کو سوق سارو جہ کے دوسرے مدرسہ میں منتقل کر دیا اور وہاں شیخ نے اپنی پہلی ابتدائی تعلیم کے مرحلہ کو مکمل کیا، والد صاحب نے قرآن مجید، تجوید، صرف و نحو اور فقہی پر مشتمل ایک مرکزی علمی پروگرام وضع کر لیا، شیخ نے بعض دینی اور عربی علوم اپنے والد کے بعض رفقاء علم شیوخ جیسے شیخ سعید برھانی سے کتاب " مراقی الفلاح" اور علوم بلاغت کی بعض عصری کتب پڑھی۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کا تذکرہ

شیخ محمد ابراہیم الشیبانی حفظہ اللہ نے اپنی کتاب "حياة الألباني وآثاره وثناء العلماء عليه" میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے پانچ اساتذہ کا ذکر کیا ہے:

1) "والده الشيخ نوح الألباني، وقد أخذ عنه القرآن الكريم والنحو والصرف والفقه الحنفي" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم الشیخ نوح البانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اساتذہ میں سے ہیں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد محترم سے قرآن کریم، صرف و نحو اور

فقہ حنفی کا علم حاصل کیا۔

2) "الشيخ سعيد البرهاني ، وقد أخذ عنه الفقه الحنفي وبعض علوم اللغة" الشیخ سعید البراہانی رحمۃ اللہ علیہ سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ حنفی کا علم حاصل کیا اور علوم اللغۃ میں بعض علم حاصل کئے۔

3) "العلامة بهجة البيطار، وكان يحضر مجالسه" شیخ البانی ہمیشہ سے ہی علامہ بہجۃ البیطار رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس علمی میں حاضر رہے۔

4) " الشيخ محمد راغب الطباخ ، وله منه إجازة في الحديث" شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو الشیخ محمد راغب الطباخ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کا اجازۃ حاصل تھا۔

(حیاۃ الالبانی وآثارہ وثنا العلماء علیہ لمحمد ابراہیم الشیبانی، صفحہ:45، الناشر: مکتبۃ السداوی)

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے:"حياة الألباني وآثاره وثناء العلماء عليه"

تلامذہ (شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کی مختصر تفصیل)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد کی تعداد بہت زیادہ ہے جو دنیا کے تمام ممالک میں پھیلے ہوئے تھے یقینی طور پر ان شاگردوں کی تعداد زیادہ ہے جو براہ راست آپ سے علم حاصل کیا اور ان میں سے بعض شاگرد بواسطۂ کتب بھی ہیں اور ایسے شاگرد اپنے آپ کو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد کہلانے میں اپنے لئے فخر محسوس کرتے ہیں، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست علم حاصل کرنے والے طلبا کو دو طبقوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

پہلا طبقہ: جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء جنہوں نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے براہ راست جامعہ میں علم حاصل کیا۔

دوسرا طبقہ: دوسرے طبقے میں وہ طلبا شامل ہیں جو شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی مجالس اور دروس میں حاضر رہتے تھے، تمام شاگردوں میں سے بعض اہم اور نامور شاگردوں کا ذکر حسبِ ذیل ہے:

1) الشیخ المحدیث مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ (1356-1422ھ/1937 – 2001ھ) (ابو عبد الرحمن مقبل بن ہادی بن مقبل بن قائدۃ الہمدانی الوادعی)، آپ شمالی یمن صعدہ شہر کے قریب ایک گاؤں دماج میں پیدا ہوئے آپ کا خاندان زیدی شیعہ تھا آپ کم عمری میں ہی مکہ چلے گئے اور اپنی ثانوی اسکول کی تعلیم مکہ کے اسکول میں مکمل کی پھر آگے کی تعلیم آپ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ المنورہ سے مکمل کی آپ کے شیوخ میں الشیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ، الشیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ اور الشیخ عبد اللہ صومالی رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں، آپ نے بہت زیادہ کتابیں لکھیں ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں: (1) تحقیق وتخریج مجلدین من «تفسیر ابن کثیر» إلی سورۃ المائدۃ (2) الصحیح المسند من أسباب النزول (3) الشفاعۃ (4) الجامع الصحیح في القدر (5) الصحیح المسند من دلائل النبوۃ () صعقۃ الزلزال لنسف أباطیل الرفض والاعتزال

2) الاستاذ الشیخ محمد زہیر الشاوش رحمۃ اللہ علیہ (محمد زہیر بن مصطفی بن احمد بن علی الشاوش الحسینی الہاشمی) -(1344- 1434 ھ / 1925-2013ء)-(باحث محقق، کاتب اور مورخ) آپ دمشق (سیریا) میں 8/ربیع الاول/1344ھ (25/ستمبر/1925) کو پیدا ہوئے آپ کو الشاوش اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ کے دادا دمشق سے مکہ جانے والے اور واپس آنے والے حاجیوں کے قافلوں کے محافظ تھے اسی وجہ سے آپ کے دادا کو (شویش) لقب دیا گیا تھا۔ آپ علم کے دھنی تھے آپ نے کثیر علمائے کرام سے علم حاصل کیا تھا اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ رشید تھے، آپ نشر واشاعت میں بہت زیادہ دلچسپی رکھتے تھے لہذا 1950ء میں آپ نے دمشق میں "دارالسلام" نام سے اشاعتی ادارہ قائم کیا اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی بیشتر کتب کو آپ نے ہی شائع کیا تھا، 1957 میں دارالسلام

کا نام بدل کر "المکتب الاسلامی" رکھا گیا یہ ادارہ سلفی مکتب فکر کا ایک ممتاز ادارہ کہلاتا ہے آپ بیشمار کتابوں کے مؤلف ہیں اور احایث کی کئی کتابوں پر آپ نے تحقیق کا کام بھی کیا ہے۔

3) الشیخ المحدث حمدی عبد المجید السلفی رحمۃ اللہ علیہ (کرد الاصل) (حمدی بن عبد المجید بن اسماعیل بن محمد بن عمر بن ابراہیم)، کردستان کے منطقہ بوتان سے آپ کے آباواجداد کا تعلق تھا اس لیے آپ کو بوتانی بھی کہا جاتا ہے، آپ کی پیدائش سن 1349ھ/1931ء میں (3/ذی الحجہ/1349ھ، بروزِ منگل سیریہ (شام) کے ایک گاؤں المصطفی میں) ہوئی۔ اور وفات 18/ذی القعدہ/1433ھ (2012ء)، بروز جمعرات علالت کے باعث ہوا۔ آپ محدث تھے محقق تھے آپ کی تحقیقات بہت مشہور ہوئی المعجم الکبیر للطبرانی، مسند الشامیین للطبرانی، مسند الشہاب الزہری، فتح الوہاب فی تخریج احادیث الشہاب، وغیرہ، اور بیشمار احادیث کی ان کتابوں پر آپ نے گران قدر تحقیقات کا کارنامہ انجام دیا۔

4) الشیخ محمد بن جمیل زینو رحمۃ اللہ علیہ (1344-1431ھ/1925-2010ھ) آپ کی پیدائش حلب (Aleppo) میں ہوئی۔ 11/ذی القعدہ/1431ھ، بروزِ جمعہ آپ کا انتقال ہوا۔ آپ شیخ البانی ان شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے شیخ کی بہت زیادہ صحبت پائی تھی حلب، حماۃ، الرقۃ، اور مناطق میں شیخ جمیل زینو شیخ البانی کے ساتھ رہا کرتے تھے۔ شیخ جمیل زینو نے کئی کتابیں لکھیں ان میں سے:" توجيهات إسلامية "اور" مجموعة رسائل التوجيهات الإسلامية لإصلاح الفرد والمجتمع" قابل ذکر ہیں۔

AskIslamPedia GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

5) محدث فقیہ الشیخ محمد عید العباسی حفظہ اللہ (محمد عید بن جاداللہ بن مصطفی بن حسین بن یاسین العباسی) پیدائش: 1/ذی الحجہ/1357ھ، مطابق 1938ء میں آپ دمشق میں پیدا ہوئے، حال مقیم ریاض، آپ کی تالیفات بھی بہت زیادہ ہیں: (1) بدعة التعصب المذهبي وآثارها الخطيرة في جمود الفكر وانحطاط المسلمين (2) ملحق كتاب بدعة التعصُّب المذهبي (3) حقوق الإنسان في الإسلام (4) السيرة النبوية الصحيحة وفقهها

6) الشیخ مشہور بن حسن بن محمود آل سلمان المکنی حفظہ اللہ (کنیت: ابو عبیدۃ، 1380 ہجری میں آپ فلسطین میں پیدا ہوئے) آپ محقق بھی ہیں اور کئی کتابوں کے مولف بھی ہیں آپ کی قابل ذکر کتابیں یہ ہیں: (1) السلفيون وقضية فلسطين في واقعنا المعاصر (2) العراق في أحاديث وآثار الفتن (3) القول المبين في أخطاء المصلين (4) الهلال – مشهور۔

7) الشیخ علی بن حسن بن علی بن عبد لحمید الحلبی فلسطینی یافی رحمۃ اللہ علیہ (1960ء–2020ء) (فلسطین کے شہر یافا سے آپ کا تعلق ہے اسی وجہ سے آپ کو یافی بھی کہا جاتا ہے اصلاً حلبی ہیں اور اردنی مہاجر ہیں آپ کے والد نے فلسطین یافا شہر سے ہجرت کر کے اردن میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی مشہور کتابیں یہ ہیں: (1) علم أصول البدع (2) دراسات علمية في صحيح مسلم (3) النكت على نزهة النظر (4) الدعوة إلى الله بين التجمع الحزبي والتعاون الشرعي۔

8) الشیخ سلیم بن عید بن محمد بن حسین الہلالی حفظہ اللہ (پیدائش: 1377ھ۔ 1957ء)، آپ کی مشہور کتابیں: (1) الاستيعاب في بيان

الأسباب(2)عجالة الراغب المتمني في تخريج كتاب "عمل اليوم والليلة" لابن السني(3)موسوعة المناهي الشرعية(4)بهجة الناظرين بشرح رياض الصالحين۔

9) الشیخ حسین بن عودۃ العوایشۃ: آپ کی مشہور کتابیں"(1)الموسوعة الفقهية الميسرة في فقه الكتاب والسنة المطهرة(2) الإخلاص(3) القبر عذابه ونعيمه"۔

10) الشیخ عبدالرحمن بن عبدالخالق الیوسف رحمۃ اللہ علیہ (1358ھ / 1939ء - 1442ھ/2020ء)آپ یمنی الاصل ہیں، یمنی قبیلہ آل زہیر سے آپ کا تعلق ہے آپ کا خاندان مصر کے ایک قریہ "منوفیۃ" میں آباد تھا پھر آپ نے 1965ء میں کویت ہجرت کی اور 2010ء میں کویت کے شہری کہلائے آپ کا شمار شیخ البانی کے خاص شاگردوں میں ہوتا ہے آپ کے اساتذہ میں الشیخ بن باز اور الشیخ عبدالرزاق عفیفی بھی شامل ہیں، آپ صوفیہ اشاعرہ اور شیعہ سے مناقشہ میں بہت مشہور ہوئے، 60 سے زیادہ آپ کی مؤلفات ہیں:(1) الشورى في ظل نظام الحكم الإسلامي(2) السلفيون والأئمة الأربعة رضي الله عنهم(3)أضواء على أوضاعنا السياسية(4) القضايا الكلية للاعتقاد في الكتاب والسنة

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کی تعداد سیکڑوں میں ہے یہاں پر اختصار کے لئے صرف 10 تلامذہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

2۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا علم حدیث میں علمی سفر کا آغاز کیسے ہوا؟

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ عمر شباب کے بیسویں سال میں تھے کہ ان کی نظر علامہ محمد رشید رضا رحمۃ اللہ علیہ کی ادارت میں شائع ہونے والے مجلہ "المنار" کے ایک شمارہ پر پڑی جو فروخت کی جانے والی کتابوں کے درمیان پڑا تھا اور جس میں علامہ رشید رضا نے امام غزالی کی کتاب "الاحیاء" کی خوبیوں، اس کے محاسن اور اس کے مصادر پر مشتمل ایک علمی تنقید تھی جس سے وہ متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور اس کے بعد انہوں نے کتاب "الاحیاء" پر حافظ عراقی کی تخریج کردہ کتاب معاشی تنگ دستی کی بناء پر اجرت پر حاصل کی اور اس دقیق تخریج کو ضبط تحریر کرنے کا عزم کر لیا اور اس کے پڑھنے میں اس قدر جدوجہد کی کہ ان کو اس فن میں پیشرفت کرنے کا حوصلہ ملتا گیا، نیز انہوں نے تخریج کے پہلو سے نص کو سمجھنے کے لئے اپنی مختلف تالیفات میں لغت، بلاغت اور حدیث کے تشریح طلب الفاظ سے مدد لینا شروع کر دیا، اور اس طرح یہ نسخہ تین جلدوں پر مشتمل چار اجزاء کا حامل ہو گیا جس کے صفحات دو ہزار بارہ تھے، اور اس طرح یہی ان کا انتہائی پسندیدہ و مرغوب امر ہو گیا، سبحان اللہ! یہ تھی شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی جواں عمری کے ابتدائی دور کی ایک جھلک! شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر اللہ تعالی کا ایک بڑا فضل یہ تھا کہ والد بزرگوار نے جواں عمری ہی میں گھڑیوں کی مرمت کا فن سکھا دیا تھا، اس لئے روزآنہ دن بھر میں تین گھنٹے گھڑیوں کی مرمت فرماتے اور بقدر کفاف روزی کما کر اہل و عیال کی ضروریات کی تکمیل فرماتے اور دمشق میں واقع لائبریری "مکتبہ ظاہریہ" میں آٹھ آٹھ گھنٹے علم حدیث سیکھنے، اس کی تصنیف و تالیف اور بالخصوص وہاں موجود مخطوطات کے مطالعہ میں غرق رہتے اور ایسا لگتا تھا کہ گویا وہ اس لائبریری کے ملازم ہوں، وہیں مسلمانوں کے ساتھ نمازیں باجماعت ادا کر لیتے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی دین اسلام پر مشتمل ہمہ جہتی علمی خدمات رہی ہیں، ان تمام کاوشوں کو ضبط تحریر میں لانے کے لئے کافی وقت درکار ہے، زیر نظر مختصر سے کتابچہ میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی علم حدیث میں پیش کردہ خدمات کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

3۔ علم حدیث کوئی سہل الحصول علم نہیں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصحیح اور تضعیف پر مشتمل علم "علم تخریج" کوئی ایسا سہل الحصول علم نہیں کہ چار یا پانچ چھ سال اس علم کی پابندی کے ساتھ جڑے رہنے والا طالب علم اس علم کے عالم بے کنار کی طرح حکم

لگانے لگ جائے۔

4۔ علم حدیث شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا جزء لاینفک

حقیقت یہ ہے کہ علم حدیث اور سنت نبوی ﷺ برسہابرس محض لائبریریوں کی زینت بنا رہا لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالی نے عظمتوں اور رفعتوں والی ایسی توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے علم حدیث سے شغف رکھنے والے اس امت کے جواں سالوں میں اس بابرکت علم کی ایسی روح پھونک دی کہ وہ اس خاک ارضی کے چار دانگ عالم میں پھیل گئے، وہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے علوم سے فیضیاب ہوتے ہیں اور اوروں کو فیضیاب کرتے ہیں اور آج الحمدللہ یہ صورتحال ہے کہ علم حدیث اور سنت نبوی ﷺ لوگوں کے لئے سہل الحصول ہو چکا ہے، حد اعتدال سے تجاوز کرنے والوں کی تحریفات اور باطل پرستوں کے باطل طریقوں و مسالک سے سنت نبوی ﷺ کے دفاع میں شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے پچاس برس کو بہترین زاد آخرت تیار کرنے میں صرف کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور ان کا دفاع، شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا جزء لاینفک اور آپ کی رگ وریشہ میں بہنے والے خون کی طرح ہو چکا تھا اور اس کے لئے انہوں نے اپنے بہت سے ہم عصر اور متعصب افراد کا مقابلہ کیا اور اسی بغض وعناد کے سبب دو مرتبہ انہیں پابند سلاسل ہونا پڑا۔

تمام امت مسلمہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ تا قیامت ممنون ومشکور رہے گی اور ان کے حق میں دعا گو ہے کہ اپنے دین متین کے خادمین اہل علم، طلبہ علم اور طالبان حق کے اجر و ثواب ضائع نہ کرنے والے مولائے رب کریم! شیخ کی بخشش فرمادے، ان کے درجات کو رفعتیں عطا کر اور جنت الفردوس کو ان کا مسکن بنادے۔

5۔ اہل الحدیث کی عظمت وشان پر اہل علم کے کچھ اقوال

دنیا میں کوئی ایسا بدعتی نہیں ہے جو اہل الحدیث سے بغض نہ رکھتا ہو۔

ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اگر اسانید یاد رکھنے والی محدثین کی جماعت نہ ہوتی تو اسلامی منارہ مٹ گیا ہوتا اور ملحدین اور بدعتی گروہ احادیث گھڑنے اور اسانید کو الٹ پھیر کرنے پر قادر ہو جاتے۔

حاکم نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

تعالی کی رضاجوئی کے طالب کے لئے میں علم حدیث سے بہتر درجہ رکھنے والا علم نہیں جانتا کیونکہ لوگوں کو اپنے کھانے اور پینے سے زیادہ اس کی ضرورت ہے اس لئے یہ نفل نماز اور روزہ سے زیادہ افضل ہے کیونکہ یہ علم فرض کفایہ ہے۔

نیز فرمایا: حدیث کی اسناد، مومن کا ہتھیار ہے، اس لئے اگر اس کے پاس ہتھیار نہ ہو تو وہ کس چیز سے جہاد کرے گا۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

اس امت میں کوئی ایسی قوم نہیں جو اصحاب الحدیث سے زیادہ نبی ﷺ پر درود و سلام بھیجتی ہو۔

امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے حمص کے گورنر کو یہ لکھ بھیجا کہ: صالحین کے لئے بیت المال سے اس قدر مال نکالیں کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت اور احادیث شریفہ کی مسئولیت میں غفلت نہ برتیں۔

6۔ علم حدیث کی شان عالی پر کچھ اشعار

كل العلوم سوى القرآن مَشْغَلةٌ

إلا الحديث وعلم الفقه في الدينِ

العلم ما قد كان فيه : حدثنا

وما سوى ذاك وَسواسُ الشياطينِ

(من ديوان محمد بن إدريس الشافعي رحمه الله)

قرآن مجید کے سوا ہر کلام مشغلہ روزگار کے علاوہ اور کچھ نہیں اور سوائے حدیث شریف اور دین میں تفقہ پانے کے اور علم وہی ہے جس میں "حدثنا" پڑھا اور لکھا جائے۔۔۔ اور اس کے ماسوا ہر علم محض شیاطین کے وساوس ہیں۔

7۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام و مرتبہ کے اعتراف میں اکابر علماء کرام کے کلمات

1۔ علامہ سید محب الدین الخطیب رحمۃ اللہ علیہ کے تزکیتی کلمات:

جن داعیان اسلام نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء میں اپنی زندگیاں وقف کر دیں، ان میں سے ایک ہمارے ایمانی بھائی شیخ ابو عبد الرحمٰن محمد ناصر الدین نوح نجاتی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

2۔ شیخ محمد صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ کے اعترافی کلمات:

"شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے بہت ملاقات بہت کم رہی، اس کی رو سے مجھ کو جو پتہ چلا کہ وہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعمیل اور بدعات کے خلاف بر سر پیکار رہنے پر انتہاء درجہ توجہ دیتے تھے چاہے وہ عقیدہ کا معاملہ ہو یا عمل کا، اور جہاں تک ان کتابیں پڑھتے ہوئے میں نے ان کے تئیں جو جانا ہے وہ یہی ہے کہ انہیں روایت اور درایت کے اعتبار سے علمِ حدیث کا بہت زیادہ علم تھا اور اللہ تعالی نے ان کی کتابوں سے علم، منہج اور علم حدیث کی راہ پر چلنے کے لحاظ سے کثیر خلق کو نفع پہنچایا اور الحمد للہ مسلمانوں کے حق میں یہ بہت ہی بار آور عمل ہے اور جہاں تک ان کی جدید علمی تحقیقات کا تعلق ہے تو ان کے علاوہ آپ کو کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہو گی"۔

3۔ استاذ زید بن عبد العزیز الفیاض (أستاذ برائے کلیۃ أصول الدین، جامعۃ الإمام محمد بن سعود الإسلامیۃ) کے اعترافی کلمات

الحمد لله والصلاة والسلام على رسول الله نبينا محمد وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان .

امابعد! بلاشبہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ اس زمانہ کی نابغہ روز گار شخصیات میں سے ہیں اور انہوں نے حدیث، اس کے طرق، اس کے راوی اور اس کی صحت و ضعف پر خاص توجہ دی ہے اور یہ ایک عظیم کام ہے جس میں زندگی کی گھڑیاں صرف کی جائیں اور اس سلسلہ میں بڑی محنت و

جدوجہد سے کام لیا ہے اور خیال رہے کہ وہ بھی انہیں علماء کی کڑی کا ایک حصہ ہیں جن سے صواب اور خطا دونوں سرزد ہوتے ہیں لیکن اس عظیم علم پر ان کا خاص اہتمام کرنا اس بات کا متقاضی ہے کہ اس علم میں ان کے خاص فضل وکمال کا اعتراف کیا جائے اور اس اہتمام پر ہم ان کے شکر گزار ہوں اور اللہ عزوجل سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں، شیخ، دیگر تمام علماء اسلام اور عام مسلمانوں کو توفیق عمل نصیب فرمائے۔

4۔ شیخ عبد الرحمٰن عبد الخالق مصری رحمۃ اللہ علیہ کے اعترافی کلمات

وہ علماء اسلام میں سے ایک عالم، دعوت الی اللہ کی بلند ترین شخصیات میں سے ایک، دورِ حاضر میں محدثین کے شیخ اور ان کے امام ہیں، جان لیں کہ وہ میرے استاذ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

5۔ شیخ محمد بن ابراہیم شقرۃ اردنی کے اعترافی کلمات

فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم شقرۃ فرماتے ہیں: اللہ تعالی عصر حاضر کے محدث، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈا کو بلند رکھنے والے اور اس امت کے آفتاب وماہتاب شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے رحم وکرم کی بارشیں نازل فرمائے اور انہیں ڈھیروں اجر وثواب عطا فرمائے، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے دوسرے حصہ میں ایسی شخصیت نہیں دیکھی جو ان جیسی باریک بینی رکھنے والی، پچھلوں کے کام میں اضافہ کرنے والی، اگلوں کے لئے سہولت رسانی کرنے والی، متون کا اختصار کرتے ہوئے انہیں یکجا کرنے والی اور ان کے قواعد اور احکام کو مضبوط باریک بینی سے انجام دینے والی ہو۔۔۔

نیز فرمایا: اگر اس زمانہ کے سنت اور حدیث واثر کے شیوخ کی بلند ترین شخصیات کی سرٹیفکٹس یکجا ہو جائیں اور ان سب سے ایک سرٹیفکٹ تیار کی جائے اور پھر علماء کی تاریخ کے ٹیبل پر اس ایک سرٹیفکٹ کو رکھ دیا جائے تو مجھ کو یہ محبوب ہے کہ وہ ایک سرٹیفکٹ ایک ہی عالم حدیث پر صادق آئے اور وہ علماء کے استاذ، فقہاء کے شیخ اور دور حاضر کے مجتہدین کے سردار شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ہوں، اللہ تعالی انہیں دارین میں عزت واکرام سے نوازے۔

6۔ علامہ المفسر محمد الامین الشنقیطی

عبد العزیز الھدہ کا یہ قول کہ: علامہ شنقیطی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ بلند کا اظہار عجیب انداز میں کیا کرتے تھے کہ جب انہیں راستہ سے آتا دیکھتے اور آپ حرم مدنی میں بحالت درس ہوتے تو اپنا درس روک کر کھڑے ہو جاتے اور تعظیم کرتے ہوئے انہیں سلام کرتے۔

حوالہ:

https://alalbani.info/alalbany_misc_0079.php
https://shamela.ws/book/36375/1259#p1

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

8۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ ہمہ جہتی خدمات

درج ذیل 61 نکات کی شکل میں

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی ہمہ جہتی خدمات کو درج ذیل 61 نکات کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے

نوٹ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کارنامے بہت سارے مجالات میں ہیں لیکن میں نے اس کتابچہ میں صرف علوم الحدیث کے بعض کارناموں کا ذکر کیا ہے۔

علم حدیث میں معتبر علماء کرام کا اجازہ حاصل تھا اور علماء کرام کی جانب سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مجددِ دین ہونے کی بشارت بھی بیان کی گئی ہے۔

1- شیخ ابنِ باز رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

(ما رأيتُ تحت أديمِ السماء عالِماً بالحديث فی العصر الحديث مثل الالبانی)

اور اسی طریقہ سے **(مجدِّدُ هٰذا العصر)** بھی کہا۔

(بحوالہ:حياة الالبانی الشيبانی)

ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "میں نے عصر حاضر میں اس آسمانِ دنیا کے سایہ تلے علم حدیث میں علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر علم رکھنے والا نہیں دیکھا"، اسی طرح ابن باز رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں دور حاضر کا مجدد قرار دیا۔

شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ سے درج ذیل حدیث کے تئیں استفسار کیا گیا کہ اس صدی کے مجدد کون ہیں؟ تو شیخ نے کہا: میرا ظن غالب یہ ہے کہ اس صدی کے مجدد شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:" إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا"، قَالَ أَبُو دَاوُد: رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ لَمْ يَجُزْ بِهِ شَرَاحِيلَ .۔سنن ابي داود، كِتَاب الْمَلَاحِمِ، باب مَا يُذْكَرُ فِي قَرْنِ الْمِائَةِ،٤٢٩١، تفرد به أبو داود، (تحفة الأشراف: ١٥٤٥١)، وَصَحَّحَهُ الشيخ الأَلْبَانيُّ ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " اللہ تعالی اس امت کے لیے ہر صدی کی ابتداء میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کرے گا "۔ سنن ابی داود / کتاب: اہم معرکوں کا بیان جو امت میں ہونے والے ہیں / باب:

صدی پوری ہونے پر مجدد کے پیدا ہونے کا بیان، تحفۃ الأشراف: 15451، اس حدیث کو سنن اربعہ کے محدثین میں سے صرف ابوداود نے روایت کیا ہے، حدیث نمبر: 4291، شیخ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

Narrated Abu Hurairah: The Prophet ﷺ said: Allah will raise for this community at the end of every hundred years the one who will renovate its religion for it. Sunan Abi Dawud, Battles (Kitab Al-Malahim), Chapter: Description Of Happenings In Every Century, Hadith No:4291

2- محمد مبارک شیخ طباخ کی نظر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

محمد مبارک نے شیخ طباخ سے شیخ کی علوم حدیث میں اقبال مندی اور ان کے امتیاز کا ذکر کیا اور جب شیخ طباخ نے اس امر کی توثیق کر لی تو انہیں خصوصی طور پر ان کی عزت افزائی اور صلاحیت کے اعتراف میں علم حدیث کی سند اجازت عطا کی۔

3- علماء کرام کی نظر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

ج- علماء کرام نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد دین کا مصداق قرار دیا جیسے علامہ محمد راغب الطباخ، شیخ محب الدین الخطیب (الروض الدانی از عصام موسی ھادی)، اور مغربی محدث شیخ ابو الفضل احمد البخاری نے شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو مجدد قرار دیا۔

4۔ شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

"اور جو میرا عقیدہ اور جس دین الٰہی کا میں پیروکار ہوں کہ شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ ان مجددین میں سے ہیں جن پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان صادق آتا ہے۔

5۔ علمِ العلل میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد **عبد اللہ البخاری** نے کہا کہ، جو کوئی شیخ البانی کے دِقتِ علمی معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ وہ "السلسلۃ الضعیفہ" میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق پڑھ لے، اس کو ایسے معلوم ہو گا کہ وہ امام دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ کو پڑھ رہا ہو۔

(عبد اللہ البخاری تلمیذ الالبانی)

6۔ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت

انہوں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زائد از دو سو مولفات، تحقیقات، تعلیقات اور تخریجات پیش کیں اور دین اسلام کا ایسا مکتبہ پیش کیا کہ مملکتیں اور ان کی لائبریریز جس کو پیش کرنے سے عاجز ہوتی ہیں اور آج اگر کوئی علم حدیث میں کچھ لکھتا ہے تو وہ اسی عظیم ہستی سے استفادہ کرنا ضروری ہے باذن اللہ۔

(شیخ ربیع المدخلی)

7۔ سنتِ نبوی کی تعظیم اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ

یہ عظیم شخصیت ہمارے ہاں علم و فضل، سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور اس کی خدمت کرنے اور مذہبی تعصب اور اندھی تقلید سے بچ کر رہنے کے تئیں اہل السنۃ والجماعۃ کے مذہب کی تائید کرنے سے جانے جاتے ہیں، ان کی کتابیں مفید ہیں لیکن وہ دیگر علماء کی طرح معصوم نہیں بلکہ ان سے بھی غلطی اور صواب کا صدور ہوتا ہے اور ہم ان کے حق میں ان کے حق بجانب قول و فعل میں دہرے اجر اور ان کی خطاء میں اجتہاد کے اجر و ثواب کی امید رکھتے ہیں جیسا کہ صحیحین میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ:" إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ، ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ". صحيح البخاري، كِتَاب الِاعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ: 7352 ، صحيح مسلم :

1716

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: "جب حاکم کوئی فیصلہ اپنے اجتہاد سے کرے اور فیصلہ صحیح ہو تو اسے دہرا ثواب ملتا ہے اور جب کسی فیصلہ میں اجتہاد کرے اور غلطی کر جائے تو اسے اکہرا ثواب ملتا ہے (اجتہاد کا)۔"

(صحیح بخاری / کتاب: اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مضبوطی سے تھامے رہنا / باب: حاکم کا ثواب، جب کہ وہ اجتہاد کرے اور صحت پر ہو یا غلطی کر جائے۔ حدیث نمبر: 7352، صحیح مسلم: 1716)

Narrated `Amr bin Al-`As: That he heard Allah's Apostle saying, "If a judge gives a verdict according to the best of his knowledge and his verdict is correct (i.e. agrees with Allah and His Apostle's verdict) he will receive a double reward, and if he gives a verdict according to the best of his knowledge and his verdict is wrong, (i.e. against that of Allah and His Apostle) even then he will get a reward.

(Sahih al-Bukhari, The Book of Holding Fast To The Qur'An and The Sunna, Chapter. The reward of the judge for giving a verdict according to the best of his knowledge and whether his verdict was right (according to Allah or His Messenger's verdict) or wrong (i.e., did not agree with the verdict of Allah and His Messenger), Hadith No:7352, Sahih Muslim: 1716)

الشیخ عبد العزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ، الشیخ عبد الرزاق عفیفی، الشیخ عبد اللہ بن غدیان، الشیخ عبد اللہ بن قعود۔

(فتاوى اللجنة الدائمة "12/324,325))

8۔ احیاءِ سنت میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

احیاء سنت میں اونچا مقام حاصل تھا۔

(شیخ ابنِ عثیمین رحمۃ اللہ علیہ مجلۃ الأصالہ عدد 23)

9- شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب کی اہمیت

جب بھی ہم شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پڑھتے ہیں تو ہمارا علم بڑھتا ہے۔

(اقامۃ البرہان ص 7-6)۔ شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ

10۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن و تشنیع کا معاملہ

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر طعن و تشنیع کسنے والا گویا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن و تشنیع کرنے میں مدد کر رہا ہے۔

(شیخ حمود التویجری)

11۔ علمِ جرح و تعدیل میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

علمِ جرح و تعدیل و تخریج میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابنِ کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے عہد کو واپس لایا۔

(Islamonline.net)

نوٹ: ایک زمانہ تھا کہ جب حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابوں کو برکتی کتابوں سے موسوم کیا جاتا تھا جنہیں علم ، عمل اور اتباع کے بجائے محض اجر و ثواب کی نیت سے پڑھنے کے لئے نکالا جاتا اور ان سب کی اصل و بنیادی وجہ اندھی تقلید اور مذہبی تعصب تھا لیکن شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنت کی خدمت میں ایسی جدوجہد کی کہ علم حدیث میں جرح و تعدیل اور اس کی تخریج طلبہ علم میں عام ہو گئی اور اگر آج کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس فن میں مہارت حاصل کرے تو اس کے لئے شرط یہی ہے کہ وہ اپنی متاع عمر کے اصل حصہ کو اس میں فنا کر دے کیونکہ علم حدیث، اس کے قواعد و اصول اور علم الاسانید یہ تمام اس کے طالب علم سے صد فیصد وقت کے وقف کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث صحیحہ اور احادیث ضعیفہ کی ایسی تمیز فرمادی

کہ شریعت کا ادنی طالب علم ہی نہیں بلکہ عام اور خاص مسلمان بھی احادیث کو ان کی صحت اور ضعف کا حکم جانے بغیر بلا تحقیق نقل کرنے کی جرات نہیں کرتا کیونکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس علم کی نشر و اشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور شیخ کی یہ سعی مشکور اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم اپنی خلوتوں اور جلوتوں میں ان کے حق میں دعا کریں اور اپنی زبانوں اور قلوب سے ان کے فضل و شرف کا اعتراف کریں، اللہ تعالی تمام مسلمانوں کی جانب سے انہیں بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

12۔ خود نوشت

میں ارشد بشیر مدنی ایک ادنی طالب علم ہوں، مجھے علم حدیث کا شوق کیسے پیدا ہوا؟

میرا عالمیت کا آخری سال تھا اور جب میری عمر 17 سولہ سال کی تھی۔ میں نے 1994ء میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الجنائز" کو اس قدر پڑھا کہ اس کتاب کی اکثر عبارات مجھ کو یاد ہو گئی تھیں، الحمد للہ میرے مشفق استاذ محترم شیخ عبد السلام گونڈوی حفظہ اللہ تعالی بھی مجھ کو المنتقی کے ساتھ، کتاب الجنائز اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب کی عبارتیں یاد کرواتے تھے اور سمجھاتے تھے کہ حدیث اور فقہ کو ملا کر کیسے پڑھتے ہیں اور اسکے فنون سکھاتے تھے، فقہ السنہ میں مہارت کیسے حاصل کریں رہنمائی کرتے تھے، فقہ کے ساتھ تخریج حدیث پر زور دیتے، جزاہ اللہ خیرا واصحاب جامعۃ دارالسلام بعمراباد بالھند۔

مزید یہ کہ میرے مشفق استاذ محترم شیخ عبد السلام گونڈوی حفظہ اللہ تعالی شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب کے ساتھ ساتھ، علم حدیث میں، تہذیب التہذیب، تقریب التہذیب پڑھایا کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ علم حدیث اور تخریج میں مہارت کے لئے یہ کتب میں ادمانِ نظر ضروری ہے، میں منتخب رواۃ کے بارے میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے عبارات یاد کرتا تھا، یہ شوق مجھے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب پڑھنے سے اور عمر آباد کے اساتذہ کی راہنمائی سے پیدا ہوا تھا اللہ کے فضل سے (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)۔

13۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اہل علم کے لئے مرجع کی حیثیت رکھتے تھے

وقت کے بڑے بڑے علماء شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع کرتے تھے، جیسا کہ علی طنطاوی نے کہا کہ میں رجوع کرتا ہوں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف علم حدیث کے مسائل میں (أنا اراجع الی الشیخ ناصر

فی مسائل الحدیث)اعلام الدعوة ، عبد الله العقیل

14۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب کی تعداد

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے زائد از 300 کتابیں تحریر فرمائی جن میں سے بعض کتب کئی کئی مجلدات پر مشتمل ہیں۔ (Islamonline.net)

15۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی مشغولیت اور مطالعہ کا طریقہ کار

جواں عمری ہی سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا معمول یہ ہو چکا تھا کہ روزآنہ دن بھر میں سے تین گھنٹے گھڑیوں کی اصلاح فرماتے اور بقدر کفاف روزی کما کر اہل و عیال کی ضروریات کی تکمیل فرماتے اور دمشق میں واقع لائبریری "مکتبہ ظاہریہ" میں آٹھ تا بارہ گھنٹے علم حدیث کے مخطوطات اور مطبوعات کے مطالعہ کے ساتھ تصنیف و تالیف اور مطالعہ میں غرق رہتے اور ایسا لگتا تھا کہ گویا وہ اس لائبریری کے ملازم ہوں، اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عمر کے بائیسویں حصہ ہی میں دو عظیم کتابوں پیش فرمائی معجم الطبرانی الصغیر کی اور تحذیر الساجد۔

16۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ بحیثیتِ مدرس

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنہ 1961 تا 1964 مملکت سعودی عرب کی مایہ ناز یونیورسٹی جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔

17۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی تشریحات

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے 6000 سے زائد ویڈیوز اور آڈیوز ہیں جس میں وہ حدیث کے دو بنیادی اجزاء سندِ حدیث اور متنِ حدیث اور احادیث کی فقہی تشریحات کے ذریعہ علوم کے موتی بکھیرتے رہے۔ (Islam Story) اور دیگر ویب سائیٹس میں موجود و محفوظ ہیں۔

18۔ شیخ شعیب ارناوط کا شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھنے کی خواہش

انٹرویو پر مشتمل ایک ویڈیو کے مطابق شیخ شعیب ارناوط نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنن ابی داؤد پڑھنے کی خواہش ظاہر کی۔

19۔ دورانِ سفر "نزہۃ النظر" کی مکمل تشریح

شیخ علی حسن کے بقول شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طلبہ کے ہمراہ دوران سفر کتاب "نزھۃ النظر" کی مکمل تشریح فرمائی۔

20۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت دیکھنی ہو تو کم از کم "کتاب الجنائز"، "کتاب آداب الزفاف" اور "تمام المنۃ" کا مطالعہ کرلیں اور اس سلسلہ میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی 600 آڈیوز کو سن لیں آپکی فقہ دانی کا اعتراف کئے بنا آپ نہیں رہ سکتے ان شاء اللہ۔("Albani info" پر موجود آرٹیکل کا اقتباس)

21۔ شیخ ضیاء الرحمٰن اعظمی کا قول

شیخ ضیاء الرحمٰن اعظمی کا کہنا ہے کہ اگر علم حدیث کا کوئی طالب علم، فقہ السنۃ اور حدیث کی تصحیح اور تضعیف میں ملکہ پیدا کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنی طالب علمی کے دور ہی سے روزآنہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ شاہکار کتابیں "السلسلۃ الصحیحہ والضعیفہ"، اور "ارواء الغلیل" کا کچھ نہ کچھ حصہ پڑھتا رہے۔

22۔ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول

اس امر میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام ہی کتابیں بہت ہی مفید ہیں لیکن یاد رہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماسوا کوئی معصوم عن الخطا نہیں (ابن باز)

23۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیقات پر علمی مباحثہ کیا جاسکتا ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی خدمات پر علمی مباحثہ کیا جاسکتا ہے لیکن اس مباحثہ کے ذریعہ ان پر طعن و تشنیع کسنا، ان کی عیب جوئی کا انداز اختیار کرنا اور مخصوص عصبیت کی بناء پر ان کی قدر و منزلت کو گرانے کی کوشش کرنا ، ان جیسے تمام امور علماء کی شان و مرتبہ کے یکسر خلاف ہے جو ناقابل قبول عمل ہے۔fatwaonline.com

24۔ شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ کا قول

شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: جو شخص شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ پر مذہب ارجاء کی تہمت لگاتا ہے وہ یا تو شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں جانتا یا" ارجاء" کی تعریف سے ناواقف ہے کیونکہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت و الجماعت میں سے ہیں اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے والوں میں سے اور حدیث میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں۔

25۔ دکتور سعد الحمید کا قول

دکتور سعد الحمید کا کہنا ہے کہ: اگر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کسی حدیث کو ضعیف قرار دیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ غالب اعتبار سے وہ حدیث اسی لائق ہے کہ اس کو ضعیف قرار دیا جائے۔

26۔ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اور قول

ابنِ باز رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:

ناصر الدين البانى من خير الناس وهو من العلماء المعروفين باالاستقامة والعقيدة الطيبة والجد فى تصحيح الحديث وبيان حالها وهو عمدة فى هذا الباب ولٰكن ليس بمعصوم) (binbaz.org)

علامہ شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف میں کہا: وہ بہترین ہستیوں میں سے ایک ہیں اور ان معروف و مشہور اہل علم کی فہرست میں شمار کئے جاتے ہیں جو راہ ہدایت پر ہمیشہ گامزن اور پاکیزہ عقیدہ کے

حامل ہوتے ہیں اور جو حدیث کی تصحیح وتضعیف اور ان کے احوال کی توضیح و تشریح میں جدوجہد کرتے ہیں اور وہ اس باب میں ایک اصل مرجع کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن خیال رہے کہ وہ (رسولوں کی طرح) معصوم نہیں ہیں۔(binbaz.org)

27۔ صیفی عاشور ابوزید مصری کا قول

مصری اکادیمی شخصیت وصفي عاشور أبوزيد کے مضمون میں اس طرح وصف بیان کیا گیا ہے کہ:

جاء الألباني ونفض الغبار –مع غيره– وحرك الهمم الراكدة، وتبعه جيل عظيم من المسلمين، واستفاد بعلومه كلُّ من اشتغل بالحديث، فليس منهم أحد إلا وهو مستفيد من الألباني

(Aljazeerah.net)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوروں کے ساتھ مل کر امت پر چھائی ہوئی گرد و غبار کو مٹادیا اور ماند پڑی ہوئی ہمتوں میں جان پھونکی اور جلیل القدر مسلمان ہستیاں ان کے پیروہوئے اور علوم حدیث میں مصروف رہنے والے تمام علماء اور طلبہ علم نے ان کے علوم سے استفادہ کیا اور آپ کو ان میں سے کوئی ایسا نہ ملے گا جس نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے علوم سے استفادہ نہ کیا ہو۔

28۔(شیخ محمد صالح المنجد) اسلام سوال وجواب میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا وصف

الاسلام سوال وجواب میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ وصف بیان کیا گیا ہے کہ

أن الشيخ الألباني رحمه الله أهلٌ لأن يؤخذ عنه العلم ، وبخاصة علم الحديث ، وقد زكَّاه رؤوس أهل العلم في زماننا هذا ، وزكته جهات رسمية[٢] ، وأكاديمية

---

[٢] ومع تلك الشهادات الغالية من أولئك الأئمة الأعلام : فإننا نذكر تزكية الجهات الأكاديمية ، والمجامع الفقهية لعلم الشيخ الألباني ، وهي تعزز شهادة إخوانه العلماء .

١ " مجمع الفقه الإسلامي . "

قال الأمين العام لمجمع الفقه الإسلامي الدكتور الحبيب بلخوجة – حفظه الله: –

إننا فقدنا بموته رجلا سبّاقاً إلى خدمة العالم الإسلامي ، فكان بذلك مرجعاً لعدد كبير من الأساتذة والشيوخ .

" ٣رابطة العالم الإسلامي . "

قال الأمين العام لرابطة العالم الإسلامي الدكتور عبد الله بن صالح العبيد – حفظه الله: –

، عربية ، وأعجمية .

لا شك بأن فقد الأمة الإسلامية بوفاة الشيخ الألباني تعتبر خسارة فادحة .

٣ " . إدارة البحوث العلمية والإفتاء " في السعودية .

قال الشيخ عبد العزيز بن عبد الله آل الشيخ – حفظه الله: –

قال حفظه الله معترفا بمكانة الشيخ الألباني رحمه:

الشيخ محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله أحد العلماء في هذا العصر ، فهو رجلٌ صاحب سنّة ، ومحب للسنّة ، ومدافع عنها .

٤ " . كلية الشريعة في جامعة دمشق . "

وقد اختارته ليقوم بتخريج " أحاديث البيوع " الخاصة بموسوعة الفقه الإسلامي ، التي عزمت الجامعة على إصدارها عام ١٩٥٥ م .

٥ " . لجنة الحديث . "

التي شكلت في عهد الوحدة بين مصر وسوريا ، وقد اختارته ليكون عضواً فيها ؛ للإشراف على نشر كتب السنة وتحقيقها .

٦ " . الجامعة السلفية " في " بنارس " في " الهند . "

وقد اختارته ليتولى مشيخة الحديث فيها ، وقد اعتذر عن ذلك .

٧ " . وزارة المعارف في السعودية . "

وقد طلبت منه عام ١٣٨٨ هـ أن يتولى الإشراف على قسم الدراسات الإسلامية العليا في جامعة مكة .

٨ " . الجامعة الإسلامية " في المدينة النبوية .

وقد اختاروه للتدريس فيها ، واختير عضواً للمجلس الأعلى فيها .

٩ . وأخيراً:

فقد قررت لجنة الاختيار لجائزة الملك فيصل العالمية للدراسات الإسلامية منح الجائزة عام ١٤١٩هـ، ١٩٩٩م ، وموضوعها " الجهود العلمية التي عنيت بالحديث النبوي تحقيقاً وتخريجاً ودراسة " للشيخ محمد ناصر الدين الألباني ، وقالوا : " تقديراً لجهوده القيِّمة في خدمة الحديث النبوي ، تخريجاً ، وتحقيقاً ، ودراسة ، وذلك في كتبه التي تربو على المئة . "

وبه يتبين – إن شاء الله – أن الشيخ الألباني رحمه الله أهلٌ لأن يؤخذ عنه العلم ، وبخاصة علم الحديث ، وقد زكّاه رؤوس أهل العلم في زماننا هذا ، وزكته جهات رسمية ، وأكاديمية ، عربية ، وأعجمية .

وننبه في نهاية هذا الجواب إلى أمرين اثنين:

الأول : أن الشيخ رحمه الله ليس بمعصوم عن الخطأ ، وأنه قد ردّ عليه كثيرون ، فأصابوا في أشياء وأخطئوا في أخرى ، وقد قبَل الشيخ تصويبهم فيما أخطأ به ، ولم يمنعه ذلك من قبول الحق ، فالشيخ رحمه الله بشر ، يصيب ويخطئ ، وصوابه أكثر من خطئه .

والثاني : أنه لا يوجد – حسب علمنا – حديث تفرد الشيخ بتصحيحه أو تضعيفه عن المتقدمين ، فكل حديث صححه أو ضعفه فهو مسبوق من غيره بالحكم نفسه ، وإن وُجد ما يخالف كلامنا هذا فهو نادر .

ويمكنك معرفة الكثير عن حياة الشيخ وجهوده من خلال قراءة شيء من تراجمه المنشورة ، وهي كثيرة ، وأهمها : حياة الألباني وآثاره ، وثناء العلماء عليه ، للشيخ محمد بن إبراهيم الشيباني ، وهو في مجلدين . كما ننصحك بالاستفادة المباشرة من كتب الشيخ ، وأشرطته ، ولعل سماع الأشرطة يساعدك على الاستفادة المباشرة من الشيخ ، والوقوف على شيء من علمه ، رحمه الله .

ونسأل الله تعالى أن يفقهنا في دينه ، وأن يعلمنا منه ما جهلنا ، وأن يرحم شيخنا الألباني ، ويسكنه الفردوس الأعلى .

والله الموفق

المصدر: موقع الإسلام سؤال وجواب

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے اہل ہیں کہ ان سے علم لیا جائے اور بالخصوص علم حدیث لیا جائے اور ہمارے دور کے اکابر اہل علم نے ان کے نیک و صالح ہونے کی تصدیق کی ہے، عرب و عجم کے علمی اور معتبر اداروں نے آپکے علم کی گواہی دی ہے۔

29۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے شاہ فیصل ایوارڈ کا اعزاز

تحقیقات اسلامی کی خدمات انجام دینے والوں کو عالمی شاہ فیصل ایوارڈ کے اعزاز کی نامزدگی کرنے والی مملکت سعودی عرب کی کمیٹی نے سال:1419 ہجری مطابق:1999م کے لئے شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کو منتخب کیا اور تمغہ اعتراف عطا فرمایا۔

King Faisal International Prize (for islamic Studies) جائزة الملك فيصل العالمية (للدراسات الإسلامية)

Mohammad Nasir al-Din al-Albani

Winner of King Faisal International Prize (for Islamic Studies 1999/1419H.)

بسم الله الرحمن الرحيم

براءة جائزة الملك فيصل العالمية

للدراسات الإسلامية

إن هيئة جائزة الملك فيصل العالمية، بعد الاطلاع على نظام جائزة الملك فيصل العالمية المعدل والمصادق عليه بمجلس الوزراء مؤسسة الملك فيصل الخيرية بالقرار رقم ٢٣/١١١٧/٤٠٣ وتاريخ ١١/٩/١٤٠٢هـ، وعلى محضر لجنة الاختيار لجائزة الملك فيصل العالمية للدراسات الإسلامية في دورتها الثانية والعشرين بتاريخ ١٥-١٨ رمضان ١٤١٩هـ الموافق ٢-٥ يناير ١٩٩٩م قررت منح:

الشيخ محمد ناصر الدين حاج نوح الألباني

جائزة الملك فيصل العالمية للدراسات الإسلامية لهذا العام (١٤١٩هـ/١٩٩٩م) وموضوعها (الجهود العلمية التي خدمت بالمدينة النبوي؛ تحريجاً وتحقيقاً ودراسة). وذلك تقديراً لجهوده القيمة في خدمة الحديث النبوي تحريجاً وتحقيقاً ودراسة. وذلك في كتبه الكثيرة وبخاصة إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل، وسلسلة الأحاديث الصحيحة، وسلسلة الأحاديث الضعيفة، وتحقيقه كتاب مشكاة المصابيح للتبريزي، وصحيح الجامع الصغير وزياداته، وضعيف الجامع الصغير وزياداته.

ولعد الشيخ الألباني شخصية علمية فذة، وصاحب مدرسة متميزة، وله عطاء جهوري الأثر الطيب العلمي، وأصبحت جهوده وأعماله مرجع الطلاب العلم، ودعوة لدراسة السنة النبوية.

وإن هيئة الجائزة إذ تمنح هذه الجائزة لتسأل الله أن يمده بالعون لمواصلة جهوده العلمية النافعة.

والله ولي التوفيق

رئيس هيئة الجائزة

خالد الفيصل بن عبد العزيز

صدرت في الرياض برقم ١٦٧ وتاريخ ١٤١٩/١١/١٤هـ الموافق ١٩٩٩/٣/٤م

شاہ فیصل ایوارڈ کے اعزاز کے موقع پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر

كلمة العلامة الشيخ محمد ناصر الدين الألباني رحمه الله الحائز على جائزة الملك فيصل العالمية للدِّراسات الإسلامية عام ١٤١٩ه

قـال رحمه الله :

"صاحب السمو الملكي الأمير سلطان بن عبد العزيز النَّائب الثاني لرئيس مجلس الوزراء !

وزير الدِّفَـاع و الطَّيران و المُفتِش العام !

أصحاب السُّموِّ الأمراء !

أصحاب الفضيلة و المعالي و السَّعَادة !

السَّلام عليكم و رحمة الله و بركاته .

و بعد، الحمد لله الذي علَّم بالقـلم ، و أقامَنا بالدِّين الحقِّ على قصد الأمم ، و جعلنا باتِّبَاع الرَّسول النَّبي الأمي خير الأمم .

أمـا بعدُ ، فمنذُ نيِّف و خمـسينَ سنة و أنا أطُـوف في آفاق السَّنة ، و أُصعِّدُ النَّظـر في شعَـابها ، و أُجهدُ بَصَري في البحث و التَّنقيب عن نوادِرها و شَواردها ، و أركب الصِّعـاب و الذَّلُـول من رواحلها ، و أرسل العِنَـانَ لـقَلَمي لِـوَصْل ما انقطع مـن نُصوصها ، و التَّـوْليف و التَّـقريب بين ما تَـنَاثر و تفرَّق مـن أجزاء مُتـونها ، إلـى غير ذلك ممَّا حُـمِّلتُ مـن أَمَـانتها ، في مـؤلفات ناهزت المـائة : تخريجاً و تصنيفًا و تهذيباً و اختصارا و تبويبًا ، و تصويباً بتصحيح أو بتضعيفٍ ، و استخراجاً و استنباطًا لأحكامٍ و مَـسائلَ .

و من أعـلاها شأناً ، و أحبها لي السِّلـسِلَتَان الذَّهبيتان : الصَّـحيحَة و الضَّـعيفَة ، اللَّتَـان تَـصدران تباعًا على تباعدٍ ، و كُلُّ واحدة منهما تُعدُّ مكتبةً قـائمةً برأسها في عُـلوم السُّنة ، تُـتمُّ كُلٌّ منهُـما الأخرى ، و أحسب أنَّهُ لا غِـنى لـطُـلاَّب العلم و البـاحثين عنهُمـا ؛ فقد أوعَـبتُ فيهمَـا ما تفرَّق في دواوين

الإسلام ، من علم الرِّجَال ، و الجرح و التَّعديل، و الأسانيد و العلل ؛ و بخاصة الخفيَّة منها ، هذا إلى جَانبِ الكثير من المَسائل العِلميَّة و الفوائد النَّادرة ، و القواعد الفقهيَّة الدَّقيقَة .)

و مَا خطوْتُ خُطوةً واحدةً في طريق هذا العِلم الشَّريف إلاَّ و أُراني لا زلتُ في أَوَّلِه ؛ إذ هو علمٌ متجدِّدٌ فِي الأحكام الَّتي يُمضيها المتخصِّصُ عَلَى نُصوصه في التَّصحيح و التَّحسين و التَّضعيف ، بماَ أَوْفرَ الله لنا من فضل ، تُرخي ذُيُولَه علينا في كل يومٍ دُورُ النَّشر و الطِّباعة ، مِن صِحَاحٍ و سُننٍ و مَسَانيدَ و أجزاء كانت مخطوطات مكنونَةً في غيابات أجْباب المَكْتَبات العَتيقَة .

و كَان من ثمار هذا مَا وفَّقني إليه ربِّي سُبحانه ، من صُنعي في كتابَي:

الأول : صحيح التَّرغيب و التَّرهيب و ضعيفه ، و الثَّاني : تهذيب صحيح الجَامع و ضعيفه ؛ إذ جعلت لكلٍّ من نوعَيْ الحديث الصَّحيح و الضعيف خمسَ مراتب ، و هي حديثيةٌ من حيثُ التَّطبيق، و قديمةٌ من حيثُ الوُجُود : صحيحٌ لذاته ، صحيحٌ لغيره ، حسنٌ لذاته ، حسنٌ لغيره ، حسنٌ صحيحٌ ، ضعيفٌ ، ضعيفٌ جداً ، موضوعٌ ، شاذٌ ، منكَرٌ ، سنداً أو متنًا . ولَيسَ بخَافٍ عَلَى أهل العلم المكانة الَّتي رضيَها الله لسنَّة نبيِّه عليه الصَّلاة و السَّلام ، و أجمعت الأُمَّةُ عليها، فهي صِنْوُ القرآن، و شطرُ الوَحي ، و لسَانُ التَّأويل الصَّادق لكتاب الله الذي لا يضلُّ على الدَّهر، و قد عَلِمَ أعداءُ الإسلامِ هذا الأَمرَ من قديمٍ و حديثٍ ، فأَوْضَعُوا خلالها بسُوء مَكرهم؛ يَبغُونها الفتنة بالتَّحريف و الوضع و الغُلوّ و الطَّعن على الأسانيد العَليَّة و التَّشكيك فيما دُونَها، و النَّيل مِن حُفَّاظها و أُمرائها و سدَنتها، و الانتقاص من الصحابة و التَّابعين و رؤوس القُرون الثَّلاثة المفضَّلة الأولى ، في غير حقٍّ و لا وَرَعٍ و لا كتابٍ مُنيرٍ .

و ممَّا يحاكي هذه الباب و يدخل فيه ؛ أن يَقتَحِمَ هذا العلم مَن لم تتهيأ له أسبابه ، و نأت عنه دَوَاعيه ، و لهذا العلم قواعده و أصُوله ، و أبوابه و فصوله ،

الَّـتي يُعرف بها النَّاسخ من المنسـوخ، و العـامُّ من الخـاصِّ ، و المُـطلق من المُقيَّدُ ، و أسـباب الوُرود ، و العلل الخفيَّة الدَّقيقة و الظَّـاهرة الجليَّة ، إلى غير ذلك مـمَّا لا بد منه لهذا العلم الشَّـريف .

لذا ، فـإني أجدُنـي أُعيـيدُ النَّـظر بين الفَـيْنة و الأخرى في نصوص كنتُ خرَّجتُها قبل وُقُـوفي على طُرقها الجديدة من بعد ظُـهور تلكم المخطُـوطات لأَحكُم عليها بنَـقيضها، ممَّا يحسبه بعضٌ ممن يجهل هذا الأمر تناقضًا وقعتُ فيه، أو وَهمًا دَهمني ، و مَـا علمُـوا أن السُّكـوت عن الحكم الجديد و إخفاءه ضربٌ من الكذب على رسول الله صلى الله عليه و سلم القائل : " مَن، كذب علَـيَّ متعمِّداً فليَتَبَوَّأ مقعَدَهُ من النَّار" ، و نمطٌ مفظعٌ مِـن الخيانة لله و للرَّسُول ، و الله ينهى عن ذلك في مثل قوله ﴿يا أيها الذينَ آمنوا لا تخُونُوا اللهَ و الرَّسولَ و تخُونُوا أماناتكم و أنتُم تَعلمُون﴾ [الأنفال:٢٧] .

و استسهَـالُ هذا العـلم على نحو مَـا نرى عليه بعضًا من طـلاَّب العلم الحُدثَـاء الأسنَـان أمرٌ مُستهجنٌ ، بل مُستفظعٌ ؛ لأنه ينتهي بهم إلـى الخروج عن السنن الأولى الَّتي اتَّفقت عليها الأمَّـة، و استقرَّ عليها عملُ القُرون، و منذُ أن كَـانَ لهذا العلم ذكـرٌ في النَّاس، و أيما شيء يحدث في حياة الأمَّة يجري على سنن الهُدى، و تجمَع عليه الأمة، و يستقرُّ بين ظهرانَيْها، موافقاً للأدلَّة التي تتأسَّسُ بها القواعد العامَّة في شتى المَـعارف و العلوم ، فلا ينبغي أن يخالفَ أو يخرج عنه أو يزهَدَ فيه .

و بدهي أن قواعد العلوم الإسلامية كلِّها (من علوم القرآن ، و السنة ، و اللغة) لم تثبت و تشتد ،ليصدُر عنها المتخصصون الأقيال، و يُفيدوا منها ، تعلُّمًا و تعليمًا ، و أخذا و ردًّا ، و بحثًا و استقراءً ، في شُموليَّة واعيَـة ، حتى لا تَـكاد تشذُّ منها شاذَّةٌ ، إلا وقد طوَّقها من كلِّ جهاتها نصوصٌ من الكتاب و السُّنة ، فمن أتاها بزيادةٍ أو نقصٍ فقد ثَلَم الإجمَـاع الَّذي رضيته طوائف عُـلماء الأمَّة في شتَّـى الأعـصار و القرون، و إنما الأمَّة بعلمـائها ، فما رَضيَه العلمـاء و استقرَّ إجمـاعُهم

عليه ، فهو الَّذي رَضِيَته الأمَّة ، و الأمَّة "لا تجتمعُ على ضلالةٍ" ، و هي بهذا المُحدث في واحدٍ من أصلَيْ الأصُول، و هو السُّنَّة : " مَن أحدثَ في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردٌّ "؟! و هو من المشَاقَّة لله و للرَّسول :﴿و مَن يُشاقق الرَّسول من بعد ما تبيَّن له الهدى و يتَّبع غير سبيل المؤمنين نولِّه مَا تولَّى و نُصلِه جهنَّمَ و ساءت مصيراً ﴾ [النساء:١١٥]، فلمَاذا إذًا هذا الَّتجرُّؤ عَلَى قواعد علم السُّنَّة ، و قد حفظَها الله لنا هذه القُرون بها، كما حَفظ لنا كتابَه العزيز ؟!

و قد أنَالَنَا بها من رحمتِه مَا أنالنا نحنُ في هذا القرن، على ما كانت و استقرَّت عليه في القرون الغَابرة، و جرى العمل بها، و لا أحسبُ إلاَّ أنَّ هذه القواعد إنما أخذت بدايتُها و مَطالعها من نهج القَرن الأول ، و لم يأت القَرنُ الرَّابعُ إلاَّ و قد استوفى علمُ السُّنَّة غايتَه منها ، و غدَت السُّنَّة بها مَكلوءةً أن تُؤخذ على غَرَّة .

و هَا أنا ذا بعد أن سلختُ من عُمري قُرابة السِّتِّين عَامًا ؛ ماشيا في ركاب هذا العلم الشَّريف، أعود بالنَّظر و التهذيب و التَّقْريب فيه ، و كأني لا زلتُ على أوَّل مَدْرجته ، لذا فإني ناصحٌ أمين لطلاَّب العلم الشُّدَاَاة بثلاثٍ :

١- أن يتعلموا العلم لأنفُسهم .

٢- و أن يكون هو شَاغلَهم و همَّهم .

٣- و أن لا يعجلوا في أمر لا يُنال إلاَّ بالتَّريُّث و إدامة البحث و النَّظر في خوافيه و قوادمِه .

ثم ليعلَموا رابعًا: أن التَّصحيح و التضعيف في هذا العلم الشَّريف يدور بين الصِّدق و بين الكذب ، و ما لم يكن مُريدُ الاشتغال بهذا العلم حاذقاً فيه فإنَّه يلبَّسُ عليه فيه ، فيقع في الكذب و هو يريدُ الصِّدق ، و كفى بذلك إثمًا ، و الكذب على رسول الله صلى الله عليه و سلم ، ليس ككذبٍ على أحدٍ ، إنه أقربُ إلى الكُفر ، بل هو بالتَّعمُّد كُفرٌ بواح .

و أخيـرا ، فإنـي أسأل الله سبحانه و تعالى أن يُديم النِّعمة على أرض الجزيرة و على سائر بلاد المسلمين، و أن يحفظ دولة التَّوحيد برعاية خَـادم الحَـرَمين الملك فهد بن عبد العزيز ، و أن يُطيل في عمره في طاعة و سَدادِ أمر و توفيقٍ موصولٍ . و إنـي لأشكرُ لمؤسسة الملك فيصل الخيرية على ما تبذله من خير و جهدٍ و تكـريم للعلم و العُلماء ، و هي بذلك إنما تؤدي شيئا من حقِّ الملك فيصل ـ رحمه الله ـ عليها ، و هو شيء من معنى قوله سبحانه ﴿واجعَل لِّي لِ ِسان صِدقٍ في الأخرينَ ﴾ [الشعراء:٨٤] ، و الحمد لله أوَّلاً و آخراً ، و صلى الله و سلَّم على نبيِّنا محمَّدٍ و على آله و صحبِه ، و السلام عليكم و رحمة الله و بركاته"۔

تقریر کا انگریزی ترجمہ:

Speech of Shaikh Mohammad Nasir al Din al-Albani

Winner of King Faisal International Prize

For Islamic Studies 1999/1419H.

Tuesday 2.3.1999 (14.11.1419H)

In the Name of Allah, the Merciful, the Compassionate

Your Royal Highness, Prince Sultan Ibn Abd Al-Aziz,

Your Royal Highnesses, Your Excellencies, Distinguished Guests,

Praise to Allah for revealing the Truth and guiding us by its light, and for making us believers and followers of His Messenger.

I have been exploring the horizons of the Prophet's Sunnah for the past 50 years. During that period, I have tried, as rigorously as I could, to reach its original sources, walk its tortuous paths, dive into its depths, and write about it.

Of all my books, most of which deal with the study, editing, verification, and authentication of the Prophet's Hadith (Sayings), the closest to my heart are two series, one dealing with the correct hadiths and the other with the weakly supported hadiths. These two series, which I hope are of some value to students of Hadith, are regularly, though rather infrequently, revised and re-published.

Notwithstanding the long years I have spent studying Hadith, I still consider myself a beginner in that immensely rich aspect of religious studies thanks to the tremendous wealth of information and resources that have been revealed during recent times as a result of the discovery and publication of numerous old manuscripts.

That is why I revise my books from time to time and modify and sometimes even reverse my earlier judgment on the authenticity of a particular hadith. This might give the impression that I am contradicting myself, but this is not true. The truth is that as new information becomes available, such modifications and reversals become inevitable. Withholding the truth about any of the Prophet's hadiths is a serious offense in religion and a betrayal of the Prophet, which is strictly forbidden by Allah.

The Prophet's Sunnah is next only to the Holy Quran as a source of Islamic laws and is the primary reference to the interpretation of the Quran. For these reasons, it is extremely important to identify and expose the attempts of some enemies of Islam to mutilate and modify the

Sayings of the Prophet of Islam, to serve their own purposes or to throw doubt on the authenticity of hadiths and that of their narrators, the Prophet's companions and their disciples.

Another source of problems pertaining to the study, verification and authentication of Hadith is the indulgence of unqualified intruders into this field, most of whom lack the basic tools required by scholars of Hadith, such as the ability to apply appropriate methodology and have the insight to identify different categories of Hadith, let alone interpret them and understand their inner meanings.

It is extremely wrong to make simplistic and superficial judgments of hadiths, for this inevitably leads to deviation from the foundations of Sunnaas originally understood and interpreted by our predecessors over thecenturies.

The companions of the Prophet and the early scholars of Islam (Ulama), have laid the foundations for a/l Islamic sciences, including Quranic interpretation, Sunnah and language. Those foundations, which are intended to preserve the purity of Islam and protect it against misinterpretation, were based on solid evidence derived directly from the Holy Quran and the Prophet's Sayings, and supported by the consensus of the Ularma through the centuries. In compliance with Islamic teachings, attempts to dismantle those foundations by additions, deletions or misinterpretations should not be allowed. The Holy Quran as well as the Sunnah have repeatedly warned against all forms of

innovations in any of the teachings of Islam, let alone innovations involving one of the roots of Islamic knowledge, namely the Prophet's Sunna.

After having spent more than half a century studying Hadith, and still considering myself to be a beginner, I would like to convey some advice to all students of this important branch of Islamic studies. I would like to say to them: (a) learn Hadith for its own sake; (b) let the study of Hadith be your only major concern; (c) don't hasten to achieve a position that could only be achieved through patience and perseverance; and (d) remember that making a judgment on the authenticity of a hadith means making a choice between truth and falsehood. I conclude by asking Almighty Allah to continue to bestow His bounty and benevolence on the Kingdom and all Muslim countries, and to protect the Kingdom and guide its leader, the Custodian of the Two Holy Mosques, on the path of righteousness. I would also like to thank King Faisal International Prize for its recognition of scholarship and for continuing the humanitarian efforts of the late King Faisal Ibn Abd Al-Aziz, may Allah have mercy on him.

Best wishes and Assalamu Alaikum Warahmatullhi wabarakatuho

30۔ اسلامی فقہ اکیڈمی کی نظر میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام و مرتبہ

امین عام مجمع الفقہی الاسلامی:

فكان بذلك مرجعاً لعدد كبير من الأساتذة والشيوخ.

اسلامی فقہ اکیڈمی کے معتمد عمومی نے کہا: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ دین اسلام کی تعلیمات کے ضمن میں بہت سے اساتذہ اور شیوخ کے لئے مرجع خلائق کی حیثیت رکھتے تھے۔

31۔ شیخ محمود الطحان اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمود الطحان، شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے جیسا کہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں موجود شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتبہ میں علوم حدیث کے متن کے سرورق پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ جملہ ہے کہ "یہ میرے شاگرد ہیں۔" تاہم شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ شکایت تھی کہ وہ بعض معاملات میں ان کے اختلاف رکھتے ہیں (واللہ اعلم)

32۔ شیخ مشہور بن حسن آل سلمان کا قول

شیخ مشہور بن حسن آل سلمان نے کہا کہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلۃ الاحادیث کی 14 جلدوں کو فقہی ابواب کی ترتیب کے اعتبار سے ایک جلد میں اختصار کرنے کی کوشش کی اور کہا کہ، اس دوران میں نے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ بسا اوقات ایک ایک حدیث کے لئے چالیس سے زائد اوراق لکھا کرتے تاہم اس قدر تفصیلی مطالعہ سے عاجز طلبہ کے افادہ عام کے لئے میں نے اس کتاب کے مختصر احکامات کو ترتیب دیا ہے۔

33۔ نیز شیخ مشہور بن حسن آل سلمان کا ایک اور قول

نیز شیخ مشہور بن حسن آل سلمان نے کہا کہ: اگر ہمیں یہ پتہ چلتا کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ مملکت عمان سے باہر تشریف لے گئے ہیں تو سمجھ جاتے کہ کسی کتاب کی تصنیف پایہ تکمیل کو پہنچی ہے اور طبیعت کی بحالی کی غرض سے کئے جانے والے سیاحتی اسفار میں اپنے ہمراہ کتب رکھا کرتے اور ان کی فہارس کی تیاری کا کام مکمل فرمالیتے۔

(شیخ مشہور بن حسن آلِ سلمان، meshoor.com, fatwa: 1169)

34۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا خود کے بارے میں ایک قول

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بارے میں کہا کہ:

(فإني قد أفنيت فيه شبابي، وقيت فيه كهولتي، وأتمم به الآن شيخوختي ولقد صحح وضعف وعدل وجرح وفق المعيار النقدي الحديثى حتى سلم له أقرانه بالتفوق في هذا المركب)[3]

(Islamonline.com)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے امت مسلمہ کے لئے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نزدیک کرنے کے سلسلہ میں فرمایا: "یقینا میں نے اس علم کے لئے اپنی جوانی فدا کردی اور اسی میں اپنی ادھیڑ عمری اور اب اسی میں اپنی پیرانہ سالی کو مکمل کر رہا ہوں"

انہوں نے نقد حدیث کے معیار کے مطابق، حدیث کی تصحیح وتضعیف، اس کی جرح وتعدیل اس طرح کی کہ اس کشتی کے سوار ان کے ہم عصر علماء نے اس فن میں ان کے امتیاز کو تسلیم کر لیا۔

(Islamonline.com)

35۔ شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ کا قول

شیخ ربیع مدخلی کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو یورپ سے نکال کر مشرق کے سب سے بہترین مکتبہ "مکتبہ ظاہریہ" میں پہنچادیا جہاں انہوں نے اپنے سرمایہ عمر کے ساٹھ سال گزار کر علم حدیث کی خدمت کی اور اللہ تعالی نے آپ کو علم حدیث، علم العلل اور تفقہ فی الدین میں خوب مہارت سے نوازا تھا

---

[3] وأما الشيخ الألباني، فإنه تَجلّى منهج النقد الحديثى في مشروعه – تقريب السنة بين يدي الأمة – والذى قال عنه الشيخ "فإني قد أفنيت فيه شبابي، وقيت فيه كهولتي، وأتمم به الآن شيخوختي ولقد صحح وضعف وعدل وجرح وفق المعيار النقدي الحديثى حتى سلم له أقرانه بالتفوق في هذا المركب.

قال الشيخ ابن باز: ما رأيت تحت أديم السماء عالما بالحديث في العصر الحديث مثل العلامة محمد ناصر الدين الألباني. هو مجدد هذا العصر في ظني والله أعلم

ووصفه الشيخ ابن عثيمين: أنه ذو علم جم في الحديث، رواية و دراية، إمام في الحديث، لا نعلم أن أحدا يباريه في عصرنا اقرأ المزيد في إسلام أون لاين

: https://islamonline.net/%D9%86%D9%82%D8%AF-%D8%A7%D9%84%D8%AD%D8%AF%D9%8A%D8%AB-%D8%B9%D9%86%D8%AF-%D8%A3%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D8%B4%D8%A7%D9%83%D8%B1-%D9%88%D8%A7%D9%84%D9%85%D8%B9%D9%84%D9%85%D9%8A-%D9%88%D8%A7%D9%84%D8%A3/

اور نفس پرست ہی ان کی شان میں گستاخی کرتے ہیں,(وَلا يتكلم فيه اِلا أهل الأهواء)۔

36۔ابو اسحاق کا قول

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے کے بعد ایسا لگتا ہے کہ تاریخ کے جھروکوں سے نکل کر قرون اولی کی ایک عظیم ہستی اس بیسویں صدی میں داخل ہو چکی ہے۔

37۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامیذ کی علمی رفعت

تلامیذ کی علمی رفعت سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی رفعتوں کا اندازہ ہوتا ہے:

شیخ علامہ احسان علی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ربیع بن ہادی المدخلی، شیخ مقبل بن ہادی الوادعی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ عبد الرحمن بن خالق، شیخ مشہور بن حسن آل سلمان، شیخ محمد عید العباسی، شیخ الحوینی، شیخ علي الحلبی، شیخ حسین العوایشہ، شیخ محمد جمیل زینو، شیخ حفیظ الرحمٰن اعظمی اور شیخ ضیاء الرحمٰن اعظمی۔

38۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا دورانِ قید کارنامہ

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تین ماہ قید میں رہنے کے دوران صحیح مسلم پر تہذیب اور اختصار کا کام کیا۔

(حیاۃ البانی رحمۃ اللہ علیہ از عصام موسیٰ)

39۔لبنان کے سفر کے دوران

لبنان کے سفر کے دوران "بداية السول في تفضيل الرسول" نامی کتاب تصنیف فرمائی۔

(حیاۃ البانی رحمۃ اللہ علیہ از عصام موسیٰ)

40۔ مصطفی الزرقا کا شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث کے بارے میں سوال

مصطفی الزرقا نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کے بارے میں سوال کیا۔

(حیاۃ البانی رحمۃ اللہ علیہ از عصام موسیٰ)

41۔ وہ علمائے کرام جن سے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے استفادہ حاصل کیا

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کبار علماء کرام سے ملاقاتیں کرتے ہوئے ان کے ساتھ علمی افادہ اور استفادہ کیا کرتے تھے جیسے شیخ ابراہیم آل شیخ رحمۃ اللہ علیہ، شیخ بن باز رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابن عثیمین رحمۃ اللہ علیہ، اور مصر کے سفر میں انہوں نے محب الدین الخطیب، محمد الغزالی اور عبد الرزاق عفیفی سے ملاقاتیں کیں۔

42۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اپنے ہاتھوں سے لکھی

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سفر کے دوران کسی مکتبہ میں ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب اپنے ہاتھ سے تحریر فرمائی۔

43۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا دیگر ملکوں کا سفر

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث کی ترویج کے لئے، اسپین، اردن، لبنان، سیریا، مصر، سعودی عرب، امارات، قطر اور المغرب کا سفر کیا۔

44۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد وہدف

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا مقصد وہدف یہی تھا کہ فرمان الہی:"لقد كان لكم في رسول الله أسوة حسنة" کے مطابق سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلمانوں کی زندگیوں سے قریب تر لایا جائے۔

(حیاۃ البانی رحمۃ اللہ علیہ از عصام موسیٰ)

45۔ احیاءِ سنت کے لئے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی جد وجہد

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے احیاء کے لئے بے انتہاء جد وجہد کی جیسے رسالۃ "صلاۃ العیدین في المصلى خارج البلد هي السنة"، رسالۃ "خطبة الحاجة التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمها أصحابه" وغیرہ، اور انہوں نے ہر کتاب کے آخر میں ضعیف احادیث کا تذکرہ کیا تاکہ ان کی بنیاد پر رائج ہونے والی بدعات وخرافات کا رد ہو جائے اور شیخ کی مشہور کتاب "أحكام الجنائز وبدعها" میں بالخصوص یہ چیز نظر آئے گی۔

46۔ کم عمری میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی کارنامہ

بیس سال کی کم عمر میں شیخ الألبانی نے:

المغني عن حمل الأسفار في الأسفار في تخريج ما في الإحياء لأبي حامد الغزالي من الأخبار ،الحافظ العراقي

کی کتاب کو اپنے قلم سے لکھنا شروع کیا 2012 صفحات لکھ لئے۔

(IslamStory.com)

47۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی کتب

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہی فقاہت کو جاننا ہو تو شیخ حسین عوایشہ کی موسوعہ اور عبد العظیم بدوی، الاختیارات جمعها الشيخ الشادى، وسلسلة الهدى والنور اور خود شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی کتابوں جیسے "تمام المنة في التعليق على فقه السنة"، "إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل" اور "سلسلة الأحاديث الصحيحة" میں موجود فقہی تعلیقات کا مطالعہ ضرور کریں۔

48۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہفتہ واری مجالس کا بعد وفات لوگوں میں عام ہونا

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے ہفتہ واری مجالس بنام "مجالس علمیہ" کے درج ذیل علمی شاہکار منظر عام پر آئے:

1) التعليقات الرضية (التعلیقات الرضیۃ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب امام نواب صدیق حسن رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الروضۃ الندیہ" پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات ہیں)۔
2) تمام المنة(تمام المنۃ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب شیخ سید سابق رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "فقہ السنۃ" پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات ہیں)
3) تخريج الحلال والحرام از الشیخ یوسف القرضاوی(شیخ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "الحلال والحرام" پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تخریج کا کام کیا ہے)
4) الترغيب والترهيب حافظ منذری۔(امام منذری رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصحیح اور تضعیف کا کام کیا)
5) رياض الصالحين۔(امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ریاض الصالحین پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہترین کاوش فرمائی ہے)
6) الأدب المفرد (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الادب المفرد پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زبردست کام کیا)

(بحوالہ: حیاۃ الالبانی، از: الشیبانی)

49۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے لئے ایک کارنامہ

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے نصاب تعلیم میں علم الاسانید کے ایک نئے مادہ کا اضافہ کرتے ہوئے تین سال اسی مادہ میں تدریسی خدمات انجام دیں کیونکہ قبل ازیں یونیورسٹی میں یہ علم الاسانید کا یہ مادہ مقرر نہ تھا اور شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی اسی کاوش کا یہ نتیجہ ہے کہ مدینہ یونیورسٹی میں ان دروس کے اثرات آج بھی نمایاں ہیں۔(الشیبانی)

ASK ISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

50۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے علمِ حدیث سے شیخ یوسف القرضای رحمۃ اللہ علیہ کا استفادہ

شیخ البانی کے علم حدیث سے شیخ یوسف القرضاوی استفادہ کیا کرتے تھے۔

(الشیبانی)

51۔ استاذ محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراف

استاذ محمد الغزالی نے اپنی کتاب "فقہ السیرۃ" کے دوسرے ایڈیشن میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ مجھ کو میری اس کتاب میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیقات سے کافی فائدہ ہوا، اس لئے اب یہ کتاب بہت محققانہ انداز میں منظر عام پر آنے والی ہے۔

(الشیبانی)

52۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کو ڈاکٹر عبد الکریم زیدان نے قبول کیا

عبد الکریم نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کو قبول کرتے ہوئے کہا:

قال: محدث العصر، الاستاذ محمد ناصر الدین الألبانی لاأصل له(مجموعه بحوث فقهية)میں ہے کہ: اختلاف أمتی رحمتی (لا أصل له)

ڈاکٹر عبد الکریم زیدان نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کو قبول کرتے ہوئے کہا: محدث عصر حاضر استاذ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔

53۔ شیخ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول

شیخ یوسف القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ: شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کی مشہور و معروف کتاب " صحیح الجامع "پر زبردست کام کیا ہے۔

(ثقافۃ الداعیہ از یوسف القرضاوی صفحہ نمبر:80)

54۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی انکساری

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے حافظہ سے ایک ایسے وقت کتاب "مختصر الشمائل المحمدية" تحریر فرمائی جب کہ اس وقت اس مضمون پر ان کے دسترس میں کتابیں موجود نہ تھیں، اس لئے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے غلطی کا امکان ظاہر کرتے ہوئے پیشگی معذرت کا اظہار کر لیا۔(مقدمة مختصر الشمائل)۔

55۔ حق کا اعتراف اہل علم کا خاص وصف ہے

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " مقدمة الصلاة على النبي ﷺ" کے تئیں محمود التویجری کی جانب سے پیش کردہ اخطاء کو مسترد کر دیا اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ چار مقامات کے ماسوا دیگر اخطاء کا دعوی مردود ہے، حق کا اعتراف کے ساتھ، رد علمی اہلِ علم کی شان ہے۔

56۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا حدیث کی اسانید پر طریقۂ تحقیق

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بعض مقامات پر اس بات کا اعتراف کیا کہ بسا اوقات کسی حدیث کی اسانید پر مجھ کو تفصیلی کام کرنے کا موقع میسر نہ آیا تو میں نے متقدم محدثین کے حکمِ حدیث کو نقل کرنے پر اکتفا کیا تاہم بعد ازاں موقع میسر آیا تو بعد از تحقیق ثانی ان احادیث کے تئیں میرا موقف تبدیل ہو گیا جیسے نومولود کے کان میں اذان دینے کا مسئلہ ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے السلسۃ الضعیفۃ میں ان احادیث پر رجوع فرماتے ہوئے ضعف کا حکم لگایا۔ اس سے آپ کی امانت داری ثابت ہوتی ہے۔

57۔ استاذ ڈاکٹر شریف حاتم بن عارف العونی کا قول

استاذ ڈاکٹر شریف حاتم بن عارف العونی نے کہا کہ: انہوں نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تخریج کردہ کتاب " صحیح الجامع " سے استفادہ کیا ہے۔

58۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کا دورِ حاضر کے دو بڑے فتنوں پر لگام

نصب المجانیق نامی کتاب کے ذریعہ اور السلسلۃ الضعیفہ کے ذریعہ دو بڑے فتنے ختم ہوئے، 1۔ سلمان رشدی کی کتاب پر رد اور 2۔ ایک فیلم پر رد۔

"نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق" نامی رسالہ سے رد کیا اور قصہ غرانیق کی جس موضوع حدیث سے سلمان رشدی نے اپنی لعنتی کتاب "شیطانی آیات" میں استدلال کیا تھا اس کی بنیاد ہلادی شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

نوٹ: دہلی اور سکندرآباد کے ایک پروگرام میں الاستاذ شیخ صلاح الدین مقبول احمد حفظہ اللہ، صدر کی حیثیت سے موجود تھے اور کمشنر آف پولیس بھی خصوصیت کے ساتھ موجود تھے دونوں کی نگرانی میں مجھے ایک گھنٹہ بیان کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک فلم بنائی گئی تھی اس فلم میں من گھڑت احادیث کی بنیاد پر اسلام پر گھناؤنے الزامات لگائے گئے اور رکیک حملے کئے گئے تھے، چنانچہ میں نے اس فلم کے رد میں شیخ البانی کی تحقیقات سے استفادہ کیا اور من گھڑت الزامات کے پرخچے اڑادیئے، اسی فلم کی بنیاد پر میڈیا نے اسلام پر دہشت گردی کا الزام بھی عائد کیا تھا لہذا فلم اور میڈیا دونوں کے رد میں میں نے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات سے استفادہ کیا فلم اور میڈیا دونوں پر بڑی آسانی سے رد پیش کیا اور اسلام کا امن کا پیغام لوگوں کے سامنے رکھ دیا چنانچہ کمشنر آف پولیس نے مجھے داد تحسین سے نوازا حتی کہ شیخ نے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے میرے لئے اپنے لیٹر ہیڈ پر دعائیہ کلمات لکھے اور میرے لئے تزکیہ لکھا اور تشجیع کی کہ بیان بہت علمی اور مدلل تھا جزاہ اللہ خراً۔

59۔ تحقیق اور تخریج میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت ومشقت کی ایک مثال

حدیث کی تصحیح وتضعیف میں تساہلی برتنے کا طعنہ دینے والوں پر رد یہ ہے کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت کا اندازہ لگائیے کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے خود اپنی محنت کا نقشہ کھینچا ہے، محدث العصر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: کبھی ایک حدیث کی تصحیح وتضعیف کا حکم تلاش کرنے کے لئے مجھ کو کئی کئی گھنٹے اور کبھی کئی کئی دن صرف ہوجایا کرتے تھے بلکہ کبھی تو ایک حدیث کی تحقیق وتخریج کے سلسلہ میں ایک ایک ہفتہ گزر جاتا تھا۔

60۔ کتب حدیث کی رسائی پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی وسعت

کتب پر جو اطلاع تھی، وسعت کے ساتھ اس باب میں شیخ الألبانی آگے تھے ابنِ حجر اور ابنِ تیمیہ سے[4]۔(شیخ ربیع المدخلی)بل من قرون ما أحد وصل إلى ما وصل إليه الشيخ الألباني ،بل أنا أرى في الإطِّلاع أنه ما لحقه لا ابن تيمية ولا ابن حجر في الإطلاع على الكتب ، الحفظ يحفظون أكثر منه، لكن الاطلاع والبحث والتشمير عن ساعد الجد في البحث لا نظير له هذا الرجل .

شیخ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے فرمایا کہ: علم حدیث میں جس عروج پر صدیوں میں کوئی فائز نہ ہو سکا، اس مرتبہ پر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ فائز ہوئے بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کو ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کتابوں کی علم و آگہی تھی، ہاں یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حفظ میں مرتبہ رکھتے تھے لیکن مطالعہ، تحقیق اور اس راہ میں صبر و استقامت کے ساتھ سخت جدوجہد کرنے میں ہم کو اس جیسی ہستی نہیں ملتی اور حدیث پر لکھنے والے ہر شخص کو حاجت ہے ان سے استفادہ کی ان شاء اللہ۔ مجھے الحمد للہ 5 سال، (ETV urdu) پر 250 سے زیادہ پروگرام کے مواقع ملے اللہ کے فضل سے، اور 5

---

[4] سئل شيخنا العلامة ربيع بن هادي المدخلي حفظه الله تعالى:

◆ هل الشيخ الألباني هو رأس أهل الحديث في هذا العصر؟

✍ فأجاب حفظه الله تعالى:

والله؛ هذا يُسلِّم به الشيخ ابن باز وابن عثيمين والعلماء الذين عاشروه سألوهم بهذا أنه في الحديث لا يُلحق لا يلحق أبداً ، بل من قرون ما أحد وصل إلى ما وصل إليه الشيخ الألباني

بل أنا أرى في الإطِّلاع أنه ما لحقه لا ابن تيمية ولا ابن حجر في الإطلاع على الكتب الحفظ يحفظون أكثر منه، لكن الاطلاع والبحث والتشمير عن ساعد الجد في البحث لا نظير له هذا الرجل .

وقدّم مكتبة للإسلام تعجز الدول ومؤسساتها عن تقديم هذا القدر وكل من يكتب في الحديث الآن عالة على هذا الرجل .

وظُلم هذا الرجل وما عرف حقه العرب، رجلٌ ينقله الله من قلب أوروبا ويحطه في المكتبة الظاهرية أحسن مكتبة في الشرق ويعكف فيها ستين سنة ويقدِّم هذه الجهود العظيمة، ماذا لقي منّا؟

مع الأسف لا يعرف الفضل لأهله إلا ذووه أما العلماء فعرفوا له بالفضل واعترفوا له به ابن باز ابن عثيمين وغيرهم من علماء الإسلام، وعلماء الهند والباكستان والمغرب العربي وغيرها عرفوا منزلة هذا الرجل وماذا قدّم للأمة في العقيدة والمنهج وفي خدمة سنة رسول الله عليه الصلاة والسلام، فرحمه الله و جزاه عن دين الله وسنة نبيه عليه الصلاة والسلام خير ما جازى العاملين ولمن خدموا سنة رسول الله ودينه .

((مجلس يوم ١٤٢٦/٠١/٢٦هـ)

https://www.aldafiri.com/albani-muhadith/

سال زی سلام پر 400 بیانات اور 10 سال شارجہ ٹی پر مواقع ملے اس دوران مجھے اسلام سے متعلق کئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے آسانی ملی علمی وحدیثی تحقیقات ومعارف شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ سے الحمدللہ۔

61۔ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایک مشتشرق کا قول

میرے عزیز دوست جو انگلینڈ کے ہیں جن کا نام ہے شیخ ذوالفقار المدنی حفظہ اللہ انھون نے ایک مستشرق کا قول بیان کیا کہ اس نے افسوس کا اظہار کیا کہ ،ایک شخص نے پانی پھیر دیا انکی محنتوں پر اور وہ ہے شیخ البانی(وہ 60 ہزار کتب جو مستشرقین نے اسلام پر لکھی شیخ البانی نے انکی بنیاد ہلادی ،اب اگر کوئی مستشرقین کی کتب کی بنیاد پر اسلام پر اعتراض کرتا ہے تو مسلمان کا بچہ بھی بڑی آسانی سے جواب دیتا ہے ضعفہ الالبانی)

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

9- عربی کے کچھ اقتباسات اور شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی 100 رواۃ پر محنت کی ایک جھلک اور نمونہ

A-فتوى[5] شيخ بن باز عن الالبانى

الأربعاء ١٩ / ذو الحجة / ١٤٤٥

فتاوى الجامع الكبير تقييم منهج الألباني في التصحيح والتضعيف للأحاديث

تقييم منهج الألباني في التصحيح والتضعيف للأحاديث

السؤال:

ما رأيكم في المحدث ناصر الألباني، وهل هو فقيه؟ وهل نأخذ بجميع ما يقول في تضعيف، وتصحيح الأحاديث؟

الجواب:

الشيخ ناصر الدين الألباني من خيرة العلماء، ومن أفاضل العلماء، ورجل علامة معروف عندنا بالخير، والاستقامة، ورجل عقيدة، ولكن لا يجوز الأخذ بكل ما قال لا، غلط، من يقول: إن أحدًا من الناس يؤخذ بكل ما قال، حتى شيخ الإسلام ابن تيمية الذي هو من أكبر العلماءلا يؤخذ بكل ما قال، وإنما يؤخذ بما وافق الدليل، ورجح بالدليل، وقامت عليه الحجة، أما من اتضح أنه غلط فيه، أو أخطأ فيه؛ فلا .

لكنه علامة، وكتاباته جيدة، وغالب ما يتكلم فيه صحيح، وجيد، ولكن قد يغلط في بعض الأشياء، وقد يخطئ في بعض الأشياء مثل غيره من الناس، ما من عالم إلا وله أخطاء، حتى الأئمة الأربعة: مالك، وأبو حنيفة، والشافعي، ما سلموا من الغلط، وأحمد بن حنبل، وسفيان الثوري، والأوزاعي، وغيرهم، كل واحد منهم له أغلاط معروفة. . . لا يجوز الأخذ بها، فكل عالم له أغلاط، وله أخطاء، لكن طالب العلم يتأمل ما قاله هو، وغيره، فما وافق الدليل؛ أخذه، وما خالف الحق؛ تركه، والعامي يسأل أهل العلم عما أشكل عليه .

[5] https://binbaz.org.sa/fatwas/2212/%D8%AA%D9%82%D9%8A%D9%8A%D9%85-%D9%85%D9%86%D9%87%D8%AC-%D8%A7%D9%84%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%A7%D9%86%D9%8A-%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B5%D8%AD%D9%8A%D8%AD-%D9%88%D8%A7%D9%84%D8%AA%D8%B6%D8%B9%D9%8A%D9%81-%D9%84%D9%84%D8%A7%D8%AD%D8%A7%D8%AF%D9%8A%D8%AB

أمّا قولهم : متساهل في التصحيح (اجاب الشيخ انور الدبوبي)

فهذا أمر نسبي يختلف من بحسب الناس، فمن كان متشدداً يرى غيره متساهلاً، ومن كان متساهلاً يرى غيره متشدداً، والمرجع في معرفة الحقيقة الى الاستقراء والسبر للحال، ومقارنته بغيره

وجملة المسائل التي ينسب فيها الألباني- رحمه الله- الى التساهل:

1) تحسين الحديث الضعيف بتعدد الطرق
2) قبول حديث الراوي مجهول الحال، واعتماد توثيق ابن حبان
3) تعديله لبعض الرواة الضعفاء

كل أنواع الحديث الضعيف تقبل الاعتبار والانجبار، وتترقى بتعدد الطرق، الا الحديث الذي في سنده راوٍ كذَّاب وضَّاع، وحديث المتهم بالكذب، وحديث الراوي الذي في مرتبة الترك(كمن ساء حفظه جداً)، والحديث الشاذ، والحديث المنكر وقبول حديث الراوي مجهول الحال، واعتماد توثيق ابن حبان ، هذه من المسائل التي نسبت للألباني-رحمه الله- دون دليل صحيح عليها ! اذا الواقع ان الشيخ ردَّ في أكثر من موضع على من يعتمد توثيق ابن حبان، ووصفه بالتساهل !

وقد عقد الألباني- رحمه الله في مقدمة كتابه(تمام المنة)ص٢٠-٢٦ القاعدة الخامسة وعنوانها" عدم الاعتماد على توثيق ابن حبان"

ومسألة تعديله لبعض الرواة الضعفاء، فهذه دعوى،اذ لا يستطيعون أن يأتوا براوٍ واحد أجمع على ضعفه، وجاء الألباني- رحمه الله-وعدَّله هكذا !

الملاحظه : منقول من تلاميذ الالبانى

أمّا قولهم متناقض في أحكامه على الحديث

فهذا جهل أو تجاهل لحقيقة الوضع، فاعلم أخي- حفظك الله-أن من ا لبديهيات عند أهل السنّة والجماعة أن العصمة لا تثبت لأحد من هذه الأمة غير نبي الله

– صلى الله عليه وسلم– ، ونحن–ولله الحمد والمنّة– على هذا الأصل، فلا نثبت العصمة للألباني– رحمه الله– كما لا نثبتها لغيره من أهل العلم

لكن هل مجرد حصول الخطأ والتناقض من العالم مُسقط له؟ ، وسالب عنه وصف العلم؟ لا أظن أحداً منصفاً بله عالماً يقول بذلك!

نعم من كثر غلطه، وغلب خطؤه على صوابه، سقط الاحتجاج به، وسلب عنه وصف الضبط

اذا تقرر هذا فاعلم أن جميع الأحاديث التي نسب فيها الألباني– رحمه الله– الى التناقض في أحكامه عليها، لا تؤثر بحمد الله تعالى في الثقة به وبعلمه، عند المنصف بله العالم، اذ نسبة الأحاديث التي ذكر فيها تناقض الألباني الى الأحاديث التي خرّجها الشيخ ولم ينسب فيها الى التناقض قليلة لا يلتفت اليها، اذ هي لا تكدر بحر علمه ، والماء اذا بلغ القلتين لم يحمل الخبث، ونسبة التناقض دعوة حاقدة، وتدليس خبيث في أغلبها، ولا يسلم عند التحقيق منها الا القليل والقليل جداً فهي لا تخرج عن الأحوال التالية:

1) احاديث تغير حكم الشيخ عليها بعد ظهور حيثيات جديده لم يعلم بها
2) أحاديث حكم عليها بالنظر الى طريق، ثم وقف على طريق آخر
3) أحاديث حكم عليها بناء على الراجح في حال الرّاوي عنده، ثم تجدد اجتهاده في حال الراوي، فتغير الحكم ٤–أحاديث لم يتبيَّن فيها علة، ثم ظهرت له بعد
4) أحاديث لم يعلم وجود متابع لهاأو شاهد، ثم علمه بعد

وأحيلك اخي القارىء الى كتاب" الأنوار الكاشفة لتناقضات الخساف الزائفة، وكشف ما فيها من الزيغ والتحريف والمجازفة"

الملاحظه : منقول من تلاميذ الالبانى

أمّا قولهم: لا يهتم بنقد المتن

فهذه دعوى كما يقال لها قرون وباطلة لا أساس لها، والواقع في كتب الشيخ- رحمه الله- ينقضهاولذا سأسوق فقط حديثا يبيّن نقد الألباني- رحمه الله- للمتن بعد نقده للسندفمن ذلك الحديث الثاني في" سلسلة الحاديث الضعيفة"(من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزدد من الله الا بعدا) فبعد التعليق على سند الحديث تطرَّق الشيخ -رحمه الله-الى المتن قائلا:

وأمّا متن الحديث فانه لا يصح، لأن ظاهره يشمل من صلى صلاة بشروطها وأركانها بحيث ان الشرع يحكم عليها بالصحة،وان كان هذا المصلي لا يزال يرتكب بعض المعاصي، فكيف يكون بسببها لا يزداد بهذه الصلاة الا بعداً؟هذا مما لا يعقل ولا تشهد له الشريعة. . .الخ كلامه اه.

وبهذا انتهى مقصدنا والحمد لله الذي بنعمته تتم الصالحات

انور الدبوبي انور الدبوبي

الملاحظه : منقول من تلاميذ الالبانى

B-الكتب التي فهرسها الإمام المحدث الألباني رحمه الله تعالى[6]

1 – معجم الطبراني الصغير:

قال العلامة الألباني – رحمه الله – في (تحذير الساجد) (ص ٣٣):

)وليس هذا في " المعجم " وأنا أخبر الناس به والحمد لله فإني خدمته ورتبته على مسانيد الصحابة وخرجت احاديثه ووضعت فهرسا جامعا لأحاديثه.

وقال في (الإرواء): (٨٦ / ١)

)وعزوه إلى المعجم الصغير وهم ، قلد المؤلف فيه أبا محمد بن قدامة ، فإنه عزاه إليه أيضا فى " المغنى " (١٤٩/١) ، وأنا من أخبر الناس – والحمد لله – بهذا المعجم

[6] https://www.kulalsalafiyeen.com/vb/showthread.php?t=44659

، فإنى كنت وضعت له فهرسا جامعا لأحاديثه كما ذكرته فى " تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد " (ص ٢٧) ، لا يقال: لعله وقع الحديث فى بعض النسخ من " المعجم " لأننى أقول: لو كان كذلك لعزاه إليه بعض الحفاظ ولا سيما من كان مختصا منهم بخدمة هذا المعجم كالحافظ نور الدين الهيثمى ، فإنه لم يورده فى " مجمع الزوائد " الذى جمع فيه بين زوائد معاجم الطبرانى الثلاثة ومسند أحمد وأبى يعلى والبزار ، ولا فى " الجمع بين المعجمين الصغير والأوسط " . وكذلك لم يعزه إليه من تكلم عن هذا الحديث كالحافظ والسيوطى .(. . .

2 – معجم الطبراني الأوسط:

قال العلامة المحدث الألباني – رحمه الله – في (الضعيفة): (٤٢٦٧)

)ولم يكن في حوزتي يومئذ، ولا في متناول يدي "المعجم الأوسط" للطبراني لأرجع إليه، عى قاعدة "ومن ورد البحر استقل السواقيا"، ثم من الله علي فأكرمني بالحصول على نسخة مصورة منه، بفضل أحد الإخوة السعوديين جزاه الله خيراً، لكن فيها نقص بعض الورقات، ومع ذلك فقد رقمت أحاديثه مستعيناً بصهر لنا جزاه الله خيراً، ثم وضعت له ثلاثة فهارس:

١ –أسماء الصحابة رواة الأحاديث المرفوعة .

٢ –أسماء الصحابة رواة الآثار الموقوفة .

٣ –أسماء شيوخ الطبراني .

فبها يتيسر لي استخراج الحديث للوقوف على إسناده، مستعيناً بكتاب الهيثمي الآخر: "مجمع البحرين في زوائد المعجمين"؛ فإنه يسوق زوائدهما بأسانيدهما، فيستغنى به عن "المعجم الصغير" و "الأوسط" في أكثر الأحيان، فرجعت إلى هذا "المجمع" لأقف فيه على شيخ الطبراني كخطوة أولى للرجوع إلى "الأوسط"، ففوجئت بأنه ليس فيه، فاضطررت إلى تتبع أحاديث ابن عمر كلها في "الأوسط"

بواسطة الفهرس الأول، فلا أدري إذا كان في الورقات الساقطة من المصورة، أو أنه سقط من نظرنا، أو أن الهيثمي وهم عزوه إلى "الأوسط"؛ وهذا مما لا أستبعده؛ فقد عزاه السيوطي في "الجامع الصغير" لـ(طب) ؛ أي: "معجم الطبراني الكبير"

وقال في (الضعيفة): (٣٩٨٧)

)ولا وجدته في الفهرس الذي كنت وضعته لأسماء الصحابة في "المعجم الأوسط"، كما لم أجد فيه ذكراً لعصمة بن مالك، ولا لحديثه في فهرس أحاديثه، فالظاهر أن عزوه لـ "الأوسط" عن عبد الله بن عصمة بن فاتك، كل ذلك خطأ؛ لا أدري لعله من الناسخ أو الطابع. والله أعلم. (.

3 – مستدرك الحاكم:

قال العلامة المحدث الألباني في (الضعيفة): (١٣٦٤)

)ولم أره عند الحاكم الآن ولا بعد أن وضعت له فهرسا عاما لجميع أحاديثه وآثاره وغير ذلك وسميته " بغية الحازم في فهارس مستدرك أبي عبد الله الحاكم فلعله في بعض كتبه الأخرى

4 – السنة لابن أبي عاصم:

قال العلامة المحدث الألباني رحمه الله في (الضعيفة): (٦٣٣٦)

)وتبعه ابن عراق في "تنزيه الشريعة" (٣٧٧/١) ، وزاد فقال:

. . . "ابن أبي عاصم في (السنة)."

وهذا وهم منه، فإن كتابه هذا "السنة" كنت حققته وعلقت عليه، وخرجت أحاديثه، وطبعته في المكتب الإسلامي، ثم وضعت له فهرساً لأحاديثه المرفوعة،وآثاره الموقوفة، وليس الحديث فيه، وإنما هو في كتابه "الأوائل" (ص

.(٦٧/٧٨

5" – موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان: "

قال العلامة الألباني رحمه الله في (الضعيفة): (٦٥٠١)

)ومن المصطلح عليه عند العلماء، أن إطلاق العزو لابن حبان إنما يعني: أنه في "صحيح ابن حبان". ولا أظن أنه فيه، وذلك، لأنه على شرط الهيثمي في "موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان"، وليس فيه ! فأنا بفضل الله تعالى من أعرف الناس بأحاديثه، فقد كنت وضعت له – منذ سنتين – فهرساً لأطرافه، بإعانة بعض الأخوة، ثم جعلته قسمين: "صحيح الموارد" و "ضعيف الماورد"، كما كنت جريت عليه في "السنن الأربعة" وغيرها وهما الآن تحت الطبع. (. . .

وقال في (الصحيحة): (٢٦١٦)

وجدت للحديث مصدرا جديدا

لم أكن قد وقفت عليه من قبل، بل كان في حكم المفقود عندي، ألا وهو " المعجم الأوسط " للإمام الطبراني، فأحببت أن أعرف القراء الكرام بذلك بطريق العزو إليه، لعل أحدا منهم ممن يشاركنا في هذا العلم، ويوجد لديه فراغ من الوقت، يسعى إلى تحقيقه، وإخراجه إلى عالم المطبوعات (١) ، فإنه غزير المادة جدا، " فيه كل نفيس وعزيز ومنكر " كما قال الذهبي في ترجمته من " التذكرة ". وقد صورته الجامعة الإسلامية في المدينة المنورة، ومنها حصلت على نسخة مصورة على الورق في طريقي إلى الحج السنة الماضية (١٣٩٩) جزى الله القائمين عليها خيرا.

وأنا الآن في صدد ترقيم أحاديثه، ووضع فهارس له، وقد انتهيت منها والحمد لله، فكانت أربعة:

١ - فهرس رواتها من الصحابة على الحروف، وعددهم قرابة ستمائة، وبجانب اسم الواحد منهم أرقام أحاديثه، وبذلك يتبين المقل منهم من المكثر.

٢ - فهرس أسماء رواة الآثار من الصحابة وغيرهم وعددهم نحو الستين، وبجانب الواحد رقم أثره.

٣ -فهرس الآثار، وبجانبها أرقامها، وعددها يزيد على المئتين من أصل نحو عشرة آلاف هي مجموع أحاديث الكتاب، وسائرها مرفوعة.

٤ -أسماء شيوخ الطبراني، وعددهم قرابة الثمانمئة، وبجانب اسم أحدهم أرقام أحاديثه، وهي تساعد على معرفة المقل منهم من المكثر، وهو مفيد في غيرالمشهورين منهم. (.

---

(١)ثم طبع بعد نحو عشر سنوات من كتابة ما تقدم في عشر مجلدات دون أي تخريج أوتحقيق حديثي! . اهـ.

٦ - ثقات ابن حبان:

قال العلامة المحدث الألباني - رحمه الله - في (الصحيحة): (٢٦٩٢)

)ولا هو في " جامع فهارس الثقات " وضع الأخ حسين إبراهيم زهران، ولا في فهرسي إياه المسمى بـ " تيسير انتفاع الخلان بثقات ابن حبان "، يسر الله نشره . (. . .

وقال في (الضعيفة): (٦٦١٠)

)ولا في فهرسي "تيسير الانتفاع"، بل ولا في كتاب الهيثمي نفسه " ترتيب الثقات "! فلعله وقع له ولغيره في بعض النسخ. والله أعلم. (.

٧ - الكامل لابن عدي:

قال العلامة الألباني في (الضعيفة): (٦٢٢٧)

((تنبيه) : لقد وقع خطأ فاحش في متن هذا الحديث في الطبعات الثلاثة لـ "كامل ابن عدي" كما نبهت على ذلك في تعليقي على هذا الحديث في فهرسي لـ "الكامل " الذي أنا في صدد الانتهاء من ترتيبه وتبييضه مع تصحيح المئات إن لم أقل الألوف من الأخطاء الواقعة في طبعاته، وفي فهرسه الذي وضعه الناشر وسموه بـ "معجم الكامل" !)

c-مائة راو من تقريب التهذيب

بين الامام ابن حجر و الامام الالبانى

إتحاف الأريب

بمخالفة الإمام الألباني للحافظ العسقلاني

في بعض رواة التقريب

جمع وإعداد

طاهر بن نجم الدين بن نصر بن صالح المحسي

قدم له:

فضيلة الشيخ علي بن حسن بن عبد الحميد الحلبي الأثري

تقديم فضيلة الشيخ علي بن حسن بن عبد الحميد الحلبي الأثري

-حفظه الله تعالى ونفع بعلمه-

أمَّا بعدُ:

فقدِ اطلعْتُ على كتابِ : " إتحافُ الأَرِيب بمخالفةِ الإمامِ الألبانيّ للحافظِ العَسْقَلانيّ

في بعضِ رُواةِ التّـقْريب " ، الذي أعَدَّهُ أخونا طَاهِر نجم الدين المحسيُّ ، على منهجِ أهلِ الحديثِ ، وأصحابِ الأَثرِ – زادهُ اللهُ توفيقاً .-

والله - وحده - يعلم أن فكرة هذا الكتاب كانت تراودني منذ أكثر من عشرين

سنة! فقد رأيت بعض خصوم شيخنا الإمام الألبانيّ – رحمه الله– –وما أكثرهم!– يفتري على شيخنا – وما أكثرَ افتراءاتِهِم !– : أنه يقلد الحافظ ابن حجر العسقلاني –رحمه الله– في أحكامه على الرواة في كتابه " التقريب"، الذي هو من أنفع الكتب وأكثرها إفادةً.

وهي فريةٌ أعلم – منذ ذلك الوقت– بحكم الممارسة والنظر والمراجعة– أنها باطلةٌ نكراء ، وفاشلةٌ شنعاء . . .

ولما رأيت هذا الكتاب النافعَ –إن شاء الله –؛ زاد يقيني يقيناً ، وزادت ثقتي ثقةً فالشكر موصولٌ لأخينا طاهرٍ على هذا الجهدِ المباركِ ، والعملِ الميمونِ . .

واللهَ أسألُ أنْ يزيدَهُ عِلْمَاً وعَمَلاً وإِخْلاصاً وسُنَّةً – لي وَلَهُ .–

وآخِرُ دَعْوانا أنِ الحمدُ للهِ ربِّ العالمين.

وَكَتَبَ:

عليُّ بْنُ حَسَنِ الحَلبيُّ الأَثَرِيُّ

١٨/رمضان/١٤٢٩ هـ

مكَّة المكرَّمة.

وكتبه:

طاهر بن نجم الدين بن نصر بن صالح المحسي

مساء يوم الأربعاء ١٠ / ربيع الثاني / ١٤٢٩ ه

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

بسم الله الرحمن الرحيم

موضوع البحث

حرف الألف

1- أحمد بن جناب

بفتح الجيم تخفيف النون بن المغيرة المصيصي أبو الوليد

قال الحافظ:(صدوق) من العاشرة مات سنة ثلاثين (م د س)

قال العلامة الألباني :(ثقة)

(الإرواء) (٥ / ٣٧٨) ، و في (الجلباب) (١٩٠)

2 – أحمد بن حرب بن محمد

بن علي بن حيان بن مازن الطائي الموصلي.

قال الحافظ :(صدوق) ، من العاشرة مات سنة ثلاث وستين وله تسعون(س) .

قال العلامة الألباني :(ثقة) .

(الصحيحة) (١٩٧/٢) و (٣ / ٨٨ و ٨٩)

3- أحمد بن فرج بن سليمان

الكندي ، أبوعتبة الحمصي المعروف بالحجازي المؤذن ،

قال الحافظ :(مقبول) ، من العاشرة ، مات سنة اثنتين وسبعين ، قيل :إن النسائي روى عنه . قال العلامة الألباني :

(حمد بن الفرج هذا حمصي و يلقب بـ " الحجاري " و قد ضعفه جدا محمد بن عوف و هو حمصي أيضا فهو أدرى به من غيره ، فقال فيه : كذاب ، و ليس عنده في حديث بقية أصل ، هو فيها أكذب خلق الله ، إنما هي أحاديث وقعت له في

ظهر قرطاس كتاب صاحب حديث في أولها مكتوب : حدثنا يزيد بن عبد ربه قال : حدثنا بقية . . . ثم اتهمه بشرب الخمر في كلام له رواه الخطيب (٤ / ٣٤١) قال في آخره : فأشهد عليه بالله أنه كذاب ، و كذلك كذبه غيره من العارفين به فسقط حديثه جملة و لم يجز أن يستشهد به فكيف يحتج به ؟! . (الضعيفة) (١/ ٦٨٢)

وقال في (الصحيحة) (٢ / ٢٣٤) : (ضعيف( ) من قبل حفظه ،غير متهم في صدقه ،قال ابن عدي : (لا يحتج به ، وهو وسط) . وقال ابن أبي حاتم : (محله الصدق) .

قلت (الألباني) : فمثله يستشهد به ،ولا يحتج به ؛ خصوصا فيما خالف فيه الثقات . . .)

4 – إبراهيم بن عبد الله بن الحارث

بن حاطب الجمحي .

قال الحافظ :(صدوق) ، روى مراسيل من السابعة.

قال المحدث الألباني :

ترجمه ابن أبي حاتم (١ / ١١٠ / ١) و لم يذكر فيه جرحا و لا تعديلا ، و أورده الذهبي في "الميزان " و ساق له هذا الحديث من غرائبه ، و قال : " ما علمت فيه جرحا " .

قلت : فقد يقال فهل علمت فيه توثيقا ؟ فإن عدم الجرح لا يستلزم التوثيق كما لا يخفى ، و لذلك فالأحسن في الإفصاح عن حاله قول ابن القطان :

" لا يعرف حاله " . و أما ابن حبان فذكره في " الثقات " على قاعدته !

و اغتر به الشيخ أحمد شاكر رحمه الله فصحح إسناده في " عمدة التفسير " (١٦٨/١) . (الضعيفة) (٢ /٣٢١) . وقال في (رياض الصالحين)

(١١ –المقدمة) : قال الترمذي : حديثه حسن غريب .

كذا قال ، وهو مجهول الحال .

ووثقه ابن حبان على قاعدته . واغتر به الشيخ أحمد شاكر رحمه الله

5 – إبراهيم بن المختار

التميمي أبو إسماعيل الرازي .

قال الحافظ :(صدوق ضعيف الحفظ) ، من الثامنة يقال مات سنة اثنتين وثمانين (بخ ت ق) .

قال العلامة الألباني :إبراهيم بن المختار و هو الرازي ، روى عن جماعة من الثقات ذكرهم ابن أبي حاتم (١٣٨/١/١) ثم قال : " سألت أبي عنه : فقال : صالح الحديث و هو أحب إلي من سلمة بن الفضل ، وعلي بن مجاهد " .

(الصحيحة) (٣ / ٤٣٣) . وقال في (الصحيحة) (٣ / ج مقدمة) رادا على من ضعفه : أما الأمر الثاني ، فإني لم أعتمد على قول من جرحه لسببين :

أحدهما : أنه جرح مبهم غير مفسر .

والآخر : أنه معارض بتوثيق من وثقه ، وفيهم بعض المعروفين بالتشدد ، وهو أبو حاتم فإنه قال _ كما ذكرت هناك _:

(صالح الحديث) .

وقد عزاه الفاضل المشار إليه لأبي داود ، وهو من أوهامه ، وإنما قال فيه أبو داود :(لا بأس به) . كما في (التهذيب) .

هذا قوله ، وهو في المعنى موافق لقول أبي حاتم ، ونحوه فعل ابن حبان وابن شاهين فإنهما ذكراه في (الثقات)

6- إبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله

بن أبي ربيعة المخزومي .

قال الحافظ :(مقبول) من الثالثة (خ س ق) .

قال العلامة الألباني :

في (الضعيفة) (١٢ /٩٧٣) : " وإبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن أبي ربيعة ؛ ثقة ، أخرج له البخاري ، وذكره ابن حبان في (الثقات) (٦ / ٦) ، وقد روى عنه جماعة من الثقات ، كما في (تهذيب الكمال) (٢ ١٣٣) . فالعجب من الحافظ كيف أقر ابن القطان على قوله : (لا يعرف حاله) ؛ بل وتبعه عليه حين قال في (تقريبه) : (مقبول) ! .

وكذلك يتعجب من الذهبي ؛ لأنه بيض له في (الكاشف) ! .

وقال في (الإرواء) (٥ / ٢٢٤) .

وهذا إسناد حسن إن شاء الله تعالى رجاله ثقات معروفون غير والد إسماعيل وهو إبراهيم بن عبد الرحمن بن عبد الله بن أبي ربيعة قال ابن أبى حاتم (١ / ١ / ١١١) : " روى عنه ابناه إسماعيل وموسى والزهري وسعيد بن مسلمة بن أبي الحسام " . ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا . وذكره ابن حبان في " الثقات . وقال ابن القطان : " لا يعرف له حال " . قلت : هو تابعي وقد رواه عنه الجماعة من الثقات ثم هو إلى ذلك من رجال البخاري فالنفس تطمئن لحديثه

7- أحمد بن عبد الجبار

بن محمد العطاردي أبو عمر الكوفي .

قال الحافظ :(ضعيف) ، وسماعه للسيرة صحيح من العاشرة لم يثبت أن أبا داود أخرج له مات سنة اثنتين

قال العلامة الألباني :

أحمد بن عبد الجبار – وهو العطاردي -؛ مختلف فيه ، ولذا قال الذهبي في (الميزان) :

(حسن الحديث) .(الصحيحة) (٥ / ٥٨٧)

8– إبراهيم بن مهدي

المصيصي بغدادي الأصل .

قال الحافظ :(مقبول) من العاشرة مات سنة أربع وقيل خمس وعشرين(د)

قال الإمام الألباني :وثقه أبو حاتم

(الثمر المستطاب) (١ /١٨٥)

9- أربدة

بسكون الراء بعدها موحدة مكسورة ويقال أربد التميمي المفسر .

قال الحافظ :(صدوق) من الثالثة (د) .

قال المحدث الألباني :

قال الذهبي عقبه :

"وهو منكر" . ذكره في ترجمة (أربدة) هذا من "الميزان " ، وقال : "ما روى عنه سوى أبي إسحاق " .

وهو في ذلك تابع لشيخه الحافظ المزي في "تهذيب الكمال" ، وتبعهم الحافظ ابن حجر في "تهذيبه " ؛ فقال:

"روى عنه أبو إسحاق السبيعي وحده فيما ذكر غير واحد" .

قال هذا مع أنه ذكر رواية الطبراني هذه ؛ تبعاً للذهبي والمزي – ومنه استفدت الزيادة بين المعكوفتين – فكأنهم لم يعتدوا بها واعتبروها غير محفوظة ؛ لأن

الراوي فيها عن أربدة التميمي : المنهال بن عمرو ، وفي الطريق إليه من تكلم في حفظه – وهو : عمرو بن أبي قيس – وهذه ترجمته من "تهذيب الحافظ" : "قال أبو داود : فِي حَدِيثِه خطأ . وقال في موضع آخر : لا بأس به . وذكره ابن حبان في "الثقات" . وقال ابن شاهين في "الثقات" : قال عثمان بن أبي شيبة : لا بأس به ، كان يهم في الحديث قليلاً . وقال أبو بكر البزار في "السنن" : "مستقيم الحديث" .

قلت : فالظاهر أنهم لم يعتدوا بروايته لهذا الضعف في حفظه ؛ ولذلك قال ابن البرقي في (أربدة) هذا :"مجهول" . وذكره البرديجي في "أفراد الأسماء" . وأبو العرب الصّقلي حافظ القيروان في "الضعفاء" ؛ كما في "التهذيب" .

وأما ابن حبان فأورده في "ثقاته" (٥٢/٤) برواية أبي إسحاق وحده ، وكذا أورده العجلي في "ثقاته" أيضاً (٥٤/٥٩) ، ولا غرابة في ذلك ؛ فإنهما متساهلان في التوثيق ، كما هو معروف ، وإنما الغرابة في قول الحافظ في "التقريب" : "صدوق" !

لأن تفرد أبي إسحاق بالرواية عنه مما لا يساعد على ذلك .

وأما الذهبي فقال في "الكاشف" : "وعنه أبو إسحاق والمنهال بن عمرو" !

كذا قال ! وبيَّض له كما ترى . والصواب ما تقدم نقله عنه من "الميزان" : أنه ما روى عنه سوى أبي إسحاق ، وأن حديثه هذا منكر .

(الضعيفة) (١٣ /٦٢٣)

10- إسحاق بن الربيع

العصفري الكوفي أبو إسماعيل .

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثامنة وهو متأخر عن الذي قبله (تمييز) .

قال العلامة الألباني :

وهذا إسناد حسن ، رجاله ثقات ؛ غير العصفري ، وقد روى عنه جمع من الثقات غير القطواني ، قال الذهبي:

(ذكره ابن عدي ، وساق له حديثين غريبين ، متن الواحد (كل معروف صدقة) . رواه أحمد بن بديل ، وإسحاق صدوق إن شاء الله) .

و أقره الحافظ في (التهذيب) . و أما في (التقريب) فقال : (مقبول) .

(الصحيحة) (٦ / ١٠٤)

11 – إسحاق بن حازم

وقيل بن أبي حازم البزاز المدني.

قال الحافظ :(صدوق) ، تكلم فيه للقدر من السابعة (ق) .

قال العلامة الألباني :إسحاق بن حازم ثقة اتفاقا .

(الإرواء) (٤ / ٢٧)

12 – إسماعيل بن إبراهيم بن عبد الرحمن

بن عبد الله بن أبي ربيعة المخزومي المدني

قال الحافظ : (مقبول) ، من السادسة (س ق) .

قال العلامة الألباني :ثقة

(الإرواء) (٥ / ٢٢٤)

13 – أشعث بن شعبة

المصيصي أبو أحمد أصله من خراسان .

قال الحافظ : (مقبول) ، من الثامنة (د) .

قال المحدث الألباني :

وثقه أبو داود و ابن حبان (٨ / ١٢٩) .

و قال أبو زرعة : (لين) .

قلت : فهو وسط حسن الحديث ( ) إن شاء الله تعالى ، وقد روى عنه جمع من الثقات .

(الضعيفة) (١٤ /٥٨٢)

14 - إياس بن خليفة

البكري مكي .

قال الحافظ :(صدوق) ، من الثالثة (س) .

قال المحدث الألباني :مجهول . ونقل قول الذهبي في (الميزان) : (لا يكاد يعرف) . وقال : وسبقه إلى ذلك العقيلي فقال في (الضعفاء) (١ / ٣٣) : (مجهول في الرواية ، في حديثه وهم) .

(صحيح موارد الظمآن) (١ / ١٧٠ و ١٧١)

15 - إياس بن عامر

الغافقي بالغين المعجمة المصري .

قال الحافظ : (صدوق) ، من الثالثة (د ق) .

قال العلامة الألباني :وقال الحاكم : (صحيح) . وقد اتفقا على الاحتجاج برواته غير إياس بن عامر وهو مستقيم الإسناد) . ورده الذهبي بقوله : قلت : إياس ليس بالمعروف . قلت : وهو الذي يقتضيه علم (المصطلح) أنه غير معروف لأنه لم يرو عنه غير ابن أخيه موسى ابن أيوب ومع ذلك فإن الذهبي لم يورده في (الميزان) وقال العجلى : (لا بأس به) وذكره ابن حبان في (الثقات) وصحح له ابن خزيمة كما في (التهذيب) وقال في (تقريبه) : (صدوق) وأورده ابن

أبي حاتم (٢٨١/١/١) ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا فالأقرب عندي ما قاله فيه الذهبي . والله أعلم .

(الإرواء) (٢ / ٤١)

وقال في (ضعيف أبي داود) (٩ / ٣٣٨) : ليس بالمعروف ، . . . . و أما موسى بن أيوب ؛ فوثقه ابن معين و أبو داود وغيرهما ، وروى عنه جماعة من الثقات .

فمن عجائب الحافظ في (التقريب) أنه قال فيه : (مقبول) ! يعني : لين الحديث إلا عند المتابعة . و قال في عمه (إياس بن خليفة) : (صدوق) ! مع أنه لم يوثقه غير العجلي و ابن حبان ، ولم يرو عنه غير ابن أخيه .

فلو أن الحافظ عكس لكان أقرب إلى الصواب

16 - أيوب بن خالد بن صفوان بن أوس بن جابر الأنصاري

أيوب بن خالد بن صفوان بن أوس بن جابر الأنصاري المدني نزيل برقة ويعرف بأيوب بن خالد بن أبي أيوب الأنصاري وأبو أيوب جده لأمه عمرة .

قال الحافظ :(فيه لين) من الرابعة (م ت س) .

قال المحدث الألباني :و أما إعلال الدكتور أحمد محمد نور في تعليقه على (التاريخ) (٣ / ٥٢) للحديث بأيوب بن خالد و قوله : فيه لين . فإنما هو تقليد منه لابن حجر في تليينه إياه في (التقريب) ، و ليس بشيء ، فإنه لم يضعفه أحد سوى الأزدي ، وهو نفسه لين عند المحدثين ، فتنبه .

(الصحيحة) (٤ / ٤٥٠)

17 – أيوب بن هانيء

الكوفي .

قال الحافظ : صدوق فيه لين ، من السادسة .

قال العلامة الألباني :

وقال الحاكم :"صحيح على شرطهما" ! !

قلت : ورده الذهبي بقوله :

"قلت : أيوب بن هانىء ضعفه ابن معين" . وقال الحافظ في "التقريب" :

"صدوق فيه لين" .

قلت : لم يرو عنه غير ابن جريج . وكأنه لذلك قال ابن عدي في "الكامل" (ق ١٩/ ٢) :

"لا أعرفه" .

(الضعيفة) (١١ / ٢٢٢)

18 – أيوب بن موسى

ويقال بن محمد أبو كعب السعدي البلقاوي بفتح الموحدة وسكون اللام ثم قاف

قال الحافظ : (صدوق) ، من الثامنة (د) .

قال العلامة الألباني :

أورده الذهبي في (الميزان) فقال :

(روى عنه أبو الجماهر وحده ، و لكنه وثقه) .

قلت : وسكت عنه ابن أبي حاتم (١ / ١ / ٢٥٨) ، وقال الحافظ في

(التقريب) :

(صدوق) .

و لا يطمئن القلب لذلك ؛ لتفرد أبي الجماهر عنه ، بل هو بوصف الجهالة أولى ؛

كما تقتضيه القواعد الحديثية :

" أن الراوي لا ترتفع عنه الجهالة برواية الواحد " .

(الصحيحة) (١ / ٥٥٣)

حرف الباء

19 - بسر بن محجن الديلي

وقيل بكسر أوله والمعجمة

قال الحافظ : (صدوق) ، من الرابعة س .

قال الإمام الألباني :

بسر بن محجن ، لم يرو عنه غير زيد بن أسلم ، ولم يوثقه غير ابن حبان ، ومع ذلك قال فيه الحافظ : (صدوق) ( ) .ولعل وجهه ما تقدم عن الحاكم .

(الصحيحة) (٣ / ٣٢٥)

20- بشر بن قرة

وقيل قرة س بن بشر الكلبي الكوفي .

قال الحافظ : (صدوق) ، من السادسة (د) .

قال الإمام الألباني :بشر بن قرة ؛ لا يعرف إلا بهذه الرواية ؛ ولذلك قال الذهبي في (الميزان) :(ما روى عنه سوى أخي إسماعيل بن أبي خالد ، ويقال : قرة بن بشر . لا يدرى من ذا ؟) .

وأما الحافظ فقال في (التقريب) من عنده :

(صدوق) ! و لا نرى له وجها بعد أن عرفت جهالته ، و تفرد المجهول بالرواية عنه !! .

(ضعيف أبي داود) (١٠ / ٤٠٧)

21- بشر بن منصور الحناط

بالمهملة والنون .

قال الحافظ : (صدوق) ، من الثامنة وقيل هو الذي قبله (ق) .

قال الحافظ الألباني :

و هذا إسناد ضعيف ، مسلسل بالمجهولين ، قال أبو زرعة :

" لا أعرف أبا زيد و لا شيخه و لا بشرا " .

و قال الذهبي في أولهم :" يجهل " .

و قال في الآخرين :

" لا يدرى من هما " .

(الضعيفة) (٣ /٦٨٤) .وقال في (الظلال) (٢٢) : (مجهول كما بينته في (الضعيفة)(١٤٩٢)

22 – بكار بن عبد العزيز بن أبي بكرة

بصري يكنى أبا بكرة .

قال الحافظ :(صدوق) ، يهم من السابعة (خت د ت ق) .

قال العلامة الألباني :بكار بن عبد العزيز ضعيف ؛ قال الذهبي في (الميزان) : (قال ابن معين : ليس بشئ وقال ابن عدي : هو من جملة الضعفاء الذين يكتب حديثهم ثم قال فيه : أرجو أنه لا بأس به . وذكره العقيلي في الضعفاء) . ثم ساق له مما أنكر عليه هذا الحديث .

(الإرواء) (٢ / ٢٢٦) . وضعفه أيضا في (الضعيفة) (١ / ٦٢٦)

23 – بكر بن زرعة

الخولاني الشامي .

قال الحافظ : (مقبول) من الخامسة (ق) .

قال الإمام الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) من رواية الجراح هذا عنه ، و لم يوثقه غيره ، لكنه روى عنه إسماعيل بن عياش أيضا ؛ كما في (الجرح و التعديل)

(١ / ١ / ٣٨٦) ، و أبو المغيرة الخولاني ؛ كما في (تهذيب التهذيب) ، و قال في (التقريب) : (مقبول) .

قلت : فمثله يمكن تحسين حديثه ، أما تصحيحه فبعيد .

(الصحيحة) (٥ / ٥٧١)

24 – بكر بن سُلَيْم

(مصغرا) ، الصواف أبو سليمان الطائفي سكن المدينة .

قال الحافظ : مقبول من الثامنة (بخ ق) .

قال العلامة الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) . وقال أبو حاتم : (شيخ يكتب حديثه) .

قلت : فمثله يستشهد به .

(الصحيحة) (٤ / ٤١٥) .

و قال في (الصحيحة) (٦ / ٣٣٩) :

ذكره ابن حبان في (الثقات) (٨ /١٤٩) ، وقد روى عنه خمسة من الثقات ، فهو صدوق كما قال في (الكاشف) .

و وثقه الهيثمي بقوله (١٠ / ٢٧٤) : (بكر بن سليم ، وهو ثقة) .

وقال نحوه في (الصحيحة) (٧ / ٥١٠) .

25 – بكير بن شهاب الكوفي

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة (ت س) .

قال المحدث الألباني :وهو صدوق كما قال الذهبي في (الميزان) ، ولعل مستنده في ذلك قول أبي حاتم فيه :(شيخ) . مع ذكر ابن حبان له في (الثقات) ، وتصحيح من صحح حديثه هذا ممن ذكرنا .

و أما الحافظ فقال في (التقريب) : (مقبول) . يعني عند المتابعة ، و لم يتابع عليه كما صرح بذلك أبو نعيم في قوله السابق ، فالحديث في رأي الحافظ لين ، والأرجح أنه صحيح كما ذهب إليه الجماعة .

(الصحيحة) (٤ / ٤٩٢)

حرف التاء

26 – توبة أبو صدقة الأنصاري

مولى أنس البصري .

قال الحافظ : (مقبول) ، من الخامسة (س) .

قال العلامة الألباني :

وإسناده صحيح رجاله رجال الشيخين غير أبي صدقة هذا واسمه نوبة الأنصاري البصري أورده ابن حبان في " الثقات " (١ / ٥) وسمى أباه كيسان الباهلي وقال : " روى عنه شعبة ومطيع بن راشد " .

قلت : وذكر في الرواة عنه في " التهذيب " أبا نعيم و وكيعاً . وما أظن ذلك إلا وهماً فإنهما لم يدركاه ولا غيره من التابعين . ورواية شعبة عنه توثيق له لاسيما وقد أثنى عليه صراحة في رواية أحمد وهذه فائدة لا تجدها في كتب الرجال وقد فاتت الحافظ نفسه فإنه نقل عن الذهبي أنه . قال هو ثقة روى عنه شعبة فقال الحافظ :" يعني وروايته عنه توثيق له " . ولم . يزد على ذلك ! .

(الإرواء) (١ / ٢٨٠)

حرف الثاء

27 – ثابت الأنصاري

والد عدي قيل هو بن قيس بن الخطيم وهو جد عدي لا أبوه وقيل اسم أبيه دينار وقيل عمرو بن أخطب وقيل عبيد بن عازب

قال الحافظ : وهو (مجهول الحال) ، من الثالثة (د س ق) .

قال العلامة الألباني :كذا (أي : الحافظ) قال ، وحقه أن يقول : (مجهول) ، فقط ؛ لأنه لا يعرف إلا بابنه ؛ كما قال الذهبي ، ومجهول الحال في المصطلح : (من روى عنه اثنان فأكثر) ، فتأمل ! .

(الضعيفة) (٧ / ٣٩٢)

28 – ثعلبة بن مسلم الخثعمي الشامي

قال الحافظ : (مستور) ، من الخامسة (د فق) .

قال المحدث الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) ، وروى جمع ، فهو حسن الحديث إن شاء الله تعالى إذا لم يخالف .

(الصحيحة) (٤ / ١٧٥)

29 – ثمامة بن شراحيل اليماني

قال الحافظ : (مقبول) ، من الثالثة، ورواية النسائي له في الكبرى / د ت س

قال العلامة الألباني :أخرج أحمد (٢ / ٨٣ و ١٥٤) بإسناد حسن رجاله كلهم ثقات غير ثمامة هذا فقال الدارقطني " لا بأس به شيخ مقل " وذكره ابن حبان

في " الثقات " (١ / ٧) .

(الإرواء) (٣ / ٢٨)

30- ثواب ابن عتبة المهري

بتخفيف الواو، بفتح الميم وسكون الهاء، البصري،

قال الحافظ : (مقبول)، من السادسة. / ت ق .

قال المحدث الألباني :قد روى عنه جماعة ( )، و وثقه غير واحد من الأئمة ، فلا مبرر للتوقف عن قبول حديثه .

(المشكاة) (١ / ٤٥٢)

حرف الجيم

31 – جعدة بن هبيرة بن أبي وهب المخزومي

قال الحافظ :(صحابي صغير له رؤية) وهو بن أم هانئ بنت أبي طالب وقال العجلي تابعي ثقة (عس) .

قال العلامة الألباني :و لكنه مرسل لما عرفت من الاختلاف في صحبة جعدة، بل قد رجح الحافظ في ترجمته من "التهذيب " أنه تابعي ، و به جزم أبو حاتم الرازي .

(الضعيفة) (٤ / ٢١)

قال في (الضعيفة) (٣ / ٢٦٦) :ثم وجدت للحديث علة أخرى ، و هي الاختلاف في صحبة جعدة و هو ابن هبيرة الأشجعي ، و ترى تفصيل القول في ذلك في " تهذيب ابن حجر " و تعليق الدكتور عواد على "تهذيب المزي" (٥٦٦/٤) ، و تناقض رأي ابن حجر فيه ، ففي " التهذيب " يرجح قول أبي حاتم أنه تابعي ، و في " التقريب " يجزم بأنه صحابي صغير له رؤية ،و ليس يخفى على

طالب العلم أن هذا التناقض من مثل هذا الحافظ ما هو إلا لأنه ليس هناك دليل قاطع في صحبة جعدة هذا يرفع الخلاف ، و إن مما يؤكد ذلك أن ابن حبان نفسه الذي وثق أبا إسرائيل هذا أورد جعدة في التابعين من " ثقاته " (١١٥/٤) و قال : " يروي عن جعدة بن هبيرة ، روى عنه شعبة بن الحجاج " .

قلت : و هذا تناقض ظاهر من ابن حبان يشبه تناقض الحافظ السابق ، لأن أبا إسرائيل هذا إذا كان ثقة عنده لزمه القول بصحبة جعدة لأنه صرح في هذا الحديث بها : " سمعت النبي صلى الله عليه وسلم " و إذا كان قوله هذا ليس صحيحا يعتمد عليه ، لزمه القول بأن أبا إسرائيل ليس ثقة يعتمد عليه و هذا هو الذي يظهر لي لتفرد شعبة بالرواية عنه كما تقدم . والله أعلم .

حرف الحاء

32 - حاتم بن حريث

الطائي المحري بفتح الميم وسكون المهملة حمصي

قال الحافظ :(مقبول) ، من الرابعة د س ق .

قال المحدث الألباني :في (الصحيحة) (٢ / ١٦٧ – ١٦٨) :

وهذا سند حسن ؛ حاتم روى عنه سوى الجراح هذا معاوية بن صالح قال ابن أبي حاتم (١ / ٢ /٢٥٧) :(قال ابن معين : لا أعرفه . و سألت أبي عنه فقال : شيخ)

قال الحافظ في (التهذيب) :(و ذكره ابن حبان في (الثقات) ،و قال عثمان بن سعيد الدارمي :(ثقة) .

قال ابن عدي : (لعزة حديثه لم يعرفه ابن معين ، و أرجوا أنه لا بأس به)

قلت : فمثله حسن الحديث إن شاء الله تعالى .

33 – الحارث بن زياد الشامي

قال الحافظ :(لين الحديث) ، من الرابعة وأخطأ من زعم أن له صحبة (د س) .

قال العلامة الألباني :مجهول لم يوثقه غير ابن حبان ، و لم يذكر له راويا غير يونس هذا ، و عليه ؛ فقول الحافظ فيه : (لين الحديث) ! ليس على الجادة .

(الصحيحة) (٧ / ٢ / ٦٨٨)

34 – الحارث بن عبيد الإيادي

بكسر الهمزة بعدها تحتانية أبو قدامة البصري .

قال الحافظ :(صدوق يخطئ) ، من الثامنة (خت م د ت) .

قال المحدث الألباني :ضعيف لسوء حفظه ، وقول الشيخ أحمد شاكر: تكلم فيه بغير حجة و الراجح توثيقه ؛ فمردود، فقد قال فيه الإمام أحمد : مضطرب الحديث ، وقال أبو حاتم : ليس بالقوي ، يكتب حديثه ولا يحتج به ، وقال ابن حبان : كان ممن كثر وهمه ، حتى خرج عن جملة من يحتج بهم إذا انفرد ، ومن المقرر في (المصطلح) أن الجرح المفسر مقدم على التعديل .

وقد تبين من هذه الكلمات أن ضعفه بسبب وهمه ، ومن الغريب أته ليس هناك نقل عن إمام في توثيقه ، وأحسن ما قيل فيه قول النسائي : صالح .

أفبمثل هذا يرد نصوص الأئمة الجارحة ؟ ! .

(الطحاوية) (٣١٠ – ٣١١) وقال في (الضعيفة)

(١١ / ٢ / ٧٥٣ – ٧٥٤) :

قال الذهبي في (الكاشف) : (ليس بالقوي ، وضعفه ابن معين) .

وقال الحافظ في (التقريب) : (صدوق يخطئ) .

قلت : ولم يصرح أحد بتوثيقه .

ومع ذلك ؛ رجح الشيخ أحمد شاكر رحمه الله توثيقه ، وقد رددت عليه في (شرح الطحاوية) (ص ٣٤٨ – الطبعة السادسة)

35 – الحارث بن مسلم

في مسلم بن الحارث . وقال : مسلم بن الحارث ويقال الحارث بن مسلم التميمي .

قال الحافظ : (صحابي قليل الحديث) ، (د) .

قال الإمام الألباني :ضعيف . أخرجه الحافظ ابن حجر في " نتائج الأفكار " (١ / ١٦٢ / ١ – ٢) من طريق الحارث بن مسلم بن الحارث التميمي أن أباه حدثه قال : قال رسول الله : . ثم قال : " هذا حديث حسن ، أخرجه أبو داود ، و أبو القاسم البغوي ، و النسائي في " الكبرى " ، و الطبراني و ابن حبان في (صحيحه) " . ثم ذكر الحافظ أن بعض الرواة قلب اسم الحارث بن مسلم و أبيه ، فقال: مسلم بن الحارث عن أبيه ، ثم أخرجها . ثم قال بعد أن ذكر بعض الرواة الذين رووه على الرواية الأولى : " و رجح أبو حاتم و أبو زرعة هذه الرواية ، و صنيع ابن حبان يقتضي خلاف ذلك ، فإنه أخرج الحديث في " صحيحه " عن أبي يعلى كما أخرجته ، فكأنه ترجح عنده أن الصحابي في هذا الحديث هو الحارث بن مسلم " .

قلت : رحم الله الحافظ ، لقد شغله تحقيق القول في اسم الصحابي ، عن بيان حال ابنه الراوي عنه ، الذي هو علة الحديث عندي ، فإنه غير معروف فتحسين حديثه حينئذ ، بعيد عن قواعد هذا العلم ، و من العجيب أنه كما ذهل عن ذلك هنا ، ذهل عنه في " التقريب " أيضا ، فإنه في ترجمة الحارث بن مسلم ، أحال على مسلم بن الحارث ، فلما رجعنا إليه فإذا به يقول: " مسلم بن الحارث ، و يقال : الحارث بن مسلم التميمي ، صحابي ، قليل الحديث " . قلت: فأين ترجمة ولده

سواء أكان اسمه مسلما أو حارثا ؟ و قد جزم الحافظ في " الإصابة " بأن الراجح في اسم أبيه أنه مسلم ، و قال ابن عبد البر : " و هو الصحيح " . و كذلك صنع الحافظ في "تهذيب التهذيب " ، فلم يجعل للولد ترجمة خاصة ، و لكنه ذكره في ترجمة أبيه ، و نقل عن الدارقطني أنه مجهول ، و ذكر أنه لم يجد فيه توثيقا ، إلا ما اقتضاه صنيع ابن حبان ، حيث أخرج الحديث في " صحيحه " ، و ما رأيته إلا من روايته .

قال الحافظ : " و تصحيح مثل هذا في غاية البعد ، لكن ابن حبان على عادته في توثيق من لم يرو عنه إلا واحد ، إذا لم يكن فيما رواه ما ينكر " . و هذا معناه أن الرجل مجهول ، و هو ما صرح به الدارقطني كما في " الميزان " ، و قال أبو حاتم : " لا يعرف حاله " . كما في " الفيض" ، و مع ذلك ذكره الغماري في " كنزه " (٢٦٥) !

(الضعيفة) (٤ / ١٢٨)

36 – الحارث بن النعمان بن سالم الليثي البزاز

أبو النضر الأكفاني ، الطوسي ، نزيل بغداد .

قال الحافظ : (صدوق) ، من الثامنة .

قال الإمام الألباني :و قال ابن أبي حاتم في " العلل " (٢ / ٣٠٥) : " سألت أبي عن حديث رواه الحارث بن النعمان عن شعبة عن مسلمة بن نافع عن أخيه دويد بن نافع قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " من ادهن فلم يذكر اسم الله ادهن معه سبعون شيطانا " .

قال : الحارث بن النعمان هذا كان يفتعل الحديث ، و هذا حديث كذب ، إنما روى هذا الحديث بقية عن مسلمة بن نافع " . و هاتان فائدتان هامتان من هذا الإمام: الأولى : أن الحارث بن النعمان كان يفتعل الحديث . و هذا مما لا تراه في شيء

من كتب الرجال ، بل خفي هذا النص على الحافظ الذهبي فقال في ترجمة الحارث هذا من " الميزان " و هو : " الحارث بن النعمان بن سالم الأكفاني " قال : " صدوق " ! وأقره الحافظ في " التهذيب " و جزم به في " التقريب " . و الله أعلم .

الثانية : الشهادة على هذا الحديث بأنه كذب ، و هو حري بذلك .

الضعيفة (٢ / ١٠٦)

37 – حبيب بن أبي حبيب البجلي

بموحدة وجيم أبو عمرو البصري نزيل الكوفة .

قال الحافظ :(مقبول) ، من الرابعة وقيل يكنى أبا كشوثا بفتح الكاف بعدها معجمه مضمومة ثم واو ساكنة ثم مثلثة (ت).

قال العلامة الألباني :ثقة .

(الصحيحة) (٦ / ٣١٦) .

وقال في (المشكاة) (١ / ٣٥٩) :قال الذهبي : ما علمت به بأسا .

38 – حبيب بن أبي مليكة

النهدي بنون بعدها هاء ساكنة أبو ثور الكوفي.

قال الحافظ: (مقبول) ، من الثالثة وقيل إنه أبو ثور الأزدي ابن يصح وسيأتي في الكنى (د) .

قال المحدث الألباني :وثقه أبو زرعة وابن حبان .

(صحيح أبي داود) (٨ / ٦٥)

39 – الحر بن مسكين

أبو مسكين .

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة (س) .

قال العلامة الألباني :قال ابن معين :(ثقة) . وقال أبو حاتم : (لا بأس به) .

وذكره ابن حبان في (الثقات) (٦ / ٢٣٩) .

وخفي حاله على الحافظ ، فلم يذكر ترجمته من (التهذيب) إلا ما ذكره ابن حبان ، ففاته أنه روى عنه جماعة من الثقات ، وتوثيق ابن معين وأبي حاتم إياه ! ولذلك قال في (التقريب):(مقبول) ! . . . فتنبه .

(الصحيحة) (٧ / ٣ / ١٤٣١) .

وقال في (الصحيحة) (٧ / ٣ / ١٤٣٤) :(ثقة)

40– حريش بن سليم

أو بن أبي حريش الجعفي أو الثقفي الكوفي أبو سعيد

قال الحافظ :(مقبول) ، من السابعة (د س) .

قال المحدث الألباني :وهذا إسناد حسن ؛ و الحريش بن سليم ؛ قال أبو داود الطيالسي :(ثقة)

وذكره ابن حبان في (الثقات) . وقال ابن معين :(ليس بشيء) .

وبالجملة ؛ فالإسناد عندي حسن .

(صحيح أبي داود) (٥ / ١٣٦) .

41- الحسن بن حبيب بن ندبة

بفتح النون والدال الموحد ة التميمي وقيل غير ذلك البصري الكوسج .

قال الحافظ :(لا بأس به) ، من التاسعة مات سنة سبع وتسعين ومائة (قد س) .

قال المحدث الألباني :

(ثقة) ، كما قال الذهبي في (الكاشف) .

(الصحيحة) (٦ / ٦٨٩)

42- الحسن بن يحيى الخشني

بمعجمتين مضمومة ثم مفتوحة ثم نون الدمشقي البلاطي أصله من خراسان .

قال الحافظ :(صدوق كثير الغلط) ، من الثامنة مات بعد التسعين (مد ق) .

قال العلامة الألباني :قال البوصيري في " الزوائد " (٢ / ١٣٨) : هذا إسناد ضعيف عمر بن قيس هو المعروف بمندل ضعفه أحمد و ابن معين و الفلاس و أبو زرعة و البخاري و أبو حاتم و أبو داود و النسائي وغيرهم، و الحسن أيضا ضعيف

قلت : بل هما متروكان ، فالأول قال فيه أحمد : أحاديثه بواطيل ، و الحسن قال فيه النسائي: ليس بثقة ، و قال الدارقطني : متروك ، و قال ابن حبان : منكر الحديث جدا يروي عن الثقات ما لا أصل له ، ثم ساق له حديثا قال فيه : إنه موضوع و سأذكره عقب هذا إن شاء الله تعالى .

(الضعيفة) (١ / ٣٥٩) .

وقال :والخشني هذا متروك كما تقدم في الحديث قبله ، و من طريقه ذكره ابن الجوزي في "الموضوعات" (٣ / ٢٣٩) و (١ / ٣٠٣) من رواية

ابن حبان في "المجروحين" (١ / ٢٣٥) عنه ، ثم قال يعني ابن حبان : باطل و الخشني منكر الحديث جدا يروي عن الثقات ما لا أصل له . . . . و أما السيوطي

فخالفهم جميعا ! فتعقب ابن الجوزي ، في " اللآليء"

(١ / ٢٨٥) قائلا: قلت : هذا الحديث أخرجه الطبراني و أبو نعيم في " الحلية " و له شواهد يرتقي بها إلى درجة الحسن ، و الخشني من رجال ابن ماجه ، ضعفه الأكثر ، و لم ينسب إلى وضع و لا كذب، و قال دحيم : لا بأس به ، و قال أبو حاتم : صدوق سيء الحفظ ، و قال ابن عدي : تحتمل رواياته ، و من هذا حاله لا يحكم على حديثه بالوضع .

قلت : قد علمت مما نقلناه في الحديث السابق (رقم ١٩٨) عن أئمة الجرح و التعديل أن هذا الرجل أعني الحسن بن يحيى الخشني متروك ، منكر الحديث ، و لا يلزم منه أن يكون ممن يتعمد الكذب ، بل قد يقع منه ذلك لكثرة غفلته وشدة سوء حفظه ، فلا يرد على هذا قول السيوطي : إنه لم ينسب إلى وضع و لا كذب ، إن كان يقصد به الوضع و الكذب مطلقا ، و إلا فعبارة ابن حبان المتقدمة : يروي عن الثقات ما لا أصل له ، ظاهرة في نسبة الكذب إليه ، و لا سيما بعد حكمه على حديثه الذي نحن بصدد الكلام عليه بأنه موضوع ، و لكن عبارته هذه لا تفيد اتهامه بأنه يضع قصدا ؛ فتأمل .

ثم إن ما نقله السيوطي عن ابن عدي يوهم أن روايات هذا الرجل كلها تحتمل ، و هذا ما لم يقصد إليه ابن عدي ، فإن الحافظ ابن حجر بعد أن نقل عبارة ابن عدي السابقة عقبها بقوله : قلت : قال ذلك بعد أن ساق له عدة مناكير و قال : هذا أنكر ما رأيت له ، و هذا في " كامل ابن عدي " (١ / ٩٠) فجزى الله ابن حجر خيرا حيث كشف لنا بهذه الكلمة عن حقيقة قصد ابن عدي من عبارته المتقدمة ، و منه يتبين أن ابن عدي من جملة المضعفين للخشني ، فلا يجوز حشر ابن عدي في جملة الموثقين له كما فعل السيوطي عفا الله عنا و عنه ، و سيأتي له نحو هذا الخطأ في الحديث .

ثم لو سلمنا أنه وثقه مثل " دحيم " ، فلا قيمة تذكر لهذا التوثيق إذا ما استحضرنا القاعدة التي تقول : إن الجرح المفسر مقدم على التعديل .

ثم وجدت ما يؤيد الذي ذهبت إليه مما فهمته من عبارة ابن حبان المنقولة آنفا و هو أن الرجل قد يكذب بدون قصد منه ، فإن نصها بتمامها في" ضعفائه"(١ / ٢٣٥) : منكر الحديث جدا ، و يروي عن الثقات ما لا أصل له ، و عن المتقنين ما لا يتابع عليه ، و قد سمعت ابن جوصاء يوثقه و يحكيه عن أبي زرعة ،و كان رجلا صالحا يحدث من حفظه ، كثير الوهم فيما يرويه ، حتى فحشت المناكير في أخباره التي يرويها عن الثقات ، حتى يسبق إلى القلب أنه كان المتعمد لها ،فلذلك استحق الترك ، فهذا نص في أنه كان لا يتعمد الكذب ، و إنما يقع ذلك منه وهما ، فهو على كل حال ساقط الاعتبار ضعيف جدا ، فحديثه قد يحكم عليه بالوضع لأدنى شبهة .

(الضعيفة) (١ / ٣٦٠)

43 – الحسين بن يزيد بن يحيى الطحان

الأنصاري الكوفي .

قال الحافظ :(لين الحديث) ، من العاشرة مات سنة أربع وأربعين (د ت) .

قال العلامة الألباني :وهذا إسناد حسن ، رجاله كلهم ثقات رجال الشيخين ؛ غير حسين بن يزيد الكوفي ؛ قال ابن أبي حاتم (١ / ٢ / ٦٧) عن أبيه :

(لين الحديث) ! ، وذكره ابن حبان في (الثقات) .

قلت : روى عنه جمع من الثقات الحفاظ ، منهم أبو زرعة ، وهو لا يروي إلا عن ثقة .

(صحيح أبي داود) (٥ / ٦٣)

44 – حكيم الأثرم البصري

قال الحافظ :(فيه لين) ،من السادسة .

قال المحدث الألباني :

وهذا إسناد صحيح فإن أبا تميمة اسمه طريف بن مجالد وهو ثقة من رجال البخاري وحكيم الأثرم وإن قال البخاري لا يتابع في حديثه يعنى هذا فلا يضره ذلك لأنه ثقة كما قال ابن أبى شيبة عن ابن المدينى . وكذا قال الآجري عن أبى داود . وقال النسائي : ليس به بأس . وذكره ابن حبان في (الثقات) (٤ / ٦١) وسماه حكيم بن حكيم . ونقل المناوي عن الحافظ العراقي أنه قال في (أماليه) :(حديث صحيح) ، وعن الذهبي أنه قال : (إسناده قوي) .

(الإرواء) (٧ / ٦٩)

45 – حمزة بن صهيب

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثالثة (ق)

قال العلامة الألباني :لم يوثقه غير ابن حبان ، وما روى عنه إلا اثنان ، لكنه تابعي ، فيمكن تحسين حديثه .

(الصحيحة) (١ / ١١٠)

46 – حمزة بن محمد بن حمزة بن عمرو الأسلمي

قال الحافظ :(مجهول الحال) ، من السادسة (د) .

قال المحدث الألباني :هذا إسناد ضعيف لجهالة حمزة بن محمد، والراوي عنه محمد بن عبد المجيد .

فالأول قال فيه الذهبي : (ليس بمشهور ؛ روى عنه محمد بن عبد المجيد بن

سهيل وحده في الصيام ، ضعفه ابن حزم). وقال الحافظ في (التهذيب) : (وقال ابن القطان :مجهول ، ولم أر للمتقدمين فيه كلاما) ، وقال في (التقريب):(مجهول الحال) .

قلت : ولعل لفظة : (الحال) زيادة من بعض النساخ ، وإلا ؛ فهي خطأ ؛ لأن مجهول الحال : من روى عنه اثنان فأكثر ، وهذا لم يرو عنه غير واحد كما رأيت

(ضعيف أبي داود) (١٠ / ٢٧٦)

حرف الخاء

47 – خارجة بن الصلت

البرجمي بضم الموحدة وسكون الراء وضم الجيم الكوفي.

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثالثة (د س).

قال الإمام الألباني :روى عنه مع الشعبي عبد الأعلى بن الحكم الكلبي ، وذكره ابن حبان في (الثقات) ، لكن قال ابن أبي خيثمة :

(إذا روى الشعبي عن رجل وسماه فهو ثقة ، يحتج بحديثه) .ذكره الحافظ في (التهذيب) وأقره ، وكأنه لذلك قال الذهبي في(الكاشف):(ثقة) .

(الصحيحة) (٥ / ٤٥)

48 – خالد بن دهقان

القرشي مولاهم أبو المغيرة الدمشقي.

قال الحافظ :(مقبول) ، من السابعة (د) .

قال العلامة الألباني :وقول الحافظ في خالد هذا : (مقبول) قصور منه ، فإنه ثقة ، وثقه ابن معين وغيره ؛ كما ذكره هو نفسه في (التهذيب)

(الصحيحة) (٢ / ٣٨)

49 – خالد بن عبد الله بن حسين

الأموي مولاهم الدمشقي وقد ينسب لجده .

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثالثة (د س ق) .

قال العلامة الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) ، وروى عنه ثقتان آخران، وقال البخاري :(سمع أبا هريرة)؛ كما في (التهذيب)

(الصحيحة) (٧ / ١ / ٢٥)

50– خالد بن أبي عمران التجيبي

أبو عمر قاضي إفريقية فقيه .

قال الحافظ :(صدوق) ، من الخامسة مات سنة خمس ويقال تسع وعشرين (م د ت س).

قال المحدث الألباني :وهذا إسناد صحيح كما قال الحافظ في (النكت على ابن الصلاح)

(٢/٧٣٢-٧٣٣)،ورجاله كلهم ثقات رجال مسلم .

وقول المعلق عليه صاحبنا الفاضل الدكتور ربيع بن هادي :

(الحق أن يقال : إن إسناده حسن) !

لا وجه له عندي ؛ لأنه قائم أو مبني على قول الحافظ في خالد بن أبي عمران هذا في (التقريب): (صدوق) .

فإن هذا لا يستلزم التحسين فقط ، ما دام أنه أخرج له مسلم في (صحيحه) ، وقد وثقه ابن سعد والعجلي و ابن حبان ، وقال أبو حاتم :

(لا بأس به) . وقال ابن يونس :

(كان فقيه أهل المغرب ، ومفتي أهل مصر والمغرب ، وكان يقال : إنه مستجاب الدعوة) . ولذا قال الذهبي في (السير) (٥ / ٣٧٨) :

(وكان فقيه أهل المغرب ، ثقة ثبتا، صالحا ربّا ّ ّ ّ ّ ّ ّنيا)

51- خطاب بن القاسم

الحراني قاضيها ،

قال الحافظ :(ثقة اختلط قبل موته) من الثامنة (د س) .

قال المحدث الألباني :وقال الحافظ في (التقريب) :

(ثقة ، اختلط قبل موته) .

قلت : جزمه باختلاطه غير جيد ، ولم يذكره أحد به غير أبي زرعة ؛ كما سبق ، ولكنه لم يجزم به ، بل أشار إلى عدم ثبوت ذلك فيه بقوله : (يقال . . .) ؛ فإنه من صيغ التمريض؛ كما هو معلوم .

(الصحيحة) (١ /٢/ ٨٦٣)

52- خلف بن أيوب العامري

أبو سعيد البلخي فقيه أهل الرأي

قال الحافظ : (ضعفه يحيى بن معين) ورمي بالإرجاء من التاسعة مات سنة خمس عشرة (ت) .

قال العلامة الألباني :ولم تطمئن نفسي لجرح هذا الرجل ؛ لأنه جرح غير مفسر ، . . . و الذي أراه أن الرجل وسط ، أو على الأقل مستور ؛ لأن الجرح فيه لم يثبت ؛ كما أنه لم يوثق من موثوق بتوثيقه ، وفي قول الخليلي المتقدم ما يؤيد الذي رأيت .

(الصحيحة) (١ / ٥٦١ -٥٦٢ -٥٦٣)

53 – خلاد بن السائب بن خلاد بن سويد الخزرجي

قال الحافظ :(ثقة) ، من الثالثة ووهم من زعم أنه صحابي (ع) .

قال الإمام الألباني :وهذا التوثيق من الحافظ اجتهاد منه ، وكأن وجهه أنه تابعي روى عنه جماعة من الثقات ، ولم يجرح ، وإلا فهو لم يحك في (التهذيب) توثيقه عن أحد ، بل نقل عن العجلي أنه قال :(ما نعرفه)

(الضعيفة) (٩ / ٢١١) .

حرف الدال

54 – دويد بن نافع

الأموي مولاهم أبو عيسى الشامي نزل مصر.

قال الحافظ :(مقبول) ، وكان يرسل من السادسة وقيل أوله غدا (د س ق)

قال المحدث الألباني :و دويد ، و هو ابن نافع . قال الحافظ : " مقبول " .

كذا قال ، و فيه نظر ، فقد روى عنه جمع ، منهم الليث بن سعد ، و وثقه الذهلي و غيره ، و قال ابن حبان : " مستقيم الحديث " . و كذا قال الذهبي .

(الضعيفة) (٤ / ٤٠٥)

وقال في (صحيح أبي داود) (٢ / ٣١١) :

وهو ثقة عند الذهلي و العجلي . وقال أبو حاتم :

(شيخ) . وقال ابن حبان : (مستقيم الحديث إذا كان دونه ثقة)

55 – داود السراج

الثقفي المصري.

قال الحافظ : (مقبول) من الثالثة (س) .

قال العلامة الألباني :مجهول .

(الترغيب والترهيب) (ص ٨٠٦).

حرف الراء

56 – ربيعة بن سليم

أو بن أبي سليم أو بزيادة نون التجيبي أبو مرزوق أو أبو عبد الرحمن .

قال الحافظ :(مقبول) من السابعة (ت) .

قال العلامة الألباني :ربيعة بن سليم وربيعة هو أبو مرزوق التجيبي قال الحافظ في (الأسماء) من (التقريب) :(مقبول) . وقال في (الكنى)( ): (ثقة) .

قلت : وثقه ابن حبان وروى عنه جماعة من الثقات فهو حسن الحديث إن شاء الله تعالى .

(الإرواء) (٧ / ٢١٣)

57 – ربيعة بن ناجد

الأزدي الكوفي يقال هو أخو أبي صادق الراوي عنه .

قال الحافظ : (ثقة) ، من الثانية (س ق) .

قال المحدث الألباني :قال في (الخلاصة) : (روى عنه أبو صادق الأزدي فقط) ولم يذكر فيه جرحا ولا تعديلا . وقال الذهبي في (الميزان) :

(لا يكاد يعرف) . وأما الحافظ فقال في (التقريب) :إنه (ثقة) .

وما أدري عمدته في ذلك ، وما أراه إلا وهماً منه رحمه الله تعالى .

(الصحيحة) (٢ / ٢٧٤) .وقال في (الضعيفة) (١٠ / ٤٠٠):

وقول الحافظ فيه :(ثقة) !

إنما عمدته توثيق ابن حبان و العجلي إياه ، ولا يخفى ما فيه ؛ مع أنهم لم يذكروا

له راويا غير أبي صادق هذا .

58 – رجاء الأنصاري الكوفي

قال الحافظ:مقبول من السادسة (د ق) .

قال الشيخ الألباني :مجهول ، كما أشار إلى ذلك الذهبي بقوله :

(ما روى عنه سوى الأعمش) .

(التعليق على صحيح ابن خزيمة) (١ / ٦٠٣) و (الصحيحة)(٤ / ٣٠٢)

59 – ريحان بن يزيدالعامري

قال الحافظ : مقبول من الثالثة (د ت) .

قال المحدث الألباني :وقال صاحب " التنقيح " : " وريحان بن يزيد قال أبو حاتم : شيخ مجهول ووثقه ابن معين . وقال ابن حبان : كان أعرابيا صدوقا " . قلت : وفي " التقريب " : " مقبول " .

(الإرواء) (٣ / ٣٨٢)

حرف الزاي

60– الزبير بن جنادة

الهجري بفتح الهاء والجيم الكوفي .

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة (ت) .

قال الإمام الألباني :قول الذهبي في (الزبير بن جنادة) من (المغني) :

(فيه جهالة) ! وإشارته إلى تمريض توثيق ابن حبان بقوله في ترجمته من (الكاشف) : (وثق) ! ومثله قول الحافظ في (التقريب) :

(مقبول) ! أن ذلك كله مرجوح عندي لتوثيق ابن معين للزبير هذا ، وبخاصة لما رأيت الذهبي نفسه قد خطأ من قال : (فيه جهالة) ؛ يعني ابن الجوزي ،فكأنه كان اتبعه في قوله هذا ، فلما تبين له خطؤه رجع عنه ؛ فكأنه أصابه ما أصابني !.

(الصحيحة) (٧ / ٣ / ١٤٢٥) . وقال في (صحيح موارد الظمآن) (١ / ٤٦ – ٤٧) :

فقد روى عنه أربعة من الثقات ، ووثقه غير ابن حبان ، فقد قال ابن الجنيد في (سؤالات ابن معين) (ص ١١٨) :(سألت يحيى عن الزبير بن جنادة ؟ فقال : شيخ خراساني ثقة ، يحدث عنه أبو تميلة ، وأبو الحسين العكلي) .

ووثقه الحاكم أيضا .

61- زفر بن وثيمة

بفتح أوله وكسر المثلثة بن مالك بن أوس بن الحدثان النصري الدمشقي

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثالثة (د) .

قال المحدث الألباني :قال الذهبي في (الميزان) : (قلت : قد وثقه ابن معين و دحيم)

(الصحيحة) (٣ / ٢٠)

62- زهير بن الأقمر أبو كثير

قال الحافظ في (الكنى) :أبو كثير الزبيدي بالتصغير الكوفي اسمه زهير بن الأقمر وقيل عبد الله بن مالك وقيل جمهان أو الحارث بن جمهان .

و قال:(مقبول)،من الثالثة وقيل إن زهير بن الأقمر غير عبد الله بن مالك فالله أعلم (عخ د ت س) .

قال العلامة الألباني :قال الذهبي : (ما حدث عنه سوى عبد الله بن الحارث الزبيدي ، وثقه العجلي و النسائي) .

(الصحيحة) (٣ / ٢٦١) و (الإرواء) (٧ / ٢١٠)

63 – زيد بن عطاء بن السائب الكوفي الثقفي

قال الحافظ :(مقبول) من السابعة (ت س) .

قال المحدث الألباني :إسناده حسن ، رجاله ثقات معروفون غير زيد هذا قال أبو حاتم :

(ليس بالمعروف) . و ذكره ابن حبان في (الثقات) وقد روى عنه جمع .

(الصحيحة) (٣ / ٧٨١)

حرف السين

64 – سابق بن ناجية

قال الحافظ : (مقبول) ، من السادسة (د س ق) .

قال الشيخ الألباني :قال الذهبي في (الميزان) : (ما روى عنه سوى هاشم بن بلال) .

قلت : وهو أبو عقيل ؛ كما سبق ، فهو مجهول العين ، وقد كنت قلت في تعليقي على (الكلم الطيب) (ص ٣٤ – الطبعة الثانية) : إنه مجهول الحال ؛ فقد رجعت عنه ، ولعل السبب في ذلك أنني اعتمدت يومئذ على قول الحافظ في (التقريب) : إنه مقبول !ولم أرجع إلى ترجمته في (التهذيب) لأتبين أنه لم يرو سوى هاشم هذا ، فتنبه ! .

(الضعيفة) (١١ /١ / ٢٩ – ٣٠)

65 – سالم بن دينار

أو بن راشد أبو جميع القزاز البصري

قال الحافظ :(مقبول) ، من الثامنة (د) .

قال الإمام الألباني :أخرجه أبو داود (٤١٠٦) وعنه البيهقي (٧ / ٩٥) من طريق أبي جميع سالم بن دينار عن ثابت عن أنس به . قلت : وإسناده صحيح رجاله ثقات وأبو جميع وثقه ابن معين وغيره وقال أحمد : أرجو أن لا يكون به بأس فقول الحافظ في " التقريب " : " مقبول " مما لا وجه له عندي بعد توثيق( ) من ذكرنا إياه ورواية جماعة من الثقات عنه .

(الإرواء) (٦ / ٢٠٦)

66 – سالم بن عبد الواحد

المرادي الأنعمي بضم المهملة أبو العلاء الكوفي

قال الحافظ :(مقبول) ، وكان شيعيا من السادسة (ت) .

قال العلامة الألباني :وهذا إسناد حسن رجاله ثقات رجال مسلم غير سالم أبي العلاء وهو مقبول الحديث كما قال الطحاوي ، ووثقه ابن حبان و العجلي ، وقال ابن معين : ضعيف الحديث . وقال أبو حاتم : يكتب حديثه .

(الصحيحة) (٣ / ٢٣٥)

67 – سالم بن عتبة

بن عويم بن ساعدة الأنصاري المدني ويقال اسم أبيه عبد الله أو عبد الرحمن

قال الحافظ :(مقبول) من السادسة (ق) .

قال المحدث الألباني :قال الحافظ في (التقريب) : (مقبول) .

والأولى أن يقال فيه : مجهول . فإنه لا يعرف إلا في هذا الإسناد ، ولم يوثقه أحد

(الضعيفة) (٧ / ٣٥)

68 – السائب بن حبيش

بمهملة وموحدة ومعجمة مصغر الكلاعي بفتح الكاف الحمصي

قال الحافظ :(مقبول) من السادسة (د س) .

قال العلامة الألبانيوهذا إسناد حسن ، رجاله ثقات رجال الصحيح ؛ غير السائب بن حبيش ، وهو الكلاعي الحمصي ، وقد وثقه العجلي وابن حبان . وقال الدارقطني : (صالح الحديث من أهل الشام ، لا أعلم حدث عنه غير زائدة) .

قلت : وقال الحاكم بعد أن أخرج الحديث :

(وقد عرف من مذهب زائدة أنه لا يحدث إلا عن الثقات) . ووافقه الذهبي

وهذه فائدة لا تجدها في كتب الرجال ؛ فينبغي أن تقيد .

وهذا وقد ذكر في (التهذيب) راويا آخر عنه ؛ وهو حفص بن عمر بن رواحة الحلبي .

(صحيح أبي داود) (٣ / ٥٩)

69 – سبيع بن خالد

ويقال خالد بن سبيع ويقال خالد بن خالد اليشكري البصري

قال الحافظ :مقبول من الثانية (د) .

قال المحدث الألباني :وهو ثقة ؛ وثقه ابن حبان والعجلي ، وروى عنه جمع من الثقات ، فقول الحافظ فيه : (مقبول) غير مقبول ، ولذلك لما قال الحاكم عقب الحديث :(صحيح الإسناد) ، وافقه الذهبي .

(الصحيحة) (٦ / ٥٤٣)

70- سحامة

بمهملتين مفتوحتين وتثقيل بن عبد الله أو ابن عبد الرحمن الأصم البصري أو الواسطي.

قال الحافظ :(مقبول) ، من الخامسة (بخ) .

قال العلامة الألباني :وهذا إسناد حسن ، رجاله ثقات رجال البخاري غير سحامة هذا ، ذكره ابن حبان في (الثقات) وقد روى جمع من الثقات . وقال الحافظ : (مقبول) .

وهذا في رأي تقصير ، وعهدي به يقول في مثله في كثير من الأحيان : (صدوق) ، وهذا هو الأولى ، لأنه موثق .

(الصحيحة) (٥ / ١٢٩)

71- سحيم

بمهملتين مصغر المدني مولى بني زهرة.

قال الحافظ :(مقبول) من الثالثة (س) .

قال المحدث الألباني :وثقه ابن عمار وابن حبان .

(الصحيحة) (٥ / ٥٥٨)

72 - سعد بن سعيد بن قيس بن عمرو الأنصاري أخو يحيى

قال الحافظ : (صدوق سيء الحفظ) ، من الرابعة مات سنة إحدى وأربعين (خت م ٤) .

قال الشيخ الألباني :(حسن الحديث)

(الصحيحة) (٦ / ٢ / ٧٤٦)

73- سعيد بن حسان حجازي

قال الحافظ :(مقبول) ، من الرابعة (د ق) .

قال الشيخ الألباني :لم يوثقه غير ابن حبان ، وقد روى عنه أيضا إبراهيم بن نافع الصائغ . فمثله قد يحسن حديثه؛ لاسيما في الشواهد والمتابعات .

(صحيح أبي داود) (٦ / ١٦٥)

74 - سعيد بن حيان

التيمي الكوفي والد يحيى

قال الحافظ :(وثقه العجلي) ، من الثالثة (د ت) .

قال المحدث الألباني :أورده الذهبي في (الميزان) وقال : (لا يكاد يعرف) .

وأما الحافظ ، فقال في (التقريب) :

(ووثقه العجلي) !

قلت : وهو من المعروفين بالتساهل في التوثيق ، ولذلك لم يتبن الحافظ توثيقه ، وإلا لجزم به فقال : (ثقة) كما هي عادته فيمن يراه ثقة ، فأشار إلى أنه هذا ليس كذلك عنده ، بأن حكى توثيق العجلي له . . . فتنبه .

(الإرواء) (٥ / ٢٨٨ – ٢٨٩) . وقال في (الضعيفة) (١ / ٣٣٤) : قال الذهبي : لا يكاد يعرف . وقال ابن القطان : إنه مجهول . مع أن ابن حبان والعجلي وثقاه !

فكأنهما لم يعتدا بتوثيقهما كما فعل الذهبي في (الميزان) على ما بينته في (تيسير الانتفاع)

75 – سعيد بن زيادالشيباني المكي

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة أيضا (د س) .

قال العلامة الألباني :

إسناده صحيح ، وسعيد هذا هو ابن زياد الشيباني المكي ، وثقه ابن معين والعجلي وابن حبان وغيرهم( ) ، وروى عنه جمع .

(الصحيحة) (٦ / ١ / ١١٤)

76 – سعيد بن زياد

المؤذن المدني مولى جهينة

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة أيضا (س) .

قال المحدث الألباني :وهذا إسناد حسن ، رجاله ثقات مشهورون ؛ غير سعيد بن زياد المؤذن ؛ فوثقه ابن حبان وحده ، ولكن روى عنه جمع من الثقات .

(صحيح أبي داود) (١ / ١٨١)

77 – سعيد بن سعيد

التغلبي بمثناة ومعجمة الكوفي أبو الصباح

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة (س) .

قال العلامة الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) (٦ / ٣٦٤) ، ولكن وقع فيه (. . ابن أبي سعيد الثعلبي) ! هو خطأ كما بينت في (تيسير الانتفاع) ، وقد تبين من هذا التخريج أنه روى عنه ثلاثة من الثقات، وهم: وكيع ، و أبو أسامة ، ومحمد بن ربيعة الكلابي ، فهو حسن الحديث إن شاء الله تعالى ، وهذا الثالث منهم لم يذكر في (التهذيبين) ؛ فيستدرك عليهما ، والله الموفق .

(الصحيحة) (٧ / ٢/ ١٠٨٤)

78 – سعيد بن سلمة المخزومي من آل بن الأزرق

قال الحافظ : (وثقه النسائي) ، من السادسة .

قال العلامة الألباني :وهذا إسناد صحيح ، رجاله ثقات رجال الشيخين ؛ غير سعيد بن سلمة وشيخه المغيرة بن أبي بردة ؛ وهما ثقتان ؛ وثقهما النسائي وابن حبان.

(صحيح أبي داود) (١ / ١٤٥)

79 – سعيد بن عبد الرحمن بن عبد الله

الزبيدي بضم الزاي أبو شيبة الكوفي قاضي الري

قال الحافظ :(مقبول) ، من السادسة مات سنة ست وخمسين (س).

قال الإمام الألباني :وأبو شيبة ؛ هو سعيد بن عبد الرحمن الزبيدي الكوفي قاضي الري ، وثقه ابن معين وأبو داود وابن حبان (٦/ ٣٦٥) وقول البخاري فيه : "لا يتابع في حديثه" ليس جرحاً مبيناً ، وقد يعني به حديثاً معيناً فلا يضره ، فقول الحافظ فيه : "مقبول" ، تقصير ظاهر .

(الضعيفة) (٩ / ٤٥٧)

80– سعيد بن عمير بن نيار

نيار بكسر النون بعدها تحتانية وقيل بين عمير ونيار عقبة

قال الحافظ :(مقبول) من الرابعة (سي).

قال المحدث الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) (٤/٢٨٧ و ٢٨٨) ، وقال

يعقوب بن سفيان في (المعرفة)(٣/ ١٠١):

(لا بأس به) .

وروى عنه جمع من الثقات ، وراجع له (تهذيب المزي) والتعليق عليه (١١ / ٢٥ – ٢٧) .

(الصحيحة) (٧ / ٢ / ١٠٨٣ – ١٠٨٤)

81- سعيد القيسي

قال الحافظ :(مقبول) ، من الرابعة (بخ) .

قال الشيخ الألباني :مجهول .

(ضعيف الأدب المفرد) (ص ١٩)

82- سلم بن سلام أبو المسيب الواسطي

قال الحافظ :(مقبول) ، من التاسعة (فق) .

قال العلامة الألباني :روى عنه جمع غفير سماهم الحافظ المزي في (التهذيب) ، فيهم جماعة من الثقات ، فهو على شرط ابن حبان ؛ فلا أدري لم لم يورده في (الثقات) ؟! وقال الحافظ فيه : (مقبول) !

وحقه أن يقول : (صدوق) ، كما فهمنا من تخريجاتهم وكثير من ممارستنا لأقوالهم في بعض التراجم .

(الصحيحة) (٧ / ٢ / ٩٩١)

83- سلمان بن سمير

المهملة مصغر الألهاني بفتح الهمزة الشامي ويقال سليمان

قال الحافظ : (مقبول) ، من الثالثة (بخ) .

قال العلامة الألباني :مجهول

(ضعيف الأدب المفرد) (٥٧)

84 – سلمة الليثي مولاهم المدني

قال الحافظ :(لين الحديث) ، من الثالثة (د ق) .

قال العلامة الألباني :وحقه أن يقول في أبيه : إنه مجهول ؛ لأنه لم يذكر له في (التهذيب) راويا غير ابنه ، بل ختم ترجمته فيه بقوله :

(لا يعرف) ، وهو الذي جزم به الذهبي في (الميزان) .

(الضعيفة) (١١ / ٢/ ٨٢٥)

85 – سليمان بن أرقم البصري أبو معاذ

قال الحافظ :(ضعيف) ، من السابعة (د ت س) .

قال المحدث الألباني :وإسناده ضعيف جدا ؛ وفيه علتان :

الانقطاع بين أبي معاذ البصري فإنه لم يدرك عليا – واسمه : سليمان بن أرقم – ، وضعفه الشديد في شخصه ، قال البخاري في (التاريخ)

(٢ / ٢/ ٢) :

(روى عن الحسن والزهري ، تركوه ، كنيته أبو معاذ) .

ولذا قال الذهبي في (الكاشف) : (متروك) .

وأما الحافظ فاقتصر في (التقريب) على قوله فيه : (ضعيف) !

ولذلك تعجب منه أخونا الفاضل (علي رضا) في تعليقه على (صفة الجنة) لأبي نعيم (٢ / ١٢٩) ، وهو محق ، ولكنه غفل عن الانقطاع الذي ذكرته .

(الضعيفة) (١٤ / ١ / ٥٠٠)

86 – سليمان بن خارجة بن زيد بن ثابت الأنصاري المدني

قال الحافظ :مقبول من السادسة (تم) .

قال الشيخ الألباني :مجهول كما يشير إلى ذلك الذهبي في (الميزان) : (وثق ، ما علمت روى عنه سوى الوليد شيخ الليث) .

(الشمائل) (ص ١٨٠)

87 – سهل بن صالح بن حكيم الأنطاكي أبو سعيد البزار

قال الحافظ : (صدوق) ، من الحادية عشرة (د س) .

قال المحدث الألباني :ثقة كما قال أبو حاتم وغيره.

(الإرواء) (٢ / ١٨٤)

٨٨ – سويد بن غفلة

بفتح المعجمة والفاء أبو أمية الجعفي

قال الحافظ : (مخضرم من كبار التابعين) ، قدم المدينة يوم دفن النبي صلى الله عليه وسلم وكان مسلما في حياته ثم نزل الكوفة ومات سنة ثمانين وله مائة وثلاثون سنة (ع) .

قال الشيخ الألباني :(ثقة).

(صحيح ابن خزيمة) (١٧٦)

89 – سيارأبو حمزة الكوفي

قال الحافظ : (مقبول) ، من الخامسة ووقع في الإسناد عن سيار أبي الحكم عن طارق والصواب عن سيار أبي حمزة (بخ د ت ق) .

قال العلامة الألباني :ذكره ابن حبان في (الثقات) ، وروى عنه جمع من الثقات (الصحيحة) (٤ / ٣٩٢) . وقال في (الصحيحة) (٦ / ٤٢١) :

لم يوثقه غير ابن حبان ، وروى عنه جمع من الثقات فحديثه حسن .

وقال في (الصحيحة) (٦ / ١ / ٦٧٧ – ٦٨٠) :(ثقة)

حرف الشين

90– شاذ بن يحيى الواسطي

قال الحافظ : (مقبول) ، من العاشرة (ل) .

قال المحدث الألباني :وهذا إسناد جيد ، شاذ بن يحيى روى عنه جمع من الثقات ، وذكره أحمد بخير ( ) .

(مختصر العلو) (ص ١٦٨)

91– شبث

بفتح أوله الموحدة ثم مثلثة بن ربعي التميمي اليربوعي أبو عبد القدوس الكوفي .

قال الحافظ : (مخضرم) ، كان مؤذن سجاح ثم أسلم ثم كان ممن أعان على عثمان ثم صحب عليا ثم صار من الخوارج عليه ثم تاب فحضر قتل الحسين ثم كان ممن طلب بدم الحسين مع المختار ثم ولي شرطة الكوفة ثم حضر قتل المختار ومات بكار في حدود الثمانين (د س) .

قال العلامة الألباني :هذا إسناد ضعيف ،رجاله ثقات ؛ غير شبث بن ربعي ؛ ذكره البخاري في (الضعفاء) ، وقال :(روى عنه محمد بن كعب ، لا يصح ، ولا نعلمه سمع من شبث) .

ولم يذكروا عنه راويا آخر سوى سليمان التيمي ؛ فهو غير مشهور .

وقد ذكره ابن حبان في (الثقات) ؛ ولكنه وصفه بأنه يخطىء .

وهذا أدق وأصح من قول أبي حاتم فيه (٢ / ١ / ٣٨٨) :

(حديثه مستقيم ، لا أعلم به بأسا) ! .

(الضعيفة) (١١ / ٥٠٨)

92- شرحبيل بن مسلم بن حامد الخولاني الشامي

قال الحافظ :صدوق فيه لين من الثالثة (د ت ق).

قال العلامة الألباني :فيه كلام لا يضر ، فقد قال الطبراني في (مسند الشاميين) تحت عنوان (ما أسند شرحبيل بن مسلم بن حامد الخولاني) سمعت عبد الله بن نمير يقول : سمعت أبي يقول : من ثقات المسلمين) .

ووثقه ابن نمير والعجلي وابن حبان (٤ / ٣٦٣)

وضعفه ابن معين وحده ، فقول الحافظ : في (التقريب) :

(صدوق فيه لين) . فيه لين !

(الصحيحة) (٥ / ٣٤٠)

93- شعيب بياع الطيالسة بصري

قال الحافظ : (لا بأس به) ، يقال اسم أبيه بيان من السابعة (د) .

قال الإمام الألباني :هو عندي مستور ، وإن قال الحافظ في (التقريب) :

(لا بأس به) ؛ فإن هذا إنما قاله أبو زرعة في شعيب السمان ؛ كما ذكره الحافظ

نفسه في (التهذيب) ، وذهب إلى أنه غير صاحب الترجمة ، وبذلك يشعر صنيع ابن أبي حاتم ؛ فإنه فرّق بينهما ، ولم أر أحدا ممّن يوثق به قد عدّله .

(الصحيحة) (١/ ٤٦٩)

94- شعيب بن صفوان بن الربيع

الثقفي أبو يحيى الكوفي الكاتب

قال الحافظ : (مقبول) ، من السابعة (م تم س) .

قال المحدث الألباني :قال فيه أحمد :

(لا بأس به ، وهو صحيح الحديث) . وقال أبو حاتم :

(يكتب حديثه ، ولا يحتج به) . وذكره ابن حبان في (الثقات) وقال :

(وكان ربما أخطأ) .

قلت : فهو حسن الحديث إذا لم يخالف ( ) .

(الصحيحة) (٣ / ١٨١)

95- شمير بن عبد المدان اليمامي

قال الحافظ : (مقبول) من الثالثة (د ت س) .

قال الشيخ الألباني :(مجهول) .

(صحيح أبي داود) (٨ / ٣٨٩)

96 - شيبة بن الأحنف الأوزاعي أبو النضر الشامي

قال الحافظ : (مقبول) ، من السابعة (ق) .

قال العلامة الألباني :وقد روى عنه غير الوليد بن مسلم : محمد بن شعيب بن

شابور ، وهشام أبو عبد الله صاحب الصدقة .

وقد ذكره أبو زرعة الدمشقي في نفر ذوي إسناد وعلم .

وذكره ابن حبان في (الثقات) .

فمثله لا يقل عن الحسن ؛ لا سيما أنه لم يرو شيئا منكرا .

(أصل صفة الصلاة) (٢ / ٦٤٣)

حرف الصاد

97 - صالح بن رستم

المزني مولاهم أبو عامر الخزاز بمعجمات البصري .

قال الحافظ : (صدوق كثير الخطأ) ، من السادسة مات سنة اثنتين وخمسين (خت م) .

قال العلامة الألباني :قال الذهبي في (الضعفاء) :

(وثقه أبو داود . وقال ابن معين : ضعيف الحديث . وقال أحمد : صالح الحديث).

وهذا هو الذي اعتمده في (الميزان) ، فقال :

(وأبو عامر الخزاز حديثه لعله يبلغ خمسين حديثا ، وهو كما قال أحمد : صالح الحديث) .

قلت : فهو حسن الحديث إن شاء الله تعالى ؛ فقد قال ابن عدي :

(وهو عندي لا بأس به ، ولم أر له حديثا منكرا جدا) .

وأما الحافظ ؛ فقال في (التقريب) :

(صدوق كثير الخطأ) .

وهذا ميل منه إلى تضعيفه .

(الصحيحة) (١ / ٤٢٥)

98 - صالح بن خوات بن صالح بن خوات

حفيد الذي قبله

قال الحافظ : (مقبول) ، من الثامنة (بخ) .

قال المحدث الألباني :

إسناده حسن ؛ صالح بن خوات روى عنه جماعة ، وذكره ابن حبان في (الثقات) .

(الصحيحة) (٢ / ٢٩٣)

99 - صالح بن خيوان

بفتح المعجمة ويقال بالمهملة السبئي بفتح المهملة والموحدة مقصورا ويقال الخولاني .

قال الحافظ : (وثقه العجلي) ، من الرابعة (د) .

قال العلامة الألباني :وثقه العجلي وابن حبان مع أنه ما روى عنه سوى بكر هذا ؛ كما صرح به الذهبي في (الميزان) ، ولذلك قال عبد الحق الأزدي : (لا يحتج به) .

وعاب ذلك عليه ابن القطان وصحح حديثه .

قلت : والقواعد العلمية تشهد لما قاله الأزدي .

(الثمر المستطاب) (٢ / ٧٠٦)

100- صالح بن سهيل

النخعي أبو أحمد الكوفي مولى بن أبي زائدة

قال الحافظ : (مقبول) من كبار الحادية عشرة (د) .

قال العلامة الألباني :ثقة ؛ وثقه ابن حبان ، وأبو زرعة بروايته عنه ؛ فإنه لا يروي إلا عن ثقة ، وقد روى عنه جمع ، ووقع في (التقريب) :(سهل) مكبرا ! وهو خطأ ( )، كقوله فيه :

(مقبول) ؛ فإنه غير مقبول منه بعد توثيق من ذكرنا .

(صحيح أبي داود) (٨ / ٣٥)

101- صالح بن أبي عريب

بفتح المهملة وكسر الراء وآخره موحدة واسمه قليب بالقاف والموحدة مصغرا .

قال الحافظ : (مقبول) ، من السادسة (د س ق).

قال المحدث الألباني :صالح بن أبي عريب قال ابن منده : (مصري مشهور) .

وقال ابن القطان : (لا يعرف حاله ولا يعرف من روى عنه غير عبد الحميد بن جعفر " قال الذهبي : " قلت : بلى روى عنه حيوة بن شريح والليث وابن لهيعة وغيرهم له أحاديث وثقه ابن حبان " قلت : فهو حسن الحديث إن شاء الله تعالى (الإرواء) (٣ / ١٥٠) .

وقال في (الصحيحة) (٣ / ٣٣) :

وهذا إسناد حسن ، رجاله ثقات غير صالح هذا ، روى عنه جمع من الثقات ، منهم الليث بن سعد ، ووثقه ابن حبان( ) (٦ / ٤٥٧)، وقال في (صحيح أبي داود) (٤٣٩/٨) :

ذكره ابن حبان في (الثقات) (٤٥٧/٦) من رواية عبد الحميد بن جعفر هذا عنه ، فادعى ابن القطان أنه لا يعرف إلا به !

فردّه الذهبي في (الميزان) ، والحافظ في (التهذيب) بأنه روى عنه جمع آخر من الثقات . ولذلك قال الذهبي في (الكاشف) : (ثقة) .

وقصّر الحافظ ، فقال فيه : (مقبول) !

فجرى على العادة فيمن تفرد ابن حبان بتوثيقه ! وليس ذلك بالأمر المطّرد ؛ كما حققته في (تمام المنة) (ص ١٩٧ –٢٠٧)

102– صالح بياع الأكسية

قال الحافظ : (مقبول) ، من السابعة (بخ) .

قال الشيخ الألباني :(مجهول)

(ضعيف الأدب المفرد) (٥٧)

103– صخر بن إسحاق مولى بني غفار حجازي

قال الحافظ : (لين) ، من السادسة (د) .

قال المحدث الألباني :

مجهول كما أشار إلى ذلك الذهبي بقوله :

(تفرد عنه أبو الغصن ثابت بن قيس) .

وقول الحافظ : (لين) ؛ مما لم أر له فيه سلفا ، ومن قاعدته أن يقول في مثله : (مجهول) ، أو : (مقبول) .

والمقبول عنده من المرتبة السادسة وهي :

(من ليس له من الحديث إلا القليل، ولم يثبت فيه ما يترك حديثه من أجله، وإليه الإشارة بلفظ: مقبول، حيث يتابع، وإلا فلين الحديث).؛فلعله في هذه أطلق على صخر هذا أنه لين ( ).

يعني :حيث لا يتابع .

(ضعيف أبي داود) (١٠ / ١١٠) . وقال في (مشكلة الفقر) (٤٣) بعد أن نقل كلام الذهبي :وعلى هذا فهو مجهول .

فقول الحافظ في (التقريب) : (لين) ! ليس كما ينبغي ، لأنه يعني أنه معروف ولكن بالضعف ، مع أن أحدا لم يصفه بذلك .

104- صخر بن عبد الله بن حرملة المدلجي حجازي

قال الحافظ : (مقبول) ، غلط بن الجوزي فنقل عن بن عدي أنه اتهمه وإنما المتهم صخر بن عبد الله الحاجبي (ت) .

قال العلامة الألباني :قال الحاكم :

(صحيح على شرط الشيخين) . وتعقبه الذهبي بقوله :

(قلت : صخر صدوق ، ولم يخرجا له) .

قلت : وثقه العجلي وابن حبان ، وقال النسائي :

" صالح " .

ولم يرو عنه غير بكر بن مضر، فهو حسن الحديث .

(الصحيحة) (٤ / ١٢٥)

حرف الضاد

105 - الضحاك بن حمرة

بضم المهملة وبالراء الأملوكي بضم الهمزة الواسطي .

قال الحافظ : (ضعيف) ، من السادسة (ت) .

قال العلامة الألباني :سعيد بن يحيى الحميري صدوق وسط كما في (التقريب) ونحوه الضحاك بن حمرة ، فقد اختلفوا فيه ما بين موثق ومضعف( ) ، وحسن الترمذي حديثه ، فالإسناد حسن إن شاء الله تعالى .

(الصحيحة) (٤ / ٥٦٨)

106 – ضرار

بكسر أوله مخففا بن صرد بضم المهملة وفتح الراء التيمي أبو نعيم الطحان الكوفي.

قال الحافظ : (صدوق له أوهام وخطأ) ورمي بالتشيع وكان عارفا بالفرائض من العاشرة مات سنة تسع وعشرين (عخ) .

قال المحدث الألباني :قال البخاري والنسائي : (متروك) . وكذبه ابن معين .

(الضعيفة) (٥ / ١٨٥) .وقال في (الصحيحة) (٤ / ٦٣١) :

قال الحافظ في (زوائد البزار) :

(ضعيف جدا) .

وتساهل في (التقريب) فقال : (صدوق له أوهام وخطأ) .

وفي (الصحيحة) (٥ / ٤٣٧) قال :

متروك الحديث ، كما قال البخاري والنسائي ، وضعفه غيرهما ، إلا أن أبا حاتم قال فيه : (صدوق ، صاحب قرآن وفرائض ، يكتب حديثه ولا يحتج به) .

قلت : لخص الحافظ ذلك بقوله : (صدوق له أوهام) .

ولا يخفى ما فيه من التساهل .

107– ضمرة بن ربيعة

الفلسطيني أبو عبد الله أصله دمشقي

قال الحافظ :(صدوق يهم قليلاً) من التاسعة مات سنة اثنتين ومائتين (بخ) .

قال المحدث الألباني :(ثقة) .

(الصحيحة) (٥ / ٤٦) و (الإرواء) (٦ / ١٧٠)

10 شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیفات اور تحقیقات کی فہرست

(السلسلة الصحيحه اور السلسله الضعيفة اور سنن اربعہ کی تصحیح وتضعیف کے علاوہ)

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے

مؤلفات، تحقیقات، تخریجات، تعلیقات، ردود، اور مقالات

(1)-صحيح الأدب المفرد

الكتاب: صحيح الأدب المفرد للإمام البخاري المؤلف: محمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري، أبو عبد الله (ت ٢٥٦هـ) حقق أحاديثه وعلق عليه: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: دار الصديق للنشر والتوزيع الطبعة: الرابعة، ١٤١٨ هـ - ١٩٩٧ م عدد الصفحات: ٥٠٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(2)-ضعيف الأدب المفرد

الكتاب: ضعيف الأدب المفرد للإمام البخاري المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: دار الصديق للنشر والتوزيع الطبعة: الرابعة، ١٤١٩ هـ - ١٩٩٨ م عدد الصفحات: ١١٩ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(3)-صحيح سنن النسائي

الكتاب: صحيح سنن النسائي، باختصار السند صحح أحاديثه: محمد ناصر الدين الألباني بتكليف من: مكتب التربية العربي لدول الخليج - الرياض أشرف على طباعته والتعليق عليه وفهرسته: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ] الناشر: مكتب التربية العربي لدول الخليج - الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٠٩ هـ - ١٩٨٨ م عدد الأجزاء: ٣ (متسلسلة الترقيم) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(4)-ضعيف سنن النسائي

الكتاب: ضعيف سنن النسائي، مع بقاء السند ضعف أحاديثه: محمد ناصر الدين الألباني أشرف على استخراجه وطباعته والتعليق عليه وفهرسته: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ] بتكليف من: مكتب التربية العربي لدول الخليج الناشر: المكتب الإسلامي، بيروت الطبعة: الأولى، ١٤٠١١ هـ - ١٩٩٠ م عدد الصفحات: ٢٥١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(5)-صحيح الترغيب والترهيب

الكتاب: صحيح الترغيب والترهيب المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م عدد الأجزاء: ٣ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(6)-ضعيف الترغيب والترهيب

الكتاب: ضعيف الترغيب والترهيب المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م عدد الأجزاء: ٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(7)-آداب الزفاف في السنة المطهرة

الكتاب: آداب الزفاف في السنة المطهرة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: دار السلام الطبعة: الطبعة الشرعية الوحيدة ١٤٢٣هـ/٢٠٠٢مـ عدد الصفحات: ٢٩٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(8)-أحكام الجنائز

الكتاب: أحكام الجنائز المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي الطبعة: الرابعة، ١٤٠٦ هـ - ١٩٨٦ م [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع] عدد الصفحات: ٢٦٨

(9)-أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم

الكتاب: أصل صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الأولى ١٤٢٧ هـ - ٢٠٠٦ م عدد الأجزاء: ٣ (متسلسلة الترقيم) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(10)-إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل

الكتاب: إرواء الغليل في تخريج أحاديث منار السبيل المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى: ١٤٢٠ هـ) إشراف: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ] الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية ١٤٠٥ هـ - ١٩٨٥ م عدد الأجزاء: ٩ (٨ ومجلد للفهارس) (تنبيه): - تم إضافة كتاب: «التكميل لما فات تخريجه من إرواء الغليل» لفضيلة الشيخ صالح بن عبد العزيز آل الشيخ - حفظه الله-، وذلك في مواضعه الملائمة من هامش الكتاب، وكذا إضافة بعض الاستدراكات المهمة وتخريجات لأحاديث لم يعثر عليها الشيخ ولا صاحب التكميل - الأرقام بين الهلالين - هي حواشي المطبوع، أما الأرقام بين معكوفين ، فهي لمُعِدّ نسخة الشاملة - الكلام الموجود بين هذه الأقواس - غير موجود في الأصل وإنما تم وضعه

ليستقيم الكلام. [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(11)-الأجوبة النافعة عن أسئلة لجنة مسجد الجامعة

الكتاب: الأجوبة النافعة عن أسئلة لجنة مسجد الجامعة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع الطبعة: الطبعة الأولى للطبعة الجديدة ١٤٢٠هـ - ٢٠٠٠م عدد الصفحات: ١٣٣ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(12)-الإسراء والمعراج وذكر أحاديثهما وتخريجها وبيان صحيحها

الكتاب: الإسراء والمعراج وذكر أحاديثهما وتخريجها وبيان صحيحها المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتبة الإسلامية الطبعة: ٢٠٠٠م ١٤٢١هـعدد الصفحات: ١٠٩ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(13)-التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان

الكتاب: التعليقات الحسان على صحيح ابن حبان وتمييز سقيمه من صحيحه، وشاذه من محفوظه مؤلف الأصل: محمد بن حبان بن أحمد بن حبان بن معاذ بن مَعْبدَ، التميمي، أبو حاتم، الدارمي، البُستي (ت ٣٥٤هـ) ترتيب: الأمير أبو الحسن علي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي الحنفي (ت ٧٣٩هـ) مؤلف التعليقات الحسان: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: دار با وزير للنشر والتوزيع، جدة - المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، ١٤٢٤ هـ - ٢٠٠٣ م عدد الأجزاء: ١٢

(١٠ أجزاء ومجلدان فهارس) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(14)-التوحيد أولا يا دعاة الإسلام

الكتاب: التوحيد أولا يا دعاة الإسلام المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: الكتاب منشور على موقع وزارة الأوقاف السعودية بدون بيانات عدد صفحات (الكتاب الورقي) : ٢٤ [الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع] عدد الصفحات: ٤٢

(15)-التوسل أنواعه وأحكامه

الكتاب: التوسل أنواعه وأحكامه المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) المحقق: محمد عيد العباسي الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الطبعة الأولى ١٤٢١ هـ - ٢٠٠١ م عدد الصفحات: ١٥٤ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(16)-الثمر المستطاب في فقه السنة والكتاب

الكتاب: الثمر المستطاب في فقه السنة والكتاب المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: غراس للنشر والتوزيع الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـعدد الأجزاء: ١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(17)-الحديث حجة بنفسه في العقائد والأحكام

الكتاب: الحديث حجة بنفسه في العقائد والأحكام المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف الطبعة: الطبعة الأولى ١٤٢٥هـ-٢٠٠٥م عدد الصفحات: ٩٣ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(18)-الرد المفحم

الكتاب: الرد المفحم على من خالف العلماء وتشدد وتعصب وألزم المرأة أن تستر وجهها وكفيها وأوجب ولم يقنع بقولهم: إنه سنة ومستحبة المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتبة الإسلامية - عمان - الأردن الطبعة: الأولى - ١٤٢١ عدد الصفحات: ١٥٧ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(19)-الرد على التعقيب الحثيث للشيخ عبد الله الحبشي

الكتاب: الرد على التعقيب الحثيث للشيخ عبد الله الحبشي المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: مطبعة الترقي، دمشق - سوريا عام النشر: ١٣٧٧ هـ - ١٩٥٨ م عدد الصفحات: ٦٦ أعده للشاملة: محمد المنصور m_almansour@yahoo.com [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(20)-السراج المنير في ترتيب أحاديث صحيح الجامع الصغير

الكتاب: السراج المنير في ترتيب أحاديث صحيح الجامع الصغير المؤلف: الحافظ جلال الدين السيوطي - العلامة محمد ناصر الدين الألباني رتَّبه وعلق عليه: عصام موسى هادي الناشر: دار الصديق - توزيع مؤسسة الريان الطبعة: الثالثة،

١٤٣٠ هـ - ٢٠٠٩ م عدد الأجزاء: ١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(21)-النصيحة بالتحذير من تخريب "ابن عبد المنان" لكتب الأئمة الرجيحة وتضعيفه لمئات الأحاديث الصحيحة

الكتاب: النصيحة بالتحذير من تخريب (ابن عبد المنان) لكتب الأئمة الرجيحة وتضعيفه لمئات الأحاديث الصحيحة المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع، الجيزة - جمهورية مصر العربية الطبعة: الثانية، ١٤٢١ هـ - ٢٠٠٠ م عدد الصفحات: ٢٧٤ أعده للشاملة: محمد المنصور m_almansour@yahoo.com [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(22)-تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد

الكتاب: تحذير الساجد من اتخاذ القبور مساجد المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الرابعة عدد الصفحات: ١٣٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(23)-تحريم آلات الطرب

الكتاب: تحريم آلات الطرب المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مؤسسة الريان بيروت، لبنان/ دار الصديق، الجبيل، المملكة العربية السعودية الطبعة: الطبعة الثالثة، ١٤٢٦هـ/٢٠٠٥م عدد الصفحات: ١٨٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(24)-تخريج أحاديث فضائل الشام ودمشق لأبي الحسن الربعي

الكتاب: تخريج أحاديث فضائل الشام ودمشق لأبي الحسن علي بن محمد الربعي المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع الطبعة: الأولى للطبعة الجديدة ١٤٢٠هـ- ٢٠٠٠م عدد الصفحات: ٨٠ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(25)-تخريج مساجلة علمية

الكتاب: مساجلة علمية بين الإمامين الجليلين العز بن عبد السلام وابن الصلاح حول صلاة الرغائب المبتدعة المؤلف: تخريج محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثانية - ١٤٠٥ عدد الصفحات: ٤٦ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(26)-تخريج مشكلة الفقر

الكتاب: تخريج أحاديث مشكلة الفقر وكيف عالجها الإسلام المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الأولى - ١٤٠٥ هـ- ١٩٨٤ م عدد الصفحات: ٨٣ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(27)-تصحيح حديث إفطار الصائم قبل سفرة بعد الفجر

الكتاب: تصحيح حديث إفطار الصائم قبل سفرة بعد الفجر المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف الطبعة: الطبعة الشرعية الوحيدة ١٤٢١هـ-

٢٠٠١م عدد الصفحات: ٥٨ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(28)-تلخيص أحكام الجنائز

الكتاب: تلخيص أحكام الجنائز المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف الطبعة: الثالثة عدد الصفحات: ٩٤ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(29)-تلخيص صفة صلاة النبي صلى الله عليه وآله وسلم

الكتاب: تَلخيصُ صِفة صَلاة النَّبي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي الطبعة: الخامسة، ١٤٠٤ هـ - ١٩٨٤ م عدد الصفحات: ٣٦ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(30)-تمام المنة في التعليق على فقه السنة

الكتاب: تمام المنة في التعليق على فقه السنة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: دار الراية الطبعة: الخامسة عدد الصفحات: ٤٢٨ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(31)-جامع تراث العلامة الألباني في العقيدة = موسوعة العقيدة

الكتاب: [جامع تراث العلامة الألباني في العقيدة] وهو العمل الأول من «موسوعة العلامة الإمام مجدد العصر محمد ناصر الدين الألباني»، وهي موسوعة

تحتوي على أكثر من (٥٠) عملًا ودراسة حول العلامة الألباني وتراثه الخالد صَنَعَهُ: شادي بن محمد بن سالم آل نعمان الناشر: مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة، صنعاء – اليمن الطبعة: الأولى، ١٤٣١ هـ – ٢٠١٠ م عدد الأجزاء: ٩ (الكتاب إهداء من مؤلفه، جزاه الله خيرا) [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(32)-جامع تراث العلامة الألباني في الفقه

الكتاب: جامع تراث العلامة الألباني في الفقه المؤلف: د. شادي بن محمد بن سالم آل نعمان الناشر: مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة، صنعاء – اليمن الطبعة: الأولى، ٢٠١٥ م عدد الأجزاء: ١٧ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(33)-جامع تراث العلامة الألباني في المنهج والأحداث الكبرى

الكتاب: جامع تراث العلامة الألباني في المنهج والأحداث الكبرى المؤلف: د. شادي بن محمد بن سالم آل نعمان الناشر: مركز النعمان للبحوث والدراسات الإسلامية وتحقيق التراث والترجمة، صنعاء – اليمن الطبعة: الأولى، ١٤٣٢ هـ – ٢٠١١ م عدد الأجزاء: ١٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(34)-جلباب المرأة المسلمة في الكتاب والسنة

الكتاب: جلباب المرأة المسلمة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: دار السلام للنشر والتوزيع الطبعة: الثالثة، ١٤٢٣هـ-٢٠٠٢ م عدد الصفحات: ٢٦٠ [ترقيم

الكتاب موافق للمطبوع]

(35)-حجة النبي

الكتاب: حجة النبي صلى الله عليه وسلم كما رواها عنه جابر رضي الله عنه المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الخامسة - ١٣٩٩ عدد الصفحات: ١٤٨ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(36)-حكم تارك الصلاة - الألباني

الكتاب: حكم تارك الصلاة المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: دار الجلالين - الرياض الطبعة: الأولى - ١٤١٢ عدد الصفحات: ٦٦ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(37)-خطبة الحاجة التي كان رسول الله ﷺ يعلمها أصحابه

الكتاب: خطبة الحاجة التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعلمها أصحابه المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف الطبعة: الطبعة الأولى ١٤٢١هـ-٢٠٠٠م عدد الصفحات: ٤٥ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(38)-دروس للشيخ الألباني

الكتاب : دروس للشيخ محمد ناصر الدين الألباني المؤلف : محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى : ١٤٢٠هـ) مصدر الكتاب : دروس صوتية قام بتفريغها موقع

الشبكة الإسلامية http://www.islamweb.net [الكتاب مرقم آليا، ورقم الجزء هو رقم الدرس - ٤٦ درسا]

(39)-دفاع عن الحديث النبوي

الكتاب: دفاع عن الحديث النبوي والسيرة المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) عدد الصفحات: ١١١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(40)-سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها

الكتاب: سلسلة الأحاديث الصحيحة وشيء من فقهها وفوائدها المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني [ت ١٤٢٠ هـ] الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض الطبعة: الأولى لمكتبة المعارف عدد الأجزاء: ٧ عام النشر: جـ١ - ٤: ١٤١٥ هـ - ١٩٩٥ م جـ٦: ١٤١٦ هـ - ١٩٩٦ م جـ٧: ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(41)-سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة

الكتاب: سلسلة الأحاديث الضعيفة والموضوعة وأثرها السيئ في الأمة المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني [ت ١٤٢٠ هـ] الناشر: مكتبة المعارف، الرياض - المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى للطبعة الجديدة (١٤١٢ هـ= ١٩٩٢ م) - (١٤٢٥ هـ) عدد الأجزاء: ١٤ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(42)-صحيح الجامع الصغير وزيادته

الكتاب: صحيح الجامع الصغير وزياداته المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر

الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي عدد الأجزاء: ٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(43)-صحيح السيرة النبوية للألباني

الكتاب: صحيح السيرة النبوية [من "البداية والنهاية" لابن كثير] لخّصه مُقتصِرا على ما صح وعَلّق عليه: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) الناشر: المكتبة الإسلامية - عمان - الأردن الطبعة: الأولى عدد الصفحات: ٢٣٤ تنبيهات: ١ - اعتمد الشيخ الألباني في اختصاره على كتاب "السيرة النبوية" الذي استله د. مصطفى عبد الواحد من "البداية والنهاية" لابن كثير وحققه وطبعه في ٤ مجلدات ٢ - وصل الشيخ الألباني في اختصاره إلى ٢/ ٩٤ من طبعة عبد الواحد المذكورة؛ وتوفي قبل تمامه ٣ - قد خلَتْ هذه النسخة الإلكترونية من حواشي الشيخ الألباني وتعليقاتِه؛ فلْتُستدرَك من المطبوع [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(44)-صحيح سنن أبي داود ط غراس

الكتاب: صحيح سنن أبي داود المؤلف: الشيخ محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) الناشر: مؤسسة غراس للنشر والتوزيع، الكويت الطبعة: الأولى، ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٢ م عدد الأجزاء: ٨ أعده للشاملة: محمد المنصور m_almansour@yahoo.com [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(45)-صحيح موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان

الكتاب: صحيح موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد

ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض - المملكة العربية السعودية الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م عدد الأجزاء: ٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(46)-صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم - الألباني

الكتاب: صفة صلاة النبي صلى الله عليه وسلم من التكبير إلى التسليم كأنك تراها المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض عدد الأجزاء: ١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(47)-صلاة التراويح - الألباني

الكتاب: صلاة التراويح المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف للنشر والتوزيع - الرياض الطبعة: الأولى - ١٤٢١ عدد الصفحات: ١٢٥ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(48)-صلاة العيدين في المصلى هي السنة

الكتاب: صلاة العيدين في المصلى هي السنة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي الطبعة: الطبعة الثالثة ١٤٠٦هـ/١٩٨٦ عدد الصفحات: ٤٨ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(49)-ضعيف أبي داود - الأم

الكتاب : ضعيف أبي داود – الأم المؤلف : محمد ناصر الدين الألباني (المتوفى : ١٤٢٠هـ) دار النشر : مؤسسة غراس للنشر و التوزيع – الكويت الطبعة : الأولى – ١٤٢٣ هـ عدد الأجزاء : ٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(50)-ضعيف الجامع الصغير وزيادته

الكتاب: ضعيف الجامع الصغير (وزيادته: الفتح الكبير) المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني أشرف على طبعه: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ] الناشر: المكتب الإسلامي الطبعة: المجددة والمزيدة والمنقحة عدد الصفحات: ٩٣٩ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(51)-ضعيف سنن الترمذي

الكتاب: ضعيف سنن الترمذي المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) أشرف على استخراجه وطباعته والتعليق عليه: زهير الشاويش [ت ١٤٣٤ هـ] بتكليف: من مكتب التربية العربي لدول الخليج – الرياض الناشر: المكتب الاسلامي – بيروت الطبعة: الأولى، ١٤١١ هـ – ١٩٩١ م عدد الصفحات: ٥٧٥ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(52)-ضعيف موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان

الكتاب: ضعيف موارد الظمآن إلى زوائد ابن حبان مضموما إليه: الزوائد على الموارد المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠ هـ) الناشر: دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ – ٢٠٠٢ م عدد الصفحات: ٢٢٤

[ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(53)-غاية المرام في تخريج أحاديث الحلال والحرام

الكتاب: غاية المرام في تخريج أحاديث الحلال والحرام المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي - بيروت الطبعة: الثالثة - ١٤٠٥ عدد الصفحات: ٢٨٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(54)-فتنة التكفير

الكتاب: فتنة التكفير المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) عدد الصفحات: ١٧ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(55)-فقه الواقع - الألباني

الكتاب: فقه الواقع المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) عدد الصفحات: ٢٩ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(56)-قصة المسيح الدجال

الكتاب: قصة المسيح الدجال ونزول عيسى عليه الصلاة والسلام المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتبة الإسلامية - عمان - الأردن الطبعة: الأولى ١٤٢١هـ عدد الصفحات: ١٤٩ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(57)-قيام رمضان فضله وكيفية أدائه ومشروعية الجماعة فيه ومعه بحث قيم عن الاعتكاف

الكتاب: قيام رمضان فضله وكيفية أدائه ومشروعية الجماعة فيه ومعه بحث قيم عن الاعتكاف المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتبة الإسلامية-عمان-الأردن الطبعة: الطبعة الثانية ١٤٠٤هـعدد الصفحات: ٤١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(58)-كشف النقاب عما في "كلمات" أبي غدة من الأباطيل والافتراءات

الكتاب: كشف النقاب عما في «كلمات» أبي غدة من الأباطيل والافتراءات المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الطبعة: الثانية، ١٣٩٨ هـ - ١٩٧٨ م عدد الصفحات: ١٠٩ أعده للشاملة: محمد المنصور تمت مقابلة الكتاب أيضًا على طبعته الأولى؛ لتصحيح بعض الأخطاء المطبعية الواقعة في الطبعة الثانية. [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع، وهو مقابل]

ASISLAMPEDIA GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION Free Online Islamic Encyclopedia

(59)-كيف يجب علينا أن نفسر القرآن الكريم

الكتاب: كيف يجب علينا أن نفسر القرآن الكريم المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتبه الإسلامية الطبعة: الأولى ١٤٢١هـعدد الصفحات: ٤٠ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(60)-مختصر صحيح الإمام البخاري

الكتاب: مُخْتَصَر صَحِيحُ الإِمَامِ البُخَارِي المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتَبة المَعارف للنَّشْر والتوزيع، الرياض الطبعة: الأولى، ١٤٢٢ هـ - ٢٠٠٢ م عدد الأجزاء: ٤ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(61)-مناسك الحج والعمرة

الكتاب: مناسك الحج والعمرة المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: مكتبة المعارف الطبعة: الأولى عدد الصفحات: ٦١ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(62)-منزلة السنة في الإسلام

الكتاب: منزلة السنة في الإسلام المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: الدار السلفية - الكويت الطبعة: الرابعة - ١٤٠٤ هـ - ١٩٨٤ م عدد الصفحات: ٢٣ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(63)-نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق

الكتاب: نصب المجانيق لنسف قصة الغرانيق المؤلف: أبو عبد الرحمن محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح بن نجاتي بن آدم، الأشقودري الألباني (ت ١٤٢٠هـ) الناشر: المكتب الإسلامي الطبعة: الطبعة الثالثة: ١٤١٧هـ - ١٩٩٦م عدد الصفحات: ٧٢ [ترقيم الكتاب موافق للمطبوع]

(64)-نقد "نصوص حديثية في الثقافة العامة"

الكتاب: نقد «نصوص حديثية في الثقافة العامة» جمع وتصنيف محمد المنتصر الكتاني أستاذ الحديث المؤلف: محمد ناصر الدين الألباني الناشر: مطبعة الترقي - دمشق عدد الصفحات: ٥٨ أعده للشاملة: محمد المنصور [ترقيم صفحات الكتاب موافق للمطبوع]

اور بھی بہت سی کتابیں ہیں یہ بس نمونہ از خروارے ہے، ان میں سے بیشتر کتابوں کا اردو ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ الحمد اللہ

الْحَمْدُ للهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

AskIslamPedia
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی لائبریر، گھر، اور آپ کے نام سے موسوم مساجد، مدارس اور دیگر ادارہ جات کی تصاویر

البانیہ کے شہر اشقودر کا ایک فضائی منظر یہ شہر شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیدائش کا مقام ہے

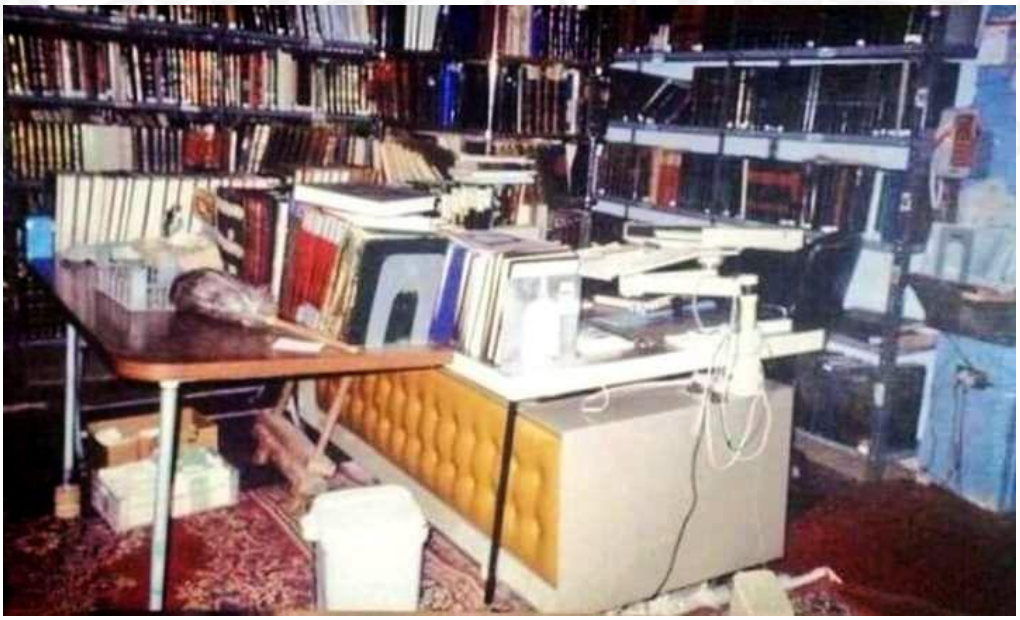

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے اردن کے گھر کی لائبریری کا روح پرور منظر۔

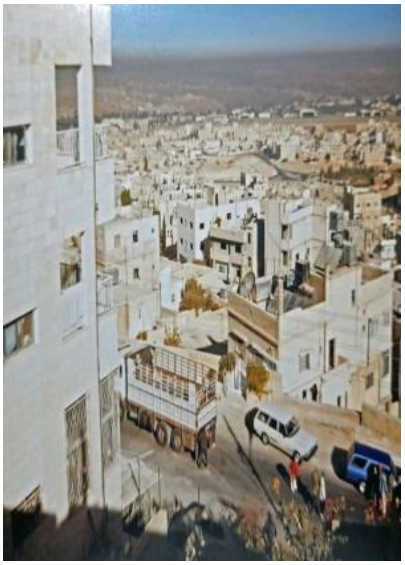

یہ اس ٹرک کی تصویر ہے جس میں شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی لائبریر کی کتب کو جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی لائبرری میں منتقل کیا گیا۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کا باب داخلہ یہ دروازہ شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کی سادہ زندگی کی منہ بولتی تصویر ہے۔

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے عمان (اردن) کے گھر کا منظر

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم سکاکا، الجوف میں واقع مسجد کا منظر

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام پر یوگانڈا میں واقع مدرسہ کا منظر

سعودی عرب، بلادِ حرم میں واقع مدرسہ ناصر الدین البانی کا منظر۔

ہندوستان، کرناٹک کا ضلع داونگرے میں واقع شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے موسوم ویلفیر اینڈ اڈیوکیشن سوسائٹی کا ایک منظر۔

مشرقی لیبیا کے شہر اجدابیا(Ajdabiya) میں واقع مسجد الامام محمد ناصر الدین البانی کا ایک منظر۔

امریکہ کے مشہور شہر نیویارک میں واقع مسجد الامام البانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک منظر۔

مغربی افریقہ کے ملک بنین (Benin) میں واقع "مرکز الامام البانی لتحفیظ القرآن الکریم"۔

AskIslampedia is an Islamic web portal where Islamic authentic information is available in an easy, organized and structured manner, from where the world can know the true Islam in one click In sha Allaah,

Its aim is to spread the correct information of Islam to everyone regardless of religion, creed, race and colour.

AskIslamPedia works on a simple concept that declares "we are only translators or compilers", thus ,collecting the world's scattered knowledge, or in other words it is like a supermarket where all kinds of quality items are available. In Sha Allaah ,

The aim of AskIslamPedia is to work in (50) popular languages spoken around the world (In sha Allaah), Alhamdulillah,
And work has been done on 23 languages in the first phase and in sha Allaah work is ongoing on 20 more languages in the second phase, Alhamdulillah

ASKISLAMPEDIA
GATEWAY FOR ISLAMIC INFORMATION
Free Online Islamic Encyclopedia

www.abmqurannotes.com| www.askislampedia.com| www.askmadanicom

SHAIKH Dr. ARSHAD BASHEER UMARI MADANI waffaqahullah
Hafiz and Aalim, Fazil (Madina University, K.S.A), M.B.A
Founder & Director of AskIslamPedia.com
Chairman: Ocean the ABM School, Hyderabad, TS,INDIA
+91 92906 21633 (WhatsApp only)